563
ہفت روزہ
# القلم پشاور
WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com


## رنگ و نور
### سعدی کے قلم سے

اللہ تعالیٰ کی کتاب ''قرآن مجید'' کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت کون سی ہے؟ آیۃ الکرسی، بے شک آیۃ الکرسی......

اللّٰہ لاالٰہ الاھو الحی القیوم (الی آخرہا)

#### بے شمار فضائل وخواص

قرآن مجید سب سے بلند کلام...... پھر قرآن مجید میں سورۂ بقرہ بلند ترین...... اور پھر سورۂ بقرہ میں آیۃ الکرسی سب سے بلند......

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

مہینوں کا سردار ''محرم'' ہے، دنوں کا سردار ''جمعہ'' ہے...... کلاموں کا سردار ''قرآن'' ہے...... قرآن کی سردار ''بقرہ'' ہے...... بقرہ کی سردار ''آیۃ الکرسی'' ہے، سنو اس آیت میں پچاس کلمے ہیں اور ہر کلمہ میں پچاس برکتیں ہیں...... (مسند الفردوس للدیلمی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اللہ تعالیٰ نے ''آیۃ الکرسی'' سے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں فرمائی نہ آسمان، نہ زمین، نہ جنت، نہ جہنم (درمنثور)

آیۃ الکرسی کے فضائل بے شمار ہیں...... اور اس کے خواص بھی بے شمار ہیں...... ایک چھوٹے سے مضمون میں ان فضائل وخواص کو بیان نہیں کیا جاسکتا...... بہرحال بات شروع کی ہے تو ''آیۃ الکرسی'' پڑھ کر دعاء کرتا ہوں کہ...... کچھ جامع خلاصہ آج آہی جائے...... اللّٰہ لاالٰہ الا ھو الحی القیوم (الی آخرہا) ہاں! ساتھ ساتھ حالات حاضرہ کی ضروری باتیں بھی چلتی رہیں گی ان شاء اللہ......

#### ایک اچھی خبر

برما کی ظالم حکومت پر حملے کا آغاز ہوگیا ہے...... امت مسلمہ بارش کے جس پہلے قطرے کے انتظار میں تھی وہ بالآخر زمین پر اُتر آیا ہے...... برما کی پولیس پر حملہ ہوا ہے اور اس کے کئی اَفراد بری طرح مارے گئے ہیں...... برمی مسلمان دراصل عربی نسل کے غیور مسلمان ہیں...... ان کے پاس اگر کوئی ''دارالہجرۃ'' قریب ہوتا تو وہ برما کی حکومت کو کبھی کا لرزا چکے ہوتے...... ان کے پڑوس میں ایک طرف قاتل مودی تو دوسری طرف ''حسینہ ناگن'' ہے...... پھر بھی جذبے دلوں میں سلگ رہے تھے...... الحمد للہ آغاز ہوگیا...... اب یہ سلسلہ نہیں رُکے گا ان شاء اللہ......

شہداءِ برما کو دل کی گہرائی سے سلام...... اور نئے غازیانِ برما کو خوش آمدید

#### باطل کے ایوانوں میں تہلکہ

حضرت محمد بن حنفیہ سے منقول ہے کہ جب آیۃ الکرسی نازل ہوئی تو پوری دنیا میں تمام بت گر گئے، تمام بادشاہ گر گئے، اُن کے سروں سے تاج گر گئے، شیاطین ہڑبونگ میں ایک دوسرے کو مارتے پیٹتے ہوئے بھاگ پڑے اور ابلیس کو آکر یہ واقعہ بتایا، اس نے حکم دیا کہ وہ سب جا کر تحقیق کریں کہ دنیا میں کون سا نیا واقعہ پیش آیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صورتحال پیدا ہوئی شیاطین مدینہ منورہ پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ ''آیۃ الکرسی'' نازل ہوئی ہے اور اسی کی وجہ سے یہ ساری ہلچل مچ گئی ہے (تفسیر قرطبی)

آیۃ الکرسی کی روحانی سلطنت اور طاقت کا اندازہ لگائیں...... سبحان اللہ! ظاہری اور باطنی ہر چیز پر ''آیۃ الکرسی'' کا اثر پڑتا ہے...... مثلاً بے برکتی اور نحوست کو لے لیں...... یہ ظالم چیز انسانوں پر بھی مسلط ہوجاتی ہے اور ان کے گھروں اور رزق پر بھی...... مگر ''آیۃ الکرسی'' اس باطنی دشمن کو بھی بھگا دیتی ہے......

حضرت اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

ایک شخص نے نبی ﷺ سے شکایت کی کہ اس کے گھر کی چیزوں میں بہت ''بے برکتی'' ہے فرمایا: تم ''آیۃ الکرسی'' سے کہاں غافل ہو؟ جس کھانے اور سالن پر بھی وہ پڑھی جائے گی اس کی برکت میں اللہ تعالیٰ اضافہ اور زیادتی فرمادیں گے (درمنثور)

آیئے باطل کے ایوانوں اور بتوں کے پجاریوں پر زلزلہ لانے کے لئے ہم بھی دل کی توجہ سے پڑھیں

اللّٰہ لاالٰہ الاھو الحی القیوم (الی آخرہا)

اخبار میں آیات مبارکہ کی بے ادبی اور بے حرمتی نہ ہو...... اس لئے پوری آیت نہیں لکھتا...... بس ابتدائی حصہ لکھ کر خود بھی پوری ''آیۃ الکرسی'' پڑھ لیتا ہوں...... اور آپ کو بھی اس کی دعوت دیتا ہوں...... تاکہ مطالعہ اور تلاوت دونوں ساتھ ساتھ چلیں......

#### معصوم شہید

مقبوضہ کشمیر میں ظالم بزدلوں نے...... ایک گیارہ سال کے معصوم بچے ''جنید احمد'' کو شہید کر دیا ہے...... اب حالیہ احتجاجی لہر میں شہید ہونے والوں کی تعداد سو سے بھی تجاوز کر چکی ہے...... آخر اس معصوم بچے کا کیا قصور تھا؟...... کس جرم میں اسے سرعام سزائے موت دی گئی؟...... جنید شہید کا خون مسلمانوں کے ذمہ قرض ہے...... خصوصاً پاکستان کے اُن حکمرانوں کے سر...... جو اتنے المناک حالات میں بھی...... کشمیریوں کی مدد کرنے کی بجائے...... مودی کی خوشنودی کے لئے...... پٹھان کوٹ حملے کے ذمہ داروں کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں...... بے شرمی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے...... اپنے کشمیری مسلمان بچوں کے قاتلوں کو پکڑنے کی کوئی کوشش نہیں...... جبکہ انڈین فوجیوں سے اتنی محبت ہے کہ...... ان کے قاتلوں کو پکڑنے کے لئے اپنے ملک کے اَمن کو داؤ پر لگایا جا رہا ہے...... یا اللہ! ایسے حکمرانوں سے...... اُمت مسلمہ کو نجات عطاء فرما...... یا اللہ! ''آیۃ الکرسی'' کی قوت سے ان حکمرانوں کو ان کی کرسی سے اُکھاڑ دے...... آیئے دل کے درد کے ساتھ پڑھتے ہیں...... اللّٰہ لاالٰہ الاھو الحی القیوم (الی آخرہا)

پیارے بیٹے جنید! شہادت اور جنت کے باغات مبارک ہوں...... ہم ان شاء اللہ تمہارا خون نہیں بھلائیں گے...... ان شاء اللہ، ان شاء اللہ، ان شاء اللہ

#### شیطان کا سرجیکل سٹرائیک

شیطان موجود ہے...... اور شیطانوں کا ایک طاقتور نیٹ ورک پوری دنیا میں چل رہا ہے...... اس نیٹ ورک کا سربراہ ''ابلیس لعین'' ہے...... حضرت آقا مدنی ﷺ نے ہمیں سمجھایا ہے کہ شیطان جن بھی ہوتے ہیں اور انسان بھی...... شیطان ظاہری حملے بھی کرتے ہیں اور باطنی بھی...... اور یہ کہ شیطان ہمارے بدترین دشمن ہیں...... آپ روایات واحادیث پر غور کریں تو...... ''آیۃ الکرسی'' شیاطین کے لئے موت کی طرح ہے...... احادیث مبارکہ میں کئی سچے قصے آئے ہیں کہ...... کس طرح سے ''آیۃ الکرسی'' نے شیاطین کو بھگایا اور انہیں شکست دی...... یہ جو جن، جادو، آسیب وغیرہ ہوتے ہیں...... یہ بھی شیطان کے اثرات ہیں...... اور بے برکتی، نحوست بھی شیطان کے ہتھیار ہیں...... آیۃ الکرسی کس طرح سے ہر طرح کے شیاطین کو شکست دیتی ہے...... یہ ایک مفصل موضوع ہے...... اور اس پر بہت سی روایات اور سچے قصے موجود ہیں...... ہم ان میں سے صرف ایک روایت یہاں ذکر کرتے ہیں...... اس سے پہلے ایک بات یاد آگئی...... تہاڑ جیل دہلی میں کئی ہندو، بدھ جادوگر تھے...... ہمارے ساتھی جب ان کے سامنے آیۃ الکرسی پڑھتے تو...... وہ ہانپ جاتے اور کہتے کہ یہ ہمارے بس میں نہیں ہے اور ان کا جادو اور عمل فوراً رُک جاتا تھا...... لیجئے ایک مفصل روایت کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیے:

ایک صحابی غالباً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک شیطان جن سے کشتی ہوئی...... آپ نے اسے گرا دیا...... اس شیطان نے کہا کہ دوبارہ کشتی کرو اگر اس بار بھی تم نے مجھے پچھاڑ دیا تو میں تمہیں ایسی چیز سکھاؤں گا جو تمہیں فائدہ پہنچائے گی...... صحابی نے فرمایا: بہت اچھا...... کشتی ہوئی صحابی نے دوبارہ اس شیطان کو پچھاڑ دیا اس شیطان جن نے کہا تم آیۃ الکرسی پڑھا کرتے ہو؟ تم جس گھر میں بھی ''آیۃ الکرسی'' پڑھو گے، اس میں

سے شیطان اس ذلت سے بھاگ کھڑا ہوگا کہ وہ گدھے کی طرح ہوا خارج کرتا ہوگا۔ (تفسیر قرطبی)

روایت میں ''خبج کخبج الحمار'' کے الفاظ آئے ہیں...... یعنی جس طرح گدھا آواز کے ساتھ گوز مارتا ہے...... ہوا خارج کرتا ہے...... اسی طرح شیطان کا حال ہوگا...... ویسے آج کل کے الفاظ میں اسے ''سرجیکل سٹرائیک'' بھی کہہ سکتے ہیں...... جو انڈیا والوں نے چند دن پہلے کیا ہے...... تب ترجمہ یہ ہوگا کہ...... شیطان گدھے کی طرح ''سرجیکل سٹرائیک'' کرتے ہوئے اس گھر سے بھاگ جائے گا...... آیئے دل کی محبت سے ''آیۃ الکرسی'' پڑھتے ہیں:

اللّٰہ لاالٰہ الاھو الحی القیوم (الی آخرہا)

#### ایک غلط سوچ

کئی لوگ یہ کہتے ہیں کہ...... اگر ''مجاہدین کشمیر'' عسکری کارروائیاں نہ کریں تو ''مسئلہ کشمیر'' جلد حل ہوسکتا ہے...... عسکری کارروائیوں کی وجہ سے ہمیں عالمی حمایت نہیں ملتی...... اور یوں انڈیا پر دباؤ نہیں بنتا...... یہ بہت عجیب وغریب سوچ ہے...... اگر کشمیر میں ''عسکری کارروائیاں'' نہ ہوتیں تو انڈیا مسئلہ کشمیر کو ماننے پر بھی آمادہ نہ ہوتا...... یہ جہاد اور عسکری کارروائیوں کی برکت ہے کہ وہ آج ''مسئلہ کشمیر'' کو اپنے گلے کی ہڈی مان رہا ہے...... عالمی دباؤ نام کی کوئی چیز کبھی مسلمانوں کے کام نہیں آئی...... اس دنیا میں تجارتی مفادات اور کافرانہ مفادات کا دور چل رہا ہے...... پوری دنیا میں ''اقوام متحدہ'' سے بڑا کوئی فورم ہے اور نہ عالمی ادارہ...... اقوام متحدہ نے کشمیر پر قراردادیں منظور کیں...... انڈیا نے اس دباؤ کا کیا اثر لیا؟ آپ ساری دنیا میں اپنے عیاش وزراء کے وفد بھیج دیں...... سوائے ملکی خزانہ برباد ہونے کے اور کیا ہاتھ آئے گا؟......

مسئلہ کشمیر ''جہاد'' کی برکت سے تسلیم کیا گیا ہے...... اور ان شاء اللہ یہ مسئلہ جہاد سے ہی حل ہو گا......

#### آیۃ الکرسی کا نصاب

''آیۃ الکرسی'' کے ذریعہ دعاء کر کے بیشمار مسائل کو حل کرایا جاسکتا ہے......

آیۃ الکرسی کتنی بار پڑھی جائے؟ چند عدد یاد کرلیں

☆ ایک بار ☆ سات بار ☆ اکیس بار ☆ پچاس بار ☆ ایک سو ستر بار ☆ تین سو تیرہ بار ☆ ایک ہزار بار۔

ایک بار ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے کی فضیلت احادیث مبارکہ میں آئی ہے...... ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے ذمے اور حفاظت میں رہتا ہے...... اس کے اور جنت کے درمیان صرف اس کی موت حائل ہوتی ہے اور وہ امن پاتا ہے وغیرہ...... اسی طرح سوتے وقت بھی ایک بار پڑھنے پر کئی روایات موجود ہیں...... اور گھر میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت بھی ایک بار پڑھنا...... بے حد نافع ہے......

- سات بار...... صبح اور شام سات بار پڑھنا، بہت باعث برکت وحفاظت ہے...... اور اگر ہر نماز کے بعد سات بار پڑھے تو عجیب فوائد کا مشاہدہ کرے گا
- اکیس بار...... یہ حفاظت کے لئے بڑا اکسیر عمل ہے
- پچاس بار...... آیۃ الکرسی کے کلمات کی تعداد پچاس ہے...... پس جو اس تعداد کی مقدار پڑھتا ہے وہ ہر طرح کی حفاظت اور رزق وقبولیت پاتا ہے......
- ایک سو ستر بار...... آیۃ الکرسی کے حروف کی تعداد ایک سو ستر ہے...... حضرت امام بونیؒ نے اس کے ایسے عجیب وغریب فوائد لکھے ہیں کہ...... عقل حیران ہو جاتی ہے...... جو چاہتا ہو ''شمس المعارف الکبریٰ'' میں دیکھ لے......
- تین سو تیرہ بار...... یہ بڑے مشکل کاموں اور بڑی رکاوٹوں کو دور کرنے کا عدد ہے
- ایک ہزار بار...... یہ آیۃ الکرسی کا باقاعدہ عامل بننے کا عدد ہے یعنی روزانہ ایک ہزار بار پڑھے......

دل چاہتا تھا کہ...... آیۃ الکرسی کے اس نصاب پر اَسلاف واَکابر کی چند عبارتیں بھی نقل کر دوں مگر جگہ مکمل ہو رہی ہے...... بس اتنا عرض کرتا ہوں کہ...... پریشانیوں سے نکلیں، غفلت چھوڑیں، عاملوں اور نجومیوں سے جان چھڑائیں...... اور اللہ تعالیٰ کے عظیم ترین کلام کی سب سے عظیم ترین اور طاقتور آیت مبارکہ کو اپنا لیں...... آپ کا جو بھی مسئلہ ہو چند دن تک توجہ کے ساتھ روزانہ ایک سو ستر بار پڑھیں اور دعاء کریں...... اتنا نہیں پڑھ سکتے تو کم پڑھ لیں آپ خود محسوس کریں گے کہ آپ کے اندر کتنی روشنی اور روحانی طاقت آرہی ہے...... مخلوق میں جب کوئی چیز ''آیۃ الکرسی'' سے بڑی نہیں ہے...... نہ آسمان، نہ زمین، نہ جنت، نہ جہنم...... تو پھر کون سا مسئلہ ہے جو ''آیۃ الکرسی'' کے سامنے ٹھہر سکے گا؟...... اللہ تعالیٰ کا کلام، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے...... اور ہم اس کلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو پا سکتے ہیں...... آیئے آخر میں ایک بار پھر ''آیۃ الکرسی'' پڑھتے ہیں

اللّٰہ لاالٰہ الاھو الحی القیوم (الی آخرہا)

لاالٰہ الا اللّٰہ، لا الٰہ الا اللّٰہ، لاالٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اللھم صل علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

☆......☆......☆

جنید شہید کا خون مسلمانوں کے ذمہ قرض ہے...... خصوصاً پاکستان کے اُن حکمرانوں کے سر...... جو اتنے المناک حالات میں بھی...... کشمیریوں کی مدد کرنے کی بجائے...... مودی کی خوشنودی کے لئے...... پٹھان کوٹ حملے کے ذمہ داروں کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں......

پریشانیوں سے نکلیں، غفلت چھوڑیں، عاملوں اور نجومیوں سے جان چھڑائیں...... اور اللہ تعالیٰ کے عظیم ترین کلام کی سب سے عظیم ترین اور طاقتور آیت مبارکہ کو اپنا لیں...... آپ کا جو بھی مسئلہ ہو چند دن تک توجہ کے ساتھ روزانہ ایک سو ستر بار پڑھیں اور دعاء کریں......

# آپس میں مہربان

### کلمۂ حق
مولانا محمد منصور احمد
l.maqsood313@yahoo.com

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو ایمانی صفات ایسی بیان فرمائی ہیں کہ جو شخص ان صفات کو اپنا لیتا ہے وہ ہی اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے۔ ان صفات کیلئے مختلف مقامات پر مختلف الفاظ استعمال فرمائے گئے ہیں۔

کہیں ان دو ایمانی صفات کو '' الحب للّٰہ والبغض للّٰہ '' (اللہ تعالیٰ کیلئے محبت اور اللہ تعالیٰ کیلئے بغض) کہا گیا ہے۔

کہیں ان صفات کو '' اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین '' (نرم دل ہیں مسلمانوں پر، زبردست ہیں کافروں پر) سے تعبیر کیا گیا۔

کہیں ان دونوں صفات کو '' اشداء علی الکفار رحماء بینھم '' (کافروں پر سخت، آپس میں مہربان) کا عنوان دیا گیا۔

حضرات صحابہ کرام اور اہل بیت عظام جہاں دیگر ایمانی صفات سے مالا مال تھے، وہیں انہیں ان دونوں صفات کا بھی اعلیٰ درجہ حاصل تھا۔ تاریخ اسلام کی جو عظیم ہستیاں کفار کے مقابلے میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار تھے، وہی یہ لوگ باہم شیر وشکر اور مہربان تھے۔ محرم الحرام کا مہینہ آتے ہی بد قسمتی سے ہمارے ہاں ایک ناخوشگوار بحث دو عالم ﷺ کے ان جاں نثاروں کے بارے میں چھیڑی جاتی ہے اور بہت سے لوگ ان عظیم المرتبت ہستیوں کے بارے میں دلوں میں بغض وعناد رکھ کر دولت ایمان سے محروم ہوجاتے ہیں۔

صحابہ کرام ہوں یا اہل بیت عظام یہ دونوں قابل احترام طبقات ہمارے ایمان کا حصہ، ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمارے دلوں کا سرور ہیں۔ یہ صرف تاریخی شخصیات نہیں کہ تاریخ کی کتابوں میں ان کے بارے میں جو رطب ویابس اور صحیح وغلط آیا ہے، ہم اُسے آنکھیں بند کر کے قبول کر لیں۔ یہ تو وہ ہستیاں ہیں کہ جن کی منقبت اور تعریف خود رب ذوالجلال نے قرآن مجید میں اور رسول اکرم ﷺ نے اپنی احادیث مبارکہ میں بیان فرمائی ہے۔

یہ ممکن نہیں کہ کسی کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے سچے رسول ﷺ کی محبت ہو اور پھر وہاں صحابہ کرام یا اہل بیت عظام کا بغض بھی ساتھ جمع ہو جائے۔

ذرا دیکھیں تو سہی اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ کن الفاظ سے اپنی امت کو ان دونوں طبقات کی عظمت اور احترام کی تلقین فرما رہے ہیں۔

صحابہ کرامؓ کے بارے میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی لا تتخذوھم من بعدی غرضاً، فمن احبھم فبحبی احبھم و من ابغضھم فببغضی ابغضھم (الترمذی)

(لوگو! میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ میرے بعد انہیں اپنی تنقید اور ملامت کا نشانہ نہ بنا لینا۔ جس نے میرے صحابہ سے محبت کی اُس نے میری محبت کی وجہ سے انہیں چاہا اور جس نے میرے صحابہ سے بغض رکھا تو اُس نے میرے بغض کی وجہ سے ہی اُن سے بغض رکھا)

اہل بیت عظام کے بارے میں پیارے آقا ﷺ نے اپنے ایک خطبہ کے آخر میں دو مرتبہ یہ جملہ ارشاد فرمایا:

اذکرکم اللّٰہ تعالیٰ فی اھل بیتی، اذکرکم اللّٰہ تعالیٰ فی اھل بیتی (مسلم)

(لوگو! میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں۔ لوگو! میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں)

یعنی تم ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور کسی طرح بھی انہیں تکلیف نہ پہنچانا۔

اندازہ لگائیں کہ جن ہستیوں کے بارے میں رحمت دو عالم ﷺ اپنی امت کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے رہے ہوں اور اُن کے احترام وتعظیم کی تلقین کر رہے ہوں، کوئی شخص ان عظیم شخصیات کی برائیاں شروع کر دے، ان کے من گھڑت عیوب کو جمع کر کے ان کی تشہیر کرے اور امت کو ان حضرات سے بدگمان کرنے کا بیڑا اٹھالے تو اس کی بدقسمتی میں کیا شک وشبہ کی گنجائش ہوسکتی ہے۔

صحابہ کرام اور اہل بیت عظام میں بھی باہمی طور پر بھی انتہائی محبت اور تعظیم کا تعلق تھا۔ یہ حضرات ایک دوسرے کے دوست، مددگار، رشتے دار، مشیر اور وزیر رہے۔ تاریخ کی کتابوں میں بھی ان کے جذبات اخوت اور باہمی یگانگت کے ایسے ٹھوس دلائل موجود ہیں کہ کوئی متعصب سے متعصب شخص بھی اُن کے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا۔

اسی اکرام واحترام کی بنیاد پر سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، خلافت صدیقی اور خلافت فاروقی میں اہم ترین عہدوں پر فائز نظر آتے ہیں۔ اس زمانے کا کوئی اہم فیصلہ ایسا نہیں جس میں آپ رضی اللہ عنہ کا مشورہ شریک نہ ہو۔ یہی باہمی جذبات محبت ہیں جن کی بناء پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اہل بیت کے ساتھ حسن سلوک میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال کرو''۔ (صحیح بخاری، فضائل اہل بیت)

یہ بھی اہل بیت کے احترام واکرام کا ہی ایک اظہار ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دور حکومت میں سیدنا حضرت حسن اور سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو ان کے ہم عمر صحابہ کرام کے بجائے بدری صحابہ کرام کے برابر حصہ دیا کرتے تھے (سیر اعلام النبلاء)

ان حضرات کے آپس میں مثالی تعلقات کی بے شمار مثالیں تاریخ کی کتب میں پھیلی ہوئی ہیں۔ دیکھیں انسان اپنی اولاد کا نام، انہی شخصیات کے نام پر رکھتا ہے، جن سے وہ انتہائی محبت کرتا ہے اور دل سے انہیں چاہتا ہے۔ مسلمان صدیوں سے اپنے بچوں، بچیوں کے نام صحابہ کرام واہل بیت عظام نیز علماء، صلحاء کے ناموں کے مطابق رکھتے آئے ہیں لیکن کوئی گنہگار سے گنہگار مسلمان بھی ایسا نہیں ہوگا جو اپنی اولاد کا نام نمرود، فرعون، قارون یا مشرکین مکہ میں سے کسی کے نام پر رکھنا گوارہ کرلے۔

یہ تاریخی حقیقت ہے کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بچوں کے نام سیدنا ابوبکرؓ، سیدنا عمرؓ، سیدنا عثمانؓ کے ناموں پر رکھے۔

آپؓ کے صاحبزادے ابوبکر بن علی بن ابی طالب میدانِ کربلا میں سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے۔ ان کی والدۂ محترمہ کا نام لیلیٰ بنت مسعود نہشلیہ تھا۔

آپؓ کے ایک اور صاحبزادے عمر بن علی بن ابی طالب ہیں، جن کی والدۂ محترمہ ام حبیب الصہباء تغلبیہ ہیں۔

آپؓ ہی کے ایک اور صاحبزادے

بقیہ صفحہ ۵ پر

#### اظہار تعزیت

بھائی حبیب (شکار پور)، بھائی فضل ربی شہید (کراچی) کے والد، بھائی زبیر فاروقی (رکن مرکزی شوریٰ) کے والد محترم مولانا محمد مجاہد (کتب الرابطہ) کی ممانی اور بھائی محمد انور (مظفر گڑھ) کے سانحہ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب

امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

و ادارہ القلم


آپ حافظ قرآن ہیں؟ ...... ماشاء اللہ تقبل اللہ
کیا آپ حفظ بھول چکے ہیں؟ ...... انا للہ وانا الیہ راجعون
یاد کرنا چاہتے ہیں مگر زیادہ فرصت نہیں؟
تو گھبرائیے مت اور مایوس مت ہوئیے:
صرف تین ماہ نکالئے
اور یہ نعمت عظمیٰ دوبارہ حاصل کر کے گناہ کبیرہ سے نجات پائیے:
مدرسہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ
پرسکون ماحول میں، مختصر وقت میں، بااکرام انداز میں یہ سہولت بہم پہنچا رہا ہے۔
کئی خوش نصیب اس میدان میں سبقت لے گئے اور اس نعمت سے مالا مال ہوئے۔
تو دیر نہ کیجئے
جلد رابطہ کیجئے اور سعادتوں سے اپنی جھولیاں بھر لیجئے:
برائے رابطہ
مرکز عثمانؓ وعلیؓ، ریلوے لنک روڈ، بہاولپور 0301-7019778

## معارف سورۃ یوسف

حضرت مولانا بشیر احمد حسینیؒ

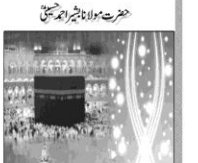

عسی ان یفعا واتخذہ ولدا

عزیز مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کی بابت یہ دونوں باتیں بھی زلیخا سے کہیں۔

دوسری صورت: چونکہ لے پالی تو سینہ اور آب کا خاوند فرعون مصر دونوں ہی اولاد سے محروم تھے۔ اس لئے لے پالی آیت ۲۱ اور سورت قصص آیت ۹ کی بابت بھی یہ بالطف کہہ دیا دونوں ہی بعد میں مقام نبوت پر فائز ہوئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق دو مرتبہ مندرجہ ذیل الفاظ مبارک ارشاد فرمائے۔

پہلی مرتبہ: جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر کے گھر میں رہنے لگے۔

**وکذلک مکنا لیوسف فی الارض (آیت ۲۱)**

اور اسی طرح قدرت دی ہم نے واسطے یوسف کے پیج زمین کے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ اس آیت مبارکہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

''مصر میں عزیز نے مول لیا، عزیز کہتے تھے بادشاہ کے مختار کو۔ اس نے بوجھا، دیکھ کر غلاموں کی طرح نہ رکھا۔ فرزند کی طرح رکھا کہ کاروبار میں نائب ہوگا۔ اس طرح حق تعالیٰ نے اس ملک میں ان کو قدم جمایا، پھر ان کے جب سے سارے ملکی اسرائیل کو بسایا اور یہ بھی منظور تھا کہ سرداروں کی صحبت دیکھیں تا بروا شاہ رکھنے کا سلیقہ کمال پکڑیں اور علم خدائی پورا پاویں اور اللہ جیسے، رہتا ہے یعنی بھائیوں نے چاہا کہ ان کو گرا دیں اسی میں یہ چڑھ گئے۔ (موضح القرآن)

دوسری مرتبہ: جب آپ کی دیانت وطہارت دیکھ کر آپ کو جیل سے باہر لایا گیا تو ملک مصر کے بادشاہ ریان بن الولید نے آپ علیہ السلام کی صلاحیت وقابلیت کو دیکھا اور آپ علیہ السلام کے زبان مبارک سے پیش نظر ملک مصر کی حکومت وسلطنت کی باگ ذور آپ کو سونپ دی تو باری تعالیٰ نے اس واقعہ کی بابت ارشاد فرمایا:

**وکذلک مکنا لیوسف فی الارض (آیت ۵۶)**

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ تحریر فرماتے ہیں:

''یہ جواب ہوا ان کے سوال کا کہ اولاد ابراہیم علیہ السلام اس طرح شام سے آئی مصر میں اور بیان ہوا کہ بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مکر سے دور پھینکا تا دیس ہو، اللہ تعالیٰ نے زیادہ عزت دی اور ملک پر اختیار دیا وہی ہوا ہمارے ہاتھ سے حضرت ﷺ کو۔'' (موضح القرآن)

حضرت مولانا حفظ الرحمان سیوہارویؒ ان دونوں مقامات کی بابت تحریر فرماتے ہیں:

''سورہ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے دو جگہ ''تمکین فی الارض'' (زمین کا مالک بنانا) کی بشارت سنائی گئی ہے اور دونوں مقام پر تعبیر کا یہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے، اس کے متعلق مولانا آزادؒ نے اپنی تفسیر میں کیا خوب کہا ہے:

حضرت یوسف علیہ السلام کی مصری زندگی کے دو انقلاب انگیز نقطے تھے، ایک وہ جب غلام ہو کر بکے اور پھر عزیز کی نظروں میں ایسے معزز بنے کہ اس کے علاقے کے مختار ہو گئے، دوسرا یہ کہ قید خانہ سے نکلے اور نکلتے ہی وہاں پہنچ گئے کہ حکمرانی کے سب اسباب ان کو ہاتھ آ رہے تھے پس جب پہلے انقلاب تک سرگذشت پہنچتی تھی تو آیت (۲۱) میں سنت الٰہی کی گہرائی تعیین پر تھی، دانائی تھی کہ **کذلک مکنا لیوسف فی الارض** اور دوسرا انقلاب پیش آیا تو اسی طرح آیت (۵۶) میں فرمایا **کذلک مکنا لیوسف فی الارض** (اور یونہی) معاملہ مصر کی ابتدا ہوئی تھی اور اسی حضرت یوسف علیہ السلام کو تعبیر رؤیا کی دانائی تعلیمی دانائی تھی اس لئے فرمایا تھا **ولنعلمہ من تاویل الاحادیث واللہ غالب علی امرہ** یہاں چونکہ تحلیل کے بعد اس کا نتیجہ ظاہر ہو گیا تھا، اس لئے اپنا پیغام دیا: **لاتضیع اجر المحسنین** ''یہ اس لئے ہوا کہ ہمارا قانون ہے ٹھیک عمل کا کچ بھی ضائع نہیں ہوتا، ضرور ہی کہ یہ عمل لائے۔'' (ترجمان القرآن جلد ۲ ص ۲۳۵، بحوالہ قصص القرآن جلد اول تحت ''حضرت یوسف علیہ السلام'' ص ۳۱۴)

### رحمان کے دو احسان

حضرت یوسف علیہ السلام ملک مصر میں جب سن بلوغ کو پہنچے اور جوان ہوئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو دو چیزیں عطا فرمائیں:

اول علم

دوم حلم (آیت ۲۲)

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ اس آیت کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

''حکم، یا یعنی علم سے باتیں جل کر اترے اور علم اللہ کا دین۔'' (موضح القرآن)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اسی آیت کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

''اور جب وہ اپنی جوانی (یعنی سن بلوغ یا کمال شباب) کو پہنچے ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا فرمایا اور اوصیحالیہ الرحیم میں جس مدنی کا ذکر گزر چکا وہ ایک خاص واقعہ کے متعلق ہے، وہاں وہبنا دیئے ہیں جو علم وحکمت سے کونین کی گہرائی میں ہوتی ہیں اور کچھ ہی نبوت بھی بلکہ لغوی وہی معنی جو غیر انبیاء کو بھی شامل ہو سکتے ہیں، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی، والدہ اور حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں وارد ہوا ہے۔'' (معارف القرآن جلد پنجم)

☆.....☆.....☆

## صورت یوسف علیہ السلام اور سورت یوسف



عسی ان ینفعا واتخذہ ولدا

عزیز مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کی بابت یہ دونوں باتیں بھی زلیخا سے کہیں۔

دوسری صورت: چونکہ لے پالی تو سینہ اور آب کا خاوند فرعون مصر دونوں ہی اولاد سے محروم تھے۔ اس لئے لے پالی آیت ۲۱ اور سورت قصص آیت ۹ کی بابت بھی یہ بالطف کہہ دیا دونوں ہی بعد میں مقام نبوت پر فائز ہوئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق دو مرتبہ مندرجہ ذیل الفاظ مبارک ارشاد فرمائے۔

پہلی مرتبہ: جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر کے گھر میں رہنے لگے۔

**وکذلک مکنا لیوسف فی الارض (آیت ۲۱)**

اور اسی طرح قدرت دی ہم نے واسطے یوسف کے پیج زمین کے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ اس آیت مبارکہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

''مصر میں عزیز نے مول لیا، عزیز کہتے تھے بادشاہ کے مختار کو۔ اس نے بوجھا، دیکھ کر غلاموں کی طرح نہ رکھا، فرزند کی طرح رکھا کہ کاروبار میں نائب ہوگا۔ اس طرح حق تعالیٰ نے اس ملک میں ان کو قدم جمایا، پھر ان کے جب سے سارے ملکی اسرائیل کو بسایا اور یہ بھی منظور تھا کہ سرداروں کی صحبت دیکھیں تا بروا شاہ رکھنے کا سلیقہ کمال پکڑیں اور علم خدائی پورا پاویں اور اللہ جیسے، رہتا ہے یعنی بھائیوں نے چاہا کہ ان کو گرا دیں اسی میں یہ چڑھ گئے۔ (موضح القرآن)

دوسری مرتبہ: جب آپ کی دیانت وطہارت دیکھ کر آپ کو جیل سے باہر لایا گیا تو ملک مصر کے بادشاہ ریان بن الولید نے آپ علیہ السلام کی صلاحیت وقابلیت کو دیکھا اور آپ علیہ السلام کے زبان مبارک سے پیش نظر ملک مصر کی حکومت وسلطنت کی باگ ذور آپ کو سونپ دی تو باری تعالیٰ نے اس واقعہ کی بابت ارشاد فرمایا:

**وکذلک مکنا لیوسف فی الارض (آیت ۵۶)**

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ تحریر فرماتے ہیں:

''یہ جواب ہوا ان کے سوال کا کہ اولاد ابراہیم علیہ السلام اس طرح شام سے آئی مصر میں اور بیان ہوا کہ بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مکر سے دور پھینکا تا دیس ہو، اللہ تعالیٰ نے زیادہ عزت دی اور ملک پر اختیار دیا ویسا ہی ہوا ہمارے ہاتھ سے حضرت ﷺ کو۔'' (موضح القرآن)

حضرت مولانا حفظ الرحمان سیوہارویؒ ان دونوں مقامات کی بابت تحریر فرماتے ہیں:

''سورہ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے دو جگہ ''تمکین فی الارض'' (زمین کا مالک بنانا) کی بشارت سنائی گئی ہے اور دونوں مقام پر تعبیر کا یہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے، اس کے متعلق مولانا آزادؒ نے اپنی تفسیر میں کیا خوب کہا ہے:

حضرت یوسف علیہ السلام کی مصری زندگی کے دو انقلاب انگیز نقطے تھے، ایک وہ جب غلام ہو کر بکے اور پھر عزیز کی نظروں میں ایسے معزز بنے کہ اس کے علاقے کے مختار ہو گئے، دوسرا یہ کہ قید خانہ سے نکلے اور نکلتے ہی وہاں پہنچ گئے کہ حکمرانی کے سب اسباب ان کو ہاتھ آ رہے تھے پس جب پہلے انقلاب تک سرگذشت پہنچتی تھی تو آیت (۲۱) میں سنت الٰہی کی گہرائی تعیین پر تھی، دانائی تھی کہ **کذلک مکنا لیوسف فی الارض** اور دوسرا انقلاب پیش آیا تو اسی طرح آیت (۵۶) میں فرمایا **کذلک مکنا لیوسف فی الارض** (اور یونہی) معاملہ مصر کی ابتدا ہوئی تھی اور اسی حضرت یوسف علیہ السلام کو تعبیر رؤیا کی دانائی تعلیمی دانائی تھی اس لئے فرمایا تھا **ولنعلمہ من تاویل الاحادیث واللہ غالب علی امرہ** یہاں چونکہ تحلیل کے بعد اس کا نتیجہ ظاہر ہو گیا تھا، اس لئے اپنا پیغام دیا: **لاتضیع اجر المحسنین** ''یہ اس لئے ہوا کہ ہمارا قانون ہے ٹھیک عمل کا کچ بھی ضائع نہیں ہوتا، ضرور ہی کہ یہ عمل لائے۔'' (ترجمان القرآن جلد ۲ ص ۲۳۵، بحوالہ قصص القرآن جلد اول تحت ''حضرت یوسف علیہ السلام'' ص ۳۱۴)

### رحمان کے دو احسان

حضرت یوسف علیہ السلام ملک مصر میں جب سن بلوغ کو پہنچے اور جوان ہوئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو دو چیزیں عطا فرمائیں:

اول علم

دوم حلم (آیت ۲۲)

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ اس آیت کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

''حکم، یا یعنی علم سے باتیں جل کر اترے اور علم اللہ کا دین۔'' (موضح القرآن)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اسی آیت کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

''اور جب وہ اپنی جوانی (یعنی سن بلوغ یا کمال شباب) کو پہنچے ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا فرمایا اور اوصیحالیہ الرحیم میں جس مدنی کا ذکر گزر چکا وہ ایک خاص واقعہ کے متعلق ہے، وہاں وہبنا دیئے ہیں جو علم وحکمت سے کونین کی گہرائی میں ہوتی ہیں اور کچھ ہی نبوت بھی بلکہ لغوی وہی معنی جو غیر انبیاء کو بھی شامل ہو سکتے ہیں، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی، والدہ اور حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں وارد ہوا ہے۔'' (معارف القرآن جلد پنجم)

☆.....☆.....☆

## کلامِ ہادیٔ عالم ﷺ — معارفِ نبوی

### السنہ

مومن کو تو اس بات سے خوش ہونا چاہیے لیکن اس کے برخلاف ہماری خوشی ہوتی ہے، دنیا کی چیز وں سے، مال سے، دولت سے دوسری چیزوں سے، لیکن اگر موت سامنے ہو تو یہ خوشی خوشی نہ رہے، بلکہ یہ خوشی غم میں تبدیل ہو جائے، اس لیے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کثرت سے موت کو یاد کرے، اس کی خوشی غم ہو جاتی ہے۔

اس دنیا کی ظاہر لڑائیاں ہوتی ہیں، منازعات ہوتے ہیں، ایک دوسرے کی جان لینے تک نوبت پہنچ جاتی ہے، ایک دوسرے پر حسد ہوتا ہے، حاسد یہی سمجھتا ہے کہ ہر ایک دوسرے کے بارے میں کہتا ہے کہ اس کو اتنی چیز کیوں مل گئی؟ یہ نہیں ملنی چاہیے تھی، تو جس شخص کو موت یاد ہو، اس کی ذات سے برائی ختم، بغض ختم، تنازعہ ختم، حسد بھی ختم۔

بلبلیں نے آشیانہ چمن سے اٹھا لیا
اس کی بلا سے ہم رہے یا نہ رہے

جب اس گھر میں رہنا نہیں تو ہماری بلا سے کالا پڑے یہ سفید کیا؟ وہ چیز جسے نہیں ٹھہرنا، تو میری باتیں وہ چیز ہیں جن کی بھلی گودے دیں، کسی بیوی کو دے دیں، بھلا دے دیں، بچے کو دے دیں، مسلمان کو دے دیں، فاسق وفاجر کو دے دیں، اچھے پائدار کے گودے دیں، مجھے اس پر کیا حسد؟ مجھے تو اس کا استعمال کرنا رہیں گے اپنی بندگی میں۔''

پرانے پودے اکھاڑ کے نئے لگا دیے، باغ تو تر وتازہ ہے اور سدا بہار ہے، یہ کہنے سے نئے پودے مالی کا رہا ہے۔

بالیاں کہو کہ باغ کا مالک لگا رہا ہے، تو خوشی کی چیز اگر ہے تو یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ ہمیں میں اس باغ کا پودا بنا رہے اور ہمیں اپنی اطاعت میں استعمال فرما لے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اس کے علاوہ کوئی چیز خوشی کی نہیں، خوشی زندوں کو ہوتی ہے، مردوں کو ان چیزوں سے کیا خوشی ہوگی، ہم تو مرنے والے ہیں، ہمیں کیا خوشی ہے اور آگے جو تجوی خوشی ہے، بہت جلدی خوشی کا یہ نشہ اترنے والا ہے، اسی طرح آگر موت کا دھیان رہے تو لوگوں کے ساتھ آخرت بھی جھگڑے ہی ختم ہو جائیں گے، جس کا زیادہ تر فساد حسد ہوتا ہے، ہمارا بیڑہ غرق ہو جائے گا، سب جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

**''من ترک الکذب وھو باطل بنی لہ فی ربض الجنۃ ومن ترک المراء وھو محق بنی لہ فی وسط الجنۃ۔'' (ترمذی، ج ۱ ص ۲۰)**

''وہ آدمیوں کا جھگڑا ہو، ایک حق پر ہے اور دوسرا ناحق پر، تو جو شخص ناحق پر ہوتے ہوئے اپنا جھگڑا چھوڑ دے اللہ تعالیٰ جنت کے اطراف میں اس کا محل بنا کر دیں گے اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑ دے اس کو اللہ تعالیٰ مطلقاً راضی کر دیں گے درمیان میں ہوگا۔''

جب جھگڑا چھوڑ دینے کی یہ فضیلت ہے کہ ناحق پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑ دے تو اس کو بھی اللہ پاک جنت عطا فرماتے ہیں اور اگر کوئی حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑ دے اور کہہ دے کہ چھوڑو بھائی اسے جانو تم، جھگڑا نہیں کرتا ہے، اس نے صرف اتنا ہی چھوڑا تھا، اللہ تعالیٰ نے جنت میں اس کو محل عطا فرما دیا، ایسی جنت پر کوئی دنیا میں بھی اس کی قیمت نہیں۔

(جاری ہے)

☆.....☆.....☆

## فتویٰ کی اہمیت، فتویٰ دینا ہر ہر مفتی کے ذمے داری ہوگا؟

سوال: (۱) اسلامی شریعت میں فتویٰ کی کیا اہمیت ہے؟

۲) اگر کوئی عالم کسی شخص کو کوئی فتویٰ دے اور وہ اس فتویٰ کی بنیاد پر عمل کرے، مگر وہ فتویٰ غلط ثابت ہو جائے تو پھر کیا ہوگا؟ اس تناظر میں اللہ کے سامنے کون ذمہ دار ہوگا؟ عالم یا وہ شخص جس نے فتویٰ لیا تھا؟

۳) کیا کسی عالم کے فتویٰ پر عمل کرنا ضروری ہے؟ یا ہم اس پر عمل نہ کریں؟

۴) کبھی فتویٰ کے سلسلے میں ہمیں ڈر لگتا ہے کہ یہ سراسر جان کاری نہیں ہے بلکہ ایک عالم کی ذمہ داری کے حصہ دار ہم کے مطابق ہیں۔ براہ کرم اس پر روشنی ڈالیں۔

الجواب باللہ التوفیق:

۱) اجتہادی استدلال میں فتویٰ کی کسی مخالف جس علم شرعی دریافت کیے جانے کے وقت اس حاصل کے حکم شرعی سے آگاہ کرنے کو کہا جاتا ہے۔

**''الاخبار بحکم اللہ تعالیٰ عن الواقع بدلیل شرعی لمن سال عنہ، وقال البعض: تبیین الاحکام الصادرۃ عن الفقہاء فی الوقائع الجزئیۃ''**

ترجمہ: جو پیش آمدہ معاملات میں دلیل شرعی کے ذریعے اللہ کے حکم سے اس شخص کو آگاہ کرنا جس نے متعلق سے اس کا حکم معلوم کیا ہے (فتویٰ کہلاتا ہے) بعض لوگوں نے کہا: جزئی واقعات میں فقہاء کی طرف سے صادر ہونے والے احکام کو بیان کرنا (فتویٰ ہے)۔ (ادب المفتی)

اگر شرعی مسئلہ کا علم معلوم نہ ہو تو اس مفتی کا کام کیا ہے؟ یہ معلوم کرنا ہے، قرآن کریم میں ہے:

**''فاسالوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون''** (سورۃ النحل: آیت ۴۳) اگر تم کو علم نہیں تو دوسرے اہل علم سے پوچھ کر دیکھو۔

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مسائل پوچھا کرتے تھے قرآن کریم کی آیات اور احادیث نشرہ، اس پر شاہد ہیں، رسول اللہ ﷺ نے زندگی میں کتنے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فتویٰ دیے ہیں۔ کتب احادیث آپ ﷺ کے فتاویٰ سے بھری ہیں۔ جب آپ ﷺ کے زمانہ میں اور آپ ﷺ کے بعد بھی یہ ذریعہ اہل علم سے جواب کی انجام دہی رہا ہے، جس سے معلوم مسائل شریعہ میں علم معلوم کرنے اور اس کا جواب دینے کی اہمیت روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے۔

۲) ''فتویٰ'' یا مصیبت، خدانخواستہ، علم شریعت میں کمی وواقفیت رکھنے والے سے پوچھنا ہے، ہر کہ ومہ کا کہنا نہیں ہے۔ اس کے باوجود اگر ناواقف یا اس نے فتویٰ کا غلط ہونا ثابت ہو جائے تو سازو سامان اس کو بھگتنا ہوگا۔ میں کہتا ہوں کہ میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ یہ کہہ کر میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آج جس نے کسی کا مذاق اڑایا اور اس پر کوئی گواہ بھی ہو، مقتول کا تمام سامان اسے ملے گا۔ اس مرتبہ پھر میں نے کھڑے ہو کر کہا: میرا گواہ کون ہے؟ مجھے پھر بیٹھنا پڑا۔ تیسری مرتبہ جب آپ ﷺ نے وہی ارشاد فرمایا تو میں پھر کھڑا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا گواہ کون ہے؟ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور کہا: یہ میرا گواہ ہے، تو اس کا سازو سامان مجھے دے دیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوقتادہ سچ کہتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس کا سازو سامان مجھے دے دیں۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھے دے دیا۔ میں نے اس کی زرہ فروخت کی اور اس کے عوض بنو سلمہ میں ایک باغ خرید لیا اور یہ پہلا مال تھا جو میں نے اسلام لانے کے بعد حاصل کیا تھا۔

☆.....☆.....☆

## مشعل

ترجمہ:

کتاب الجہاد.....صحیح بخاری

## جہاد نبی الرحمۃ والملاحم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں

**حدیث ۴۵۰: جس نے مقتول کافر کے سامان سے شبہ نہیں لیا**

جس مسلمان نے کسی کافر کو قتل کیا، وہ اس کے سازو سامان کا اکیلا حق دار ہے، بغیر کسی مالک کے۔ مقتول کافر کے سامان کے متعلق اقوال کا علم کیا وجہ رکھتا ہے؟ اس کی وضاحت مقصود ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں بدر کی لڑائی کے وقت صف بندی میں کھڑا تھا۔ اس دوران میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دو انصاری کمسن لڑکے دکھائی دیے۔ میں نے (دل میں) خیال کیا کہ کاش! میں دو طاقتور اور اس سے زیادہ عمر والوں کے درمیان کھڑا ہوتا۔ اچانک ان میں سے ایک نے میری طرف اشارہ کرکے آہستہ آواز سے پوچھا، چچا! تم ابوجہل کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ لیکن اے بھتیجے! تم اسے کیا کام ہے؟ لڑکے نے جواب دیا، مجھے معلوم ہوا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے، اگر وہ مجھے مل بھی گیا تو اس وقت تک میں اس سے جدا نہ ہوں گا جب تک ہم میں سے وہ جس کی قسمت میں پہلے مرنا ہوگا، مر نہ جائے۔ میں نے اس کی جرأت پر تعجب کیا۔ اتنے میں مجھے دوسرے نے آہستگی سے دریافت کیا اور اس سے بھی وہی کچھ پہلے نے کہا تھا۔ اتنے چند منٹ ہی گزرے تھے کہ مجھے ابوجہل دکھائی دیا جو لوگوں میں گھل رہا تھا۔ میں نے (ان دونوں سے) کہا: سنو! وہ ہے جس کے متعلق تم مجھ سے پوچھ رہے تھے۔ یہ سنتے ہی انہوں نے تلواریں سنبھالیں اور اس پر جھپٹ پڑے۔ پھر زبردست حملہ کرکے اسے قتل کر دیا۔

اس کے بعد وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم میں سے اسے کس نے قتل کیا ہے؟ ان میں سے ہر ایک نے جواب دیا کہ میں نے اس کمبخت کو مارا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں تلواروں کو دیکھا اور فرمایا: واقعتم دونوں نے اسے قتل کیا ہے۔ اس کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کو دیا۔ وہ دونوں لڑکے معاذ بن عفراء اور معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہما تھے۔

**حدیث ۴۵۱: مقتول کافر کے سامان کا مالک اس کا قاتل ہے**

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ حنین کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے، پھر جب ہمارا دشمن سے سامنا ہوا تو مسلمانوں میں کچھ اضطراب کی کیفیت پیدا ہوئی۔ اس دوران میں اس سے جدا مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر سوار ہے۔ یہ دیکھ کر میں اس کے گرد گھوما، پیچھے سے آکر میں نے اس کے کندھے پر تلوار ماردی۔ اب وہ شخص مجھ پر ٹوٹ پڑا اور مجھے اتنے زور سے دبایا کہ میں نے موت ہی کا محسوس کی۔ آخر کار اس کو موت نے آلیا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ اس کے بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے دریافت کیا کہ مسلمان اب کس حالت میں ہیں؟

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ہفت روزہ

# القلم

WEEKLY

ALQALAM-E-PESHAWAR

پشاور

صفحات 8 قیمت 10 روپے

12 تا 18 محرم الحرام 1438ھ بمطابق 14 تا 20 اکتوبر 2016ء | 45

## بھارتی فوج کی فائرنگ سے 12 سالہ طالب علم سمیت 4 افراد شہید، 70 زخمی، کرفیو نافذ

مقبوضہ کشمیر میں 3 روز میں 12 کشمیری نوجوان شہید، 3 روز میں 4 افراد شہید، 70 زخمی، کرفیو نافذ

بھارتی فوج کیمپ پر حملے کا ڈرامہ، 3 بے گناہ کشمیری نوجوانوں کو مجاہد قرار دے کر شہید کر دیا، واقعہ مخالف ہزاروں افراد سڑکوں پر نکل آئے

سری نگر میں ریلی پر پیلٹ گن سے قابض فورسز کی فائرنگ سے جنید شہید ہوا، 3 بے گناہ نوجوانوں کو ہندو دہشت گرد قرار دے کر شہید کیا گیا، مظاہرین اور فورسز میں شدید جھڑپیں

خواتین کے جلوس پر بدترین لاٹھی چارج، قابض فوج کے باٹمڈی پورہ سرینگر میں گھروں پر چھاپے، خواتین اور بچوں پر تشدد، بڈگام میں جھڑپیں، پیلٹ کا دہشتناک استعمال

تحریک کی لہر کو دبانے کے لیے فورسز نے کپواڑہ اور باٹمڈی پورہ سے چند روز میں 660 افراد گرفتار کر لیے، جریدت قائدین کی 13 اکتوبر تک کانیا احتجاجی شیڈول جاری

سرینگر (بیورو رپورٹ) مقبوضہ کشمیر میں 93 نوجوانوں کو مجاہد قرار دے کر شہید کر دیا گیا۔ کشمیریوں کی تحریک کی لہر کو دبانے کے لیے بھارتی فورسز نے جس کے بعد بھی مختلف حربے بروئے کار لائے ہوئے ہیں۔ گزشتہ 4 ماہ سے جاری تحریک کشمیر کو ختم کرنے کے باوجود احتجاج کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ کپواڑہ اور باٹمڈی پورہ سے پندرہ روز میں آپریشن کے نام پر 660 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ مظاہرین اور ہونے والے 70 سے زائد کم عمر بچے شہید کیے جا چکے ہیں۔ بھارتی فوج اشرن فورسز مظاہرین کو روکنے میں ناکام، مظاہرین کو سیت 660 افراد گرفتار کر لیا۔ خواتین کی بڑی تعداد بھی گرفتار کی گئی ہے۔ 12 سال سے کم عمر بچے اور بچیاں بھی شامل ہیں۔ بھارتی فوج کے بڑھتے ہوئے مظالم کے خلاف 11 ستمبر کو کانیا کے کا بینا اعظم سیست 4 افراد شہید کر دیا گیا۔ شوپیاں، پلوامہ، بڈگام اور بانڈی پورہ میں شدید جھڑپیں ہوئیں۔ سینکڑے کے مطابق مزاحمت کاروں کے ساتھ جھڑپوں کے دوران کشمیری نوجوان شہید ہو گئے۔ 3 روز کے دوران 4 افراد شہید اور 70 زخمی ہو گئے۔ مظاہرین اور فورسز کے درمیان جھڑپوں میں 660 افراد گرفتار کر لیے گئے۔ جریدت قائدین کی 13 اکتوبر تک کانیا احتجاجی شیڈول جاری کر دیا گیا۔ مظاہرین کو روکنے کے لیے بھارتی فورسز کی جانب سے پیلٹ گن کا بے دریغ استعمال کیا گیا۔ بھارتی فورسز کی فائرنگ سے 12 سالہ طالب علم سیست 4 افراد شہید ہو گئے۔ قابض فورسز نے کپواڑہ اور باٹمڈی پورہ سے چند روز میں 660 افراد گرفتار کر لیے۔ جریدت قائدین کی 13 اکتوبر تک کانیا احتجاجی شیڈول جاری

## عراق میں 5 دھماکوں میں 28 افراد ہلاک 77 سے زائد زخمی

دارالحکومت بغداد میں 3 دھماکوں کے نتیجے میں 10 افراد ہلاک اور 37 زخمی ہوئے، بغداد میں جلوس پر خودکش حملے میں 18 افراد مارے گئے، 40 زخمی ہو گئے

موصل میں فضائی حملے میں 20 جنگجو ہلاک، اجیل بیٹے، موصل کا قبضہ چھڑانے کیلئے آپریشن جاری ہے، داعش کا موصل میں فضائی حملے میں 20 جنگجو ہلاک، اجیل بیٹے، موصل کا قبضہ چھڑانے کیلئے آپریشن جاری ہے، داعش کا موصل میں فضائی حملے میں 20 جنگجو ہلاک، اجیل بیٹے، موصل کا قبضہ چھڑانے کیلئے آپریشن جاری ہے، داعش کا

بغداد (نیوز ایجنسیاں) عراق کے دارالحکومت بغداد میں 10 افراد، 37 زخمی جبکہ ماضی جلوس میں 2 خودکش حملے کیے گئے جن میں 18 افراد ہلاک اور 40 زخمی ہو گئے۔ موصل میں فضائی حملے میں 20 جنگجو ہلاک، اجیل میں 28 افراد ہلاک اور 77 سے زائد زخمی ہو گئے۔ پہلے حملے میں 10 افراد ہلاک اور 37 زخمی ہوئے جبکہ بغداد میں

www.alqalamonline.com
القلم پشاور
ہفت روزہ
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR

ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
**دفتر کا پتہ**: دکان نمبر UG/8A
ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون و فیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

# کشمیر میں معصوم بچوں کا خون

## قرض کس پر؟

مقبوضہ کشمیر میں 93 روز سے مسلسل کرفیو جاری، کرفیو کے تین ماہ مکمل ہونے پر 70 سے زائد گھر تباہ کئے جاچکے ہیں، سو سے زائد افراد شہید کیے جاچکے ہیں اور ابھی حال میں تو درندگی کی انتہاء کرتے ہوئے بھارتی فوج نے فائرنگ کر کے 12 سالہ طالبعلم جنید احمد کو شہید کر دیا اور پھر اس کی نماز جنازہ کے موقع پر سخت ترین شیلنگ کر کے مزید 4 افراد شہید کر دیے۔ کشمیریوں کا سخت کرفیو کے باوجود احتجاج کا سلسلہ بدستور جاری، انڈین فورسز مظاہرین کو روکنے میں ناکام، مظاہرین کو روکنے پر جھڑپوں میں قابض فورسز کی جانب سے پیلٹ گنوں کے بے دریغ استعمال سے متعدد نوجوان شدید زخمی ہوگئے جن میں سے مزید 2 کی بینائی چلی گئی، تحریک کی لہر کو دبانے کیلئے بھارتی فورسز نے کپواڑہ اور بانڈی پورہ سے چند روز میں آسیہ اندرابی سمیت 660 افراد گرفتار کر لیا، حریت قائدین کا 13 اکتوبر تک کا نیا احتجاجی شیڈول جاری کر دیا۔ گیا جس کے بعد شہر میں کشیدگی مزید بڑھ گئی اور شہر کے 7 مقامات پر کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ مظاہرین اور پولیس کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ بچے کے والدین کا کہنا ہے کہ جنید کی عمر ابھی 11 سال تھی۔ جنید کی شہادت کے بعد زبردست ہنگامے پھوٹ پڑے۔ شہید کی نماز جنازہ پر فورسز نے طاقت کا وحشیانہ استعمال کیا۔ فورسز اور مظاہرین کے درمیان جھڑپوں میں بیسیوں شہری زخمی ہوگئے۔ نماز جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی اسے مزار شہداء میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ بھارتی فوج نے نماز جنازہ کے موقع پر بھی شیلنگ کی۔ بھارتی تشدد کے بعد وادی میں حالات سخت کشیدہ ہوگئے، بھارتی فوج نے مظاہرین سے نمٹنے کے لئے تازہ دم فوجی دستے طلب کر لئے ہیں۔ بھارتی فوج نے ظلم اور بربریت کی تمام حدیں پار کر لی ہیں۔ بھارت کے ان تمام ظالمانہ اقدامات سے جہاں کشمیریوں میں غم وغصہ بڑھتا جا رہا ہے وہاں بھارت کا گھناؤنا چہرہ بھی دنیا کے سامنے آتا جا رہا ہے۔ دریں اثناء بھارتی فوج نے اپنے کیمپ پر حملے کا ایک اور ڈرامہ رچاتے ہوئے ہندوواڑہ میں 3 بے گناہ کشمیری نوجوانوں کو شہید کر دیا جنہیں بغیر ثبوت کے مجاہد قرار دے دیا گیا۔ بھارتی فوج کے کرنل راجیو سہاران نے بتایا کہ حملہ آوروں نے صبح 5 بجے کے قریب ہندوواڑہ میں 30 راشٹریہ رائفلز کے کیمپ پر علی الصبح حملہ کیا، بھارتی فورسز اور حملہ آوروں میں آدھے گھنٹے تک شدید فائرنگ کا تبادلہ ہوا، جس کے دوران 3 حملہ آور مارے گئے۔ تینوں کا تعلق پاکستان سے تھا جن کے پاس بھاری مقدار میں بندوقیں، دستی بم، لانچر اور دیگر اسلحہ برآمد ہوا۔ دوسری جانب مقبوضہ کشمیر کے میڈیا نے بھارتی دعوے کو مسترد کر دیا ہے کہ مارے جانے والے نوجوان مجاہدین نہیں بلکہ عام شہری تھے جنہیں بھارتی فوج نے مجاہدین قرار دے کر شہید کر دیا، حملے کے بعد سرچ آپریشن کے دوران 100 سے زائد افراد کو حراست میں لے کر انہیں نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا۔ ادھر مقبوضہ کشمیر میں مجاہد کمانڈر برہان وانی کی شہادت کے بعد سے وادی بھر میں احتجاج کا سلسلہ بدستور جاری ہے، سری نگر میں سکیورٹی ہائی الرٹ، چیک پوسٹوں پر سکیورٹی اہلکاروں کی اضافی نفری تعینات کر دی گئی، گھر گھر تلاشی کارروائیوں کا سلسلہ بھی نہ تھم سکا ایک درجن سے زائد بے گناہ نوجوانوں کو حراست میں لے لیا گیا، پائین شہر میں بھارتی فوج کے مظالم کے خلاف مشتعل نوجوان کرفیو کی پرواہ کئے بغیر گھروں سے باہر نکل آئے 2 فوجی گاڑیوں کو نذر آتش کر دیا وادی میں انٹرنیٹ اور موبائل فون سروس تاحال معطل، سکول بھی نہ کھل سکے، کرفیو کے باعث مقبوضہ وادی کی آدھی سے زائد آبادی گھروں میں محصور ہو کر رہ گئی ہے۔

اہل کشمیر کے یہ دردناک حالات پوری امت مسلمہ کے لیے عموماً اور پاکستان کے لیے خصوصاً لمحہ فکریہ ہیں، نہ معلوم پاکستان جس خطے کو اپنی شہ رگ کہتا ہے اس کو اس طرح کیوں دشمنوں اور قاتلوں کے رحم وکرم پر چھوڑا ہوا ہے؟ کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ پاکستان بھارت کے منت ترلے کرنے کے بجائے اپنے مظلوم شہدائے کشمیر کے ساتھ دوستی نبھائے اور پوری جرأت وہمت کے ساتھ ان کے ساتھ دست تعاون بڑھائے؟ جو ایک اسلامی حق بھی ہے اور ملک وملت کی سلامتی وبقاء کا تقاضا بھی ہے!

# بچوں اور خواتین پر ظلم وتشدد آخر کب تک چلتا رہیگا؟

**وقار احمد**

یوں تو پوری دنیا میں بچوں کے خلاف تشدد رویے، ان کے قتل اور انہیں زیادتی کا نشانہ بنانے کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے تاہم ہمارے ملک میں بھی اس طرح کے بڑھتے واقعات قابل تشویش ہیں۔ پنجاب اور خیبر پختونخوا کے مختلف علاقوں میں بھی کم سن معصوم بچوں پر ظلم وتشدد جیسے واقعات پیش آتے رہتے ہیں جن کا سن کر انسانیت کی روح کانپ اٹھتی ہے۔ ان واقعات میں کہیں بچوں کو اغواء کر کے ان کے ساتھ جنسی زیادتی کی جاتی ہے تو کہیں ان کو بے دردی سے قتل کیا جا رہا ہے۔ اور خاص کر صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع سوات میں بچوں کے خلاف جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے، جہاں سال میں کہیں نہ کہیں بچوں کے حوالے سے مختلف واقعات سامنے آتے ہیں۔ تازہ ترین واقعے میں 26 ستمبر 2016 کو سوات کے تحصیل بریکوٹ کے علاقہ پارڑئی میں درندہ صفت کے ہاتھوں بہیمانہ طریقے سے سات بہنوں کے بھائی 3 سال کے پھول جیسا بچہ حسنین کو قتل کیا گیا اور یہ واقعہ سوات کے تاریخ میں بدترین واقعہ سامنے آگیا اور تصویر میں ان کو شیونگ بلیڈز کے ذریعے سے تشدد کا نشانہ بنایا، ان کے چہرے پر واضح طور پر بلیڈز سے تشدد کے نشانات نظر آ رہے ہیں۔ بچے کے قتل کے بعد علاقے کے عوام کافی افسردہ تھے اور ان کے خاندان پر کیسا غم گزر گیا ہے یہ ان کے بچے کے ماں اور باپ کو زیادہ پتہ ہوگا۔ مگر ان واقعے کے بعد وہ نام نہاد انسانیت کے نام پر اور انسانیت کے حقوق کے باتیں کرنے والے ادارے کہاں گئے؟ جو انسانوں کے حقوق کیلئے لاکھوں روپے کے اخراجات پر چند افراد کیلئے ایک سیمینار منعقد کرتے ہیں؟ افسوس کہ ہم میں انسانیت کہاں گئے۔

حسنین کا یہ واقعہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ 2013 میں تحصیل کبل کے علاقہ کوزہ بانڈی میں 9 سالہ بچے کو زیادتی کے بعد قتل کیا گیا تھا، اس طرح 2015 میں تیرہ سالہ بچی کے ساتھ زیادتی کی گئی، جبکہ رواں سال میں سب سے افسوس ناک واقعہ مئی کے مہینے میں پیش آگیا جس میں ایک گروپ کم سن بچوں کو اغواء کیا کرتے اور پھر ان کو جنسی زیادتی اور تشدد کا نشانہ بناتے، اس واقعے میں بہت سارے بچے تشدد کا شکار رہے جبکہ ضلع سوات میں بچوں کے حقوق کیلئے کام کرنے والی سوشل ایکٹویسٹ نیلم ابرار چنان جو کہ ضلع سوات کا واحد خاتون ہے جس نے اغواء اور جنسی زیادتی کا نشانہ بننے والے بچوں کے حقوق کیلئے اکیلی آواز اٹھائی ہے، سوشل ایکٹویسٹ کے مطابق ان واقعات میں بچے ذہنی طور مفلوج ہوچکے ہیں اور ان میں بعض اسکولوں کو بھی نہیں جاسکتے بلکہ گھر سے خوف اور گھبرانے کے وجہ سے بھی نہیں نکل سکتے۔

بچوں کے ساتھ ظلم وزیادتی کے ساتھ اگر ہم خواتین وحضرات پر ظلم وزیادتی کا ذکر کریں تو ایک کرائم رپورٹ کے مطابق امسال جنوری سے لے کر اگست تک صرف سوات میں 39 واقعات سامنے آئے ہیں جن میں 36 خواتین جبکہ تین مردوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا تو اس حساب سے ہر ہفتے ایک خاتون کو قتل کیا جاتا ہے۔ ان واقعات میں چند کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ سوات کے علاقہ شین کے جنگل میں ایک خاتون کو ذبح کیا گیا تھا، اور خوازہ خیلہ میں ایک خاتون کو ذبح کیا تھا جبکہ اس طرح کے اور بھی بہت سارے واقعات ہوچکے ہیں ان واقعات کے تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے جو کہ انتہائی تشویشناک امر ہے مگر افسوس کے ساتھ کہ اس طرح کے واقعات کے روک تھام کیلئے علاقے کے سیاسی لوگوں اور پولیس نے ملزمان کو گرفتار کرنے اور قرار واقع سزا دینے کیلئے متفق نہیں ہوئے جو کہ ایسے واقعات میں اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ مگر حکمرانوں کیلئے یہ ایک المیہ ہے کہ کب تک پیارے ملک میں کم سن، معصوم اور ننھے منھے بچوں اور خواتین پر ظلم وتشدد چلتا رہیگا؟؟؟

☆......☆......☆

# بھارت کے اندرونی حالات

**سنگِ میل**

**عبدالحفیظ امیرپوری**

amerpuri@yahoo.com

بھارتی وزیراعظم نریندر مودی نے پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی کو اپنا معمول بنالیا ہے۔ کبھی جنگ کرنے کی دھمکی دی جاتی ہے اور کبھی پاکستان کا پانی بند کر کے ہراساں کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

دراصل بھارت کی متعدد ریاستوں میں آئندہ اسمبلی انتخابات منعقد ہو رہے ہیں۔ بی جے پی ہندو اکثریتی ووٹ کے حصول کے لیے اپنے روایتی حربے ہی آزما رہی ہے یعنی ہندوتوا کارڈ، مسلم دشمنی اور پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا مودی سرکار کا انتخابی ایجنڈہ ہے اور اسی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے مودی حکومت پاگل ہوتی جا رہی ہے۔ لیکن اس بار بی جے پی کا ہر وار اور ہر قدم اس کے اپنے ہی خلاف جا رہا ہے۔ اس لیے وہ زخمی بندر کی طرح اپنے ہی زخموں کو نوچ نوچ کر خود کو زیادہ زخمی کر رہا ہے۔

دوسری جانب نریندر مودی حکومت سیاسی بحرانوں سے دوچار ہے۔ ان کی حکومت کو ہندوؤں کی نچلی ذاتوں، برادریوں اور اقلیتوں کے شدید ردعمل کا سامنا ہے۔ ہندوستان کی ڈھائی سو سالہ تاریخ میں پہلی بار دلت "برہمن سماج" کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ آناً فاناً پوری دلت برادری سراپا احتجاج بن گئی اور لاکھوں دلت سڑکوں پر نکل آئے۔ انہوں نے بھارت سے آزادی کا اعلان کر دیا اور ہزاروں، دلتوں نے بطور احتجاج بدھ مت اختیار کر لیا۔

بھارت کے اندرونی حالات وواقعات سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ مودی حکومت سماجی تحریکوں کے نرغے میں ہے۔ گزشتہ دو سالوں میں سے ہریانہ سے لے کر مہاراشٹرا تک متعدد برادریوں، طبقوں کے ایجی ٹیشن نے بی جے پی کے اچھے دنوں کا پول کھول دیا ہے فی الوقت مراٹھوں کی تحریک اور لاکھوں مراٹھیوں کے اجتماع سے مودی حکومت سکتے کی کیفیت میں ہے۔ اس تحریک کی قیادت نہ تو کوئی بڑا مراٹھی لیڈر کر رہا ہے اور نہ کوئی بڑی سیاسی پارٹی۔ مراٹھا برادری کے لوگ باقاعدہ حکمت عملی کے تحت سڑکوں پر اُتر آئے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ بھارتی ریاست مہاشٹرا میں آج کل جو مظاہرے ہو رہے ہیں ایسے مظاہرے یہاں اس سے پہلے آج تک نہیں ہوئے۔

مراٹھا کرانتی مورچہ کے نام سے جاری اس احتجاجی تحریک نے ریاست میں ہلچل مچادی ہے اور ہر گزرتے دن کے ساتھ مہاراشٹر کی سیاسی جماعتوں میں اس بات کا مقابلہ جاری ہے کہ اس سماجی وعوامی تحریک کو اپنے جھنڈے تلے لایا جائے لیکن ابھی تک ایسی کوئی صورتحال نظر نہیں آتی اور کرانتی مورچہ آگے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ مہاراشٹر کے اہم شہروں میں کامیاب احتجاجوں کا سلسلہ جاری ہے، اب تک کئی اہم مقامات پر کرانتی مورچوں کا انعقاد عمل میں آچکا ہے اور ان ریلیوں میں لاکھوں کی تعداد میں مراٹھاؤں نے شرکت کر کے حکومتی ایوانوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ دن بدن مراٹھا کرانتی مورچہ کی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے ریاست کے سیاسی قائدین اب خود کو اس سے وابستہ کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔

مراٹھا بھارت میں ذات کا ایک گروہ ہے جو بنیادی طور پر ریاست مہاراشٹر میں آباد ہیں، اس کے علاوہ مراٹھا کی زیادہ تر آبادی بھارتی ریاستوں مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، گجرات، کرناٹک، تلنگانہ، آندھرا پردیش، گوا اور تامل ناڈو میں رہائش پذیر ہیں۔ برطانوی ماہر علوم انسانی کی تحقیق کے مطابق مراٹھا ۹۹ قبیلوں میں منقسم ہیں اور وہ بھی جاٹ، پٹیل، گوجر اور دلتوں کے بعد اپنے ریزرویشن کے حصول کے لیے سڑکوں پر نکل آئے ہیں۔

گزشتہ سال ہریانہ میں جاٹوں نے ریزرویشن کے لیے پورے شمالی ہند کو معطل کر دیا تھا اور پٹیل اور جاٹوں نے بھی ایسا ہی طرز عمل اپنایا، چنانچہ یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ ہندوستان کے لیے یہ سماجی تحریکیں ایک آتش فشاں سے کم نہیں جو اسے تباہی کے دہانے تک پہنچادے گی۔ یہ وہ تمام نچلی برادریاں ہیں جنہیں برہمن سماج کے غیر انسانی رویے کا سامانا ہے۔ پچھلے ٦٧ سالوں میں ان طبقوں نے کافی ترقی کر لی ہے اور یہ اقتصادی لحاظ سے بھی مضبوط ہیں، مگر اس کے باوجود انہیں حقیر ہی سمجھا جاتا ہے اور انہیں جان بوجھ کر سماجی وتعلیمی میدان میں پسماندہ رکھا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ برادریاں ماضی میں بھی پُرتشدد تحریکیں چلا چکی ہیں۔ اگر وہ اب بغاوت پر اتر آئیں تو مودی سرکار کو ناکوں چنے چبوادیں گی۔

گزشتہ چند برسوں سے ہندوستان میں بسنے والی مختلف اقوام، طبقوں اور برادریوں نے برہمن نظام کے خلاف اعلان بغاوت کر رکھا ہے۔ بھارتی ریاست راجستھان میں گوجروں نے بی جے پی کی ریاستی حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا تھا اور گجرات میں پٹیل برادری کے نوجوان ہاروک پٹیل نے مودی حکومت کو دن میں تارے دکھا دیے تھے۔ بھارتی ریاست آندھرا پردیش میں ریزرویشن کی تحریک نے پورے جنوبی ہند کا ناطقہ بند کر دیا تھا۔

ان برادریوں کے علاوہ راجپوتوں کا بھی غربت کی بنیاد پر ریزرویشن کا مطالبہ زوروں پر ہے۔ جاٹ برادری کی تحریک کا آغاز اُس وقت ہوا جب بھارتی ہائی کورٹ نے جاٹوں کا ہریانہ اور اوبی سی کوٹہ منسوخ کر دیا تھا۔

گجرات میں پٹیل برادری کا دوٹوک مطالبہ یہ تھا کہ یا تو انہیں تعلیم اور سرکاری ملازمتوں میں کوٹہ دیا جائے یا پھر دیگر طبقوں کو بھی اوبی سی سے باہر کر دیا جائے۔ پٹیل کمیونٹی سڑکوں پر اتری تو ریاست میں تشدد کا نیا دور شروع ہوگیا اور ریاستی حکومت پر دباؤ بڑھا۔ پٹیل تحریک کی چنگاری اندر ہی اندر سلگ رہی ہے اور وہ کسی وقت بھی شعلہ زن ہوسکتی ہے۔ ممکن ہے کہ گجرات انتخابات سے قبل یہ لاوا بن کر ابل جائے اور اس کی تپش بی جے پی برداشت نہ کرسکے۔

راجستھان میں گوجر برادری نے ریزرویشن کے مطالبے کے لیے ریل کی پٹریوں پر قبضہ جمالیا تھا۔ راجواڑے والے راجستھان میں گوجر خود کو اقتصادی اور سماجی طور پر پسماندہ گردانتے ہیں۔ راجستھان کی آبادی میں ۱۱ فیصد گوجر آباد ہیں اور سرکاری ملازمتوں میں ان کا تناسب انتہائی کم ہے اور گوجر اس کا ذمہ دار دیگر برادریوں کو گردانتے ہیں جو گوجروں ان کا حصہ ملنے نہیں دیتیں۔

ریزرویشن کے مطالبے کے لیے راجستھان میں کئی بار گوجروں کے احتجاجی مظاہرے ہوچکے ہیں۔ اگر اب ان کا کوئی مظاہرہ ہوا تو وہ راجستھان کھلسا کر رکھ دے گا۔ دہلی ممبئی ریلوے لائن پر بیٹھ کر گوجر اپنی تحریک سے حکومت کو اربوں روپے کا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

آندھرا پردیش کی کابو برادری عرصۂ دراز سے ریزرویشن کے حصول کی جنگ لڑ رہی ہے۔ اسمبلی الیکشن سے قبل تیلگو ویشم پارٹی کے رہنما چندرابابو نائیڈ نے بھی کابو برادری سے ریزرویشن دینے کا وعدہ کیا تھا مگر اب تک اس پر عملدرآمد نہیں ہوسکا۔ چند ماہ قبل کابو برادری نے ایک ٹرین کو بھی آگ لگادی تھی۔

ضرب مثل مشہور ہے کہ چیونٹی کے جب مرنے کے دن قریب ہوتے ہیں تو اس کے پر نکل آتے ہیں۔ بھارتی دانشوروں اور ارباب حل وعقد کو یہ نوشتہ دیوار پڑھنا ہوگی اور فرقہ پرستوں کو لگام دینا ہوگی وگرنہ بھارت کو تقسیم ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا اور یہ تقسیم ایک دو نہیں بلکہ بیس حصوں میں ہوں گی۔ بھارت کے اس مکروہ پروپیگنڈوں کی وجہ سے مقبوضہ کشمیر سے لے کر کنیا کماری تک آزادی کی تحریکوں میں تیزی آگئی ہے۔ ماؤ باغی، تامل، ناگانسل کے لوگ آزادی حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ نہ صرف کشمیر آزاد ہوگا بلکہ دہلی کے تخت پر بھی علیحدگی پسندوں کا پرچم لہرا رہا ہوگا۔

اس لیے مودی حکومت کے وزیروں، مشیروں کو چاہیے کہ وہ فلمیں ڈائیلاگ اور بڑھکیں مارنے کی بجائے ہوش کے ناخن لیں اور اپنے گھر کی فکر کریں۔

☆......☆......☆

# عظیم ترین آیت

**نشترِ قلم**

**زبیر طیب**

Nishtareqalam@gmail.com

آیۃ الکرسی دراصل ہے کیا؟

یہ اللہ تعالیٰ کا ایک تعارف ہے کہ وہ ہستی کیا ہے؟ اور ہمارا اس کے ساتھ تعلق کس قسم کا ہونا چاہیے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرۃ کی آیۃ الکرسی کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

یہ آیۃ الکرسی ہے، جس کی فضیلت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں ہے کہ کتاب اللہ میں یہ آیت سب سے افضل آیت ہے۔

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سوال کیا کہ کتاب اللہ میں سب سے عظیم آیت کونسی ہے؟ تو وہ کہنے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی زیادہ علم ہے، یہ سوال کئی بار دھرایا اور پھر فرمانے لگے کہ وہ آیت الکرسی ہے۔

فرمانے لگے اے ابوالمنذر علم مبارک ہو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس آیت کی زبان اور ہونٹ ہوں گے عرش کے پائے کے ہاں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کر رہی ہوگی۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے وہ روایت کرتے ہیں کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے رمضان کے فطرانہ کی حفاظت کرنے کو کہا رات کو ایک شخص آیا اور غلہ لیجانے لگا تو میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں یہ معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک لے جاؤں گا، وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو اس لیے کہ میں محتاج ہوں میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور شدید قسم کی ضرورت بھی ہے، تو میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات والے قیدی نے کیا کیا؟

وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس نے شدید قسم کے فقر وفاقہ اور اہل عیال اور شدید قسم کی ضرورت کی شکایت کی تو میں نے اس پر ترس اور رحم کرتے ہوئے چھوڑ دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے اس نے جھوٹ بولا ہے اور وہ دوبارہ بھی آئے گا تو مجھے علم ہوگیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق وہ دوبارہ بھی لازمی آئے گا، تو میں نے دھیان رکھا وہ آیا اور غلہ اکٹھا کرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں یہ معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک لے جاؤں گا، وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو اس لیے کہ میں محتاج ہوں میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور شدید قسم کی ضرورت بھی ہے میں دوبارہ نہیں آتا، تو میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے ابوھریرہ رات والے قیدی نے کیا کیا؟

میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اس نے شدید قسم کے فقر وفاقہ اور اہل عیال اور شدید قسم کی ضرورت کی شکایت کی تو میں نے اس پر ترس اور رحم کرتے ہوئے چھوڑ دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اس نے جھوٹ بولا ہے اور وہ دوبارہ بھی آئے گا، تو میں نے تیسری مرتبہ بھی اس کا دھیان رکھا وہ آیا اور غلہ اکٹھا کرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں یہ معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک لے جاؤں گا یہ تیسری اور آخری بار ہے تو کہتا تھا کہ نہیں آؤنگا اور پھر آجاتا ہے۔

وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں کچھ کلمات سکھاتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ تجھے فائدہ دے گا، میں نے کہا وہ کون سے کلمات ہیں؟ وہ کہنے لگا کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو آیۃ الکرسی پڑھو "اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم" یہ مکمل پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لیے ایک محافظ مقرر کر دیا جائے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آسکے گا تو میں نے اسے چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اے ابوھریرہ رات والے قیدی نے کیا کیا؟

میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس نے مجھے کچھ کلمات سکھائے جن کے بارے میں اس کا خیال یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کلمات سے مجھے فائدہ دے گا تو میں نے اسے چھوڑ دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے وہ کلمات کون سے ہیں؟ میں نے کہا کہ اس نے مجھے یہ کہا کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو آیۃ الکرسی پڑھو "اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم" اور اس نے مجھے یہ کہا کہ یہ مکمل پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لیے ایک محافظ مقرر کر دیا جائے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آسکیگا اور صحابہ کرام تو خیر وبھلائی کے کاموں میں بہت ہی زیادہ حریص تھے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: تیرے ساتھ بات تو اس نے سچی کی ہے لیکن وہ خود جھوٹا ہے، اے ابوھریرہ تمہیں یہ علم ہے کہ تم تین راتوں سے کس کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے؟ میں نے کہا کہ نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ وہ شیطان تھا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں میں نے ایک وقت یہ چاہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں آپ کیا کر رہے ہیں، پہنچا تو دیکھا کہ آپ سجدہ میں پڑے ہوئے بار بار "یاحی یاقیوم یاحی یاقیوم" پکار رہے ہیں۔ (معارف القرآن جلد اول، فضائل آیت الکرسی)

☆ حضرت ابوامامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جو ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا اسے جنت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی روک سکتی ہے۔ (یعنی موت کے بعد فوراً وہ جنت کے آثار اور راحت وآرام کا مشاہدہ کرنے لگے گا)

☆ سوتے وقت آیت الکرسی پڑھنے والا صبح تک شیطان سے محفوظ رہے گا (بخاری)

☆ آیت الکرسی کی ایک زبان ہے اور دو ہونٹ ہیں یہ عرش کے پاس اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے (رواہ احمد)

☆ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جو شخص صبح کو آیۃ الکرسی اور سورہ غافر (حم، المؤمن) شروع سے (الیہ المصیر) تک پڑھے گا تو شام تک محفوظ رہے گا، اور جو شام کو پڑھے گا تو صبح تک محفوظ رہے گا۔

اس آیت کریمہ کی اس قدر اہمیت وفضیلت اسی لیے ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت وعظمت، اس کی وحدانیت اور صفات جلال پر مبنی نہایت جامع آیت ہے، شرح صحیح مسلم میں امام نوویؒ نے فرمایا: علماء کہتے ہیں کہ آیت الکرسی دوسری آیتوں سے ممتاز اس لیے ہے کہ یہ اسماء وصفات کے بنیادی اصول الوہیت، وحدانیت، زندگی، علم، ملک، قدرت اور ارادہ پر مشتمل ہے، اور یہ سات چیزیں اسماء وصفات کی اساس ہیں۔ اسی بنیاد پر اس کو پڑھنے، صبح وشام کے اوقات میں اسے اپنا وظیفہ بنانے، سوتے وقت اور پنجوقتہ نمازوں کے بعد اس کا اہتمام کرنے کی بے حد ترغیب دلائی گئی ہے۔

آخر میں آیۃ الکرسی کا منظوم ترجمہ پیش خدمت ہے:

اُسی کا نام تو اللہ ہے، وہی اللہ
نہیں ہے، کوئی نہیں ہے الٰہ اُس کے سوا
اُسی کے فضل سے زندہ ہے خلق کا یہ ہجوم
وہی تو اَلْـحَـیّ ہے وہی تو اَلْـقَـیُّـوم
تھکن کہاں کی! مرے رب کو کب تھکاتی ہے
اُسے تو اُونگھ ہی آتی، نہ نیند آتی ہے
اُسی کا سب ہے، ہر اک شئے ہے
بس اُسی کے لیے جو آسمانوں
میں ہے اور جو زمین میں ہے
مجالِ کارِ شفاعت خدا کے ہاں ہے کسے!
اگر نہیں ہے سفارش کا اِذن پاس اُس کے
وہ جانتا ہے ہر اک شئے کو اُن کے سامنے جو ہے
وہ علم رکھتا ہے اُس کا جو اُن کے پیچھے ہے
اِحاطہ کر نہیں کر سکتے، یہ علم کا اُس کے
مگر بس اُتنا کہ جتنا وہ خود عطا کردے
سما لیا ہے ہر اک شئے کو اُس کی کرسی نے
اِن آسمانوں کو اور اِس زمیں کی وسعت کو
کبھی بھی اِن کی حفاظت اُسے تھکاتی نہیں
کوئی سمجھ نہیں پائے گا اُس کی عظمت کو
وہ سب سے اعلیٰ ہے، عالی مقام ہے سب سے
عزیز جان سے بڑھ کر، عظیم تر وہ ہے

☆......☆......☆

# حج کے بعد زندگی کیسے گزاریں؟

**محمد وقاص رفیع**

اسلام کے اندر تمام عبادتیں نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ عظیم الشان اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ اور جس طرح دیگر عبادات کے انوار وبرکات ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ایک عبادت سے دوسری عبادت کی کمی پوری نہیں ہوسکتی، اسی طرح حج کے بھی انوار وبرکات دوسری تمام عبادات سے یکسر مختلف ہیں اور اس کی بھی ضرورت اور کمی دوسری کسی عبادت سے پوری نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اس کے انوار وبرکات کو حاصل کرنے کے لئے تو بیت اللہ شریف جاکر حاضری دینا اس کی اولیں شرط ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب تک انسان خود حج کرنے نہ جائے محض حج کے فوائد وثمرات سننے سے وہ اس کے فوائد وبرکات کو کماحقہ سمجھ ہی نہیں سکتا۔ انسان جب خود حج کرنے جاتا ہے تب اسے اس کے حقیقی منافع اور اس کی برکات سمجھ میں آنے لگتی ہیں اور پھر اس کا دل گواہی دیتا ہے کہ اس کے اندر انقلاب آ رہا ہے، اس کے کردار میں تبدیلی آ رہی ہے، اس کی سوچ تبدیل ہو رہی ہے، اس کے جذبات بدل رہے ہیں۔ چنانچہ بیت اللہ شریف جاکر انسان خود محسوس کرنے لگتا ہے کہ میں وہ نہیں ہوں جو اپنے وطن میں تھا بلکہ یہاں آکر میں کچھ اور ہوگیا ہوں، یہ سب حج بیت اللہ کے حیرت انگیز اثرات کا نتیجہ ہیں۔

دنیا میں اس وقت بھی سات بڑے عجائبات مشہور ہیں، لیکن ان سب کا حال یہ ہے کہ انسان اگر ان کو پانچ، دس مرتبہ بھی دیکھ لے تو ان سے اس کا جی بھر جاتا ہے اور مزید انہیں دیکھنے کا دل نہیں کرتا۔ لیکن ایک بیت اللہ شریف دنیا میں ایسی مقناطیسی عمارت ہے کہ جس کو دیکھتے ہی انسان کا دل اس کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے اور وہ انسان کے دل کو موہ لیتا ہے اور اس کو دیکھتے دیکھتے انسان کی آنکھیں سیر ہی نہیں ہوتیں۔

بہرحال ایک ہے حج کا قبول ہونا اور ایک ہے حج کا ادا ہونا۔ یہ دونوں الگ الگ باتیں ہیں۔ حج ادا تو اسی وقت ہوجاتا ہے جب آدمی اس کے تمام اعمال قاعدے کے مطابق ادا کر لے۔ حج کے دو ہی رکن ہیں: ایک وقوف عرفہ، خواہ ایک منٹ کے لئے ہی ہو۔ اور دوسرے طواف زیارت۔ باقی کچھ واجبات ہیں، کچھ شرائط ہیں اور کچھ سنن ومستحبات ہیں۔ لہٰذا اگر حج شرعی طریقہ کار کے مطابق ادا کیا جائے تو وہ ادا تو ہوجاتا، لیکن کیا مقبول بھی ہوتا ہے یا نہیں؟ اس بات کو معلوم کرنے کے لئے علمائے کرام نے چند علامتیں لکھی ہیں:

- پہلی علامت جو حدیث شریف میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ جن لوگوں کا حج قبول ہوجاتا ہے ان کی کنکریاں اٹھالی جاتی ہیں اور جو کنکریاں پڑی رہ جاتی ہیں یہ ان لوگوں کی ہوتی ہیں جن کا حج مقبول نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے علماء نے یہ مسئلہ لکھا ہے کہ وہاں کی کنکریاں اٹھا کر رمی نہ کی جائے کیوں کہ یہ ان لوگوں کی کنکریاں ہوتی ہیں جن کا حج مقبول نہیں ہوتا۔

- دوسری علامت یہ ہے کہ حج سے واپس آنے کے بعد آدمی کے اعمال میں بہتری پیدا ہوجائے۔ اس لئے کہ ایک حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ نیکی کے فوراً قبول ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد آدمی کو دوسری نیکی کی توفیق مل جاتی ہے۔ اس لئے ہر آدمی اس بات کا محاسبہ کرنا چاہیے کہ فرائض و واجبات کی ادائیگی میں پہلے وہ جتنا اہتمام کرتا تھا اب اس سے زیادہ کرنے لگا ہے یا نہیں؟ گناہوں سے بچنے کی پہلی جتنی کوشش کرتا تھا، اب اس سے زیادہ کرنے لگا ہے یا نہیں؟ اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو پھر سمجھ لینا چاہیے کہ اس کا حج اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوگیا ہے۔

- تیسری علامت یہ ہے کہ وہاں کی محبت اور عقیدت اس قدر دل میں رچ بس جائے کہ گویا آدمی اپنا دل ہی وہاں چھوڑ کر آجائے اور بار بار وہاں جانے کا شوق اس کے دل کے آنگن میں انگڑائیاں لینا شروع کر دے۔

اس میں شک نہیں کہ آدمی جب حج پر جاتا ہے تو اس کے ماحول کے نورانی اثرات وبرکات اس پر لازمی پڑتے ہیں۔ اس لئے آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے اندر دیکھے کہ وہاں کے ماحول کے نورانی اثرات ابھی تک اس پر موجود ہیں یا نہیں؟ اگر موجود ہیں تو ان کے ماند پڑ جانے سے پہلے ان کی حفاظت کرے۔ اس لئے کہ ہمارا معاشرہ اور ماحول ہر قسم کے گناہوں سے بھرا ہوا ہے، اِدھر جاؤ گناہ کی دعوت، اُدھر جاؤ گناہ کی دعوت، نگاہوں کو گناہوں سے بچانا آسان نہیں، کانوں کو گناہوں سے بچانا آسان نہیں، کہیں گانوں اور باجوں کی آوازیں کانوں میں پڑتی ہیں تو کہیں غیبت، جھوٹ اور گالیاں زبان سے نکل جاتی ہیں، اسی طرح پیٹ کو حرام مال سے بچانا آسان نہیں، کہیں رشوت ہے تو کہیں تو سود، کہیں ناجائز ملازمتیں ہیں تو کہیں ناجائز ذرائع آمدن۔

حج کو بچانے کا ایک یہ بھی طریقہ علماء نے لکھا ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنا روحانی تعلق کسی اللہ والے کے ساتھ قائم کر لے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ حج سے آدمی جو نیک جذبات وخواہشات اور تاجدار دوعالم سرور کونین ﷺ کے روضۂ اقدس کی مشک بار فضاؤں کے قیمتی ثمرات وبرکات لے کر آتا ہے ان کی اس سے حفاظت رہے گی اور اس طرح اس کا حج ضائع ہونے سے محفوظ رہے گا۔

بہرحال یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ اپنے ارد گرد کے ماحول اور معاشرے سے ضرور متاثر ہوتا ہے۔ صحابہ کرام پر بھی ماحول کی کیفیت اسی طرح ہوتی تھی۔ چنانچہ ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب ہم آپ کی خدمت ہوتے ہیں تو ہمیں یوں محسوس ہونے لگتا ہے گویا ہم جنت اور جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، لیکن جب ہم گھر واپس چلے جاتے ہیں اور اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ہنسی کھیل میں مشغول ہوجاتے ہیں تو پھر ہماری یہ کیفیت نہیں رہتی۔ رسول اللہ نے انہیں اطمینان دلایا اور تسلی دی۔

الغرض حج کا اصل مقصد یہ ہے کہ آدمی کے دل کے اندر اللہ تعالیٰ کا تقرب اور اس کا خوف پیدا ہو۔ لیکن جب آدمی حج کے بعد دوبارہ اپنے معاشرے میں قدم رکھتا ہے تو اس کے لئے گناہوں سے بچنا اتنا آسان نہیں ہوتا، لہٰذا ہر ایک شخص کو چاہیے کہ وہ قدم قدم پر اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا رہے اور اپنے آپ کو اس گندے معاشرے کی نحوست سے اپنے آپ کو حتی الامکان بچانے کی کوشش اور فکر میں لگا رہے۔

# ایام محرم، روزوں کی فضیلت اور موجودہ معاشرہ

**امیر افضل اعوان**

تخلیق کائنات سے ہی محرم الحرام کی تکریم ثابت اور قمری تقویم میں محرم الحرام کا مہینہ اور بہت زیادہ عظمت وحرمت کا حامل ہے بلکہ جب سے اللہ پاک نے کائنات تخلیق کی اس وقت سے ہی محرم کو خصوصی درجہ حاصل رہا، محرم حرمت والے چار مہینوں میں شامل ہے اور تمام انبیاء کرام کی شریعتوں میں اس کی حرمت وتعظیم کو مقدم رکھا گیا، تاریخ کا مطالعہ کریں تو علم ہوتا ہے کہ عرب میں قبل از اسلام محرم کو صفر اول کہا جاتا تھا مگر اسلام نے اس مہینہ کو محرم کے نام سے موسوم کرنے کے ساتھ ساتھ اور زیادہ محترم قرار دیا، محرم الحرام کی دس تاریخ اس مکرم و محترم مہینہ میں نمایاں مقام رکھتی ہے جسے عاشورہ بھی کہتے ہیں، لفظ عاشورہ دراصل عشر سے نکلا ہے، جس کے معنی دس کے ہیں، یوم عاشور کے لفظی معنی دسویں کے دن کے ہیں، چونکہ یہ محرم الحرام کے مہینہ کا دن ہے، اس لئے اس کو محرم الحرام کی دسویں کا دن کہتے ہیں، یوم عاشورا، ظہور اسلام سے پہلے قریش مکہ مکرمہ کے نزدیک بھی بڑا دن تھا، اسی دن خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا اور قریش مکہ مکرمہ اس دن روزہ رکھتے تھے اور یہودی بھی، ایک حدیث میں آتا ہے "ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں، آپ ﷺ نے پوچھا یہ روزہ کیسا ہے؟ تو ان لوگوں نے کہا کہ بہتر دن ہے اسی دن اللہ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمنوں سے نجات دی تھی، اس لئے حضرت موسیٰ نے اس دن روزہ رکھا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم تمہارے اعتبار سے زیادہ موسیٰ کے حقدار ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا" صحیح بخاری، جلد اول، حدیث 1926، رسول کریم ﷺ کا دستور تھا کہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ کے لوگوں کے اُن کاموں سے اتفاق فرماتے تھے جو ملتِ ابراہیمی کی نسبت سے اچھے کام ہوتے تھے، اسی بنا پر آپ ﷺ حج کی تقریبات میں بھی شرکت فرماتے تھے اور اسی اُصول کی بنا پر عاشورا کا روزہ رکھتے تھے مگر اس عمل میں محض سنت ابراہیمی کی پیروی مقصود ہوتی تھی نہ کہ یہود ونصاریٰ یا مشرکین کی اس عمل سے تو آپ ﷺ نے امت کو سختی سے باز رہنے کا حکم فرمایا۔

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ فرض تھا اس کے بعد اسلام میں رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں سے ارشاد فرمایا کہ اب عاشورہ کا روزہ تمہاری مرضی پر ہے دل چاہے تو رکھو نہ چاہے تو نہ رکھو" صحیح بخاری، جلد دوم، حدیث 1681، عاشورہ کے روزہ کے حوالہ سے ایک روایت میں ذکر ملتا ہے "حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اس دن تو یہودی اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب آئندہ سال آئے گا تو ہم نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے راوی نے کہا کہ ابھی آئندہ سال نہیں آیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے" صحیح مسلم، جلد دوم، حدیث 172، آپ ﷺ نے ہمیشہ دوسروں کی بالخصوص یہود ونصاریٰ کی مماثلت سے منع فرمایا، یہاں نویں تاریخ کے روزہ کا ارادہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھا کہ اس طرح مشابہت ختم ہوجائے گی کہ وہ صرف عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں اور ہم نویں تاریخ کا روزہ رکھ کر دور کر لیا کریں گے اور مشابہت کی وجہ سے نیکی بند نہیں کریں گے بلکہ اس میں اضافہ کر کے تفریق پیدا کر دیں گے تاکہ نیک عمل ترک کرنے کی بجائے اس میں غیر مسلموں کی مماثلت ختم ہوجائے۔

ہمیں بخوبی علم ہے کہ حرمت والے مہینوں میں عبادات کا اجر وثواب بڑھا دیا جاتا ہے اسی طرح ان ایام میں برائی کا وبال وعذاب بھی بڑھ جاتا ہے، یہاں تک کہ محرم کے روزوں کو رمضان کے بعد سب سے زیادہ افضل قرار دیا گیا ہے، اس حوالہ سے حدیث پاک میں مرقوم ہے "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ فرض نماز کے بعد کونسی نماز سب سے افضل ہے؟ اور رمضان کے مہینے کے بعد کون سے روزے سب سے افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز (تہجد) ہے اور رمضان کے مہینے کے روزوں کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں" (صحیح مسلم، جلد دوم، حدیث 262)

بلاشبہ ماہ محرم میں نفل روزے رکھنا بڑی فضیلت اور سعادت کی بات ہے، بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہاں ماہ محرم سے مراد یوم عاشورہ ہے جس کے روزے کی بہت زیادہ فضیلت منقول ہے اور اس کی تائید اس کے بعد آنے والی حدیث سے بھی ہوتی ہے، اس حدیث میں ماہ محرم کی نسبت اللہ رب العزت کی طرف کی گئی ہے۔

"حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص یوم عاشورہ (یعنی محرم کی دس تاریخ) کا روزہ رکھے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ سال کے تمام گناہ معاف فرمادے" جامع ترمذی، جلد اول، حدیث 736، اس باب میں حضرت علیؓ، محمد بن صفیؓ، سملہ بن اکوعؓ، ہند بن اسماءؓ، ابن عباسؓ، ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ سے بھی روایت ہے، جب کہ عاشورہ کے روزہ سے گذشتہ سال کے تمام گناہ معاف کئے جانے کے حوالہ سے صحیح بخاری، جلد 2 حدیث 252 میں بھی مذکور ہے، معاشرہ میں عام تاثر یہی پایا جاتا ہے کہ محرم کی اہمیت دراصل واقعہ کربلا، حضرت حسینؓ اور ان کے رفقاء کی شہادت کے سبب ہے، بلاشبہ میدان کربلا میں اہل بیت پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے اور اس کا جتنا بھی دکھ و افسوس کیا جائے کم ہے مگر محرم کی اہمیت وفضیلت قبل از اسلام بھی تھی جس کا ذکر اولین سطور میں موجود ہے اور ویسے بھی واقعہ کربلا آپ ﷺ کے وصال کے تقریباً 50 سال بعد پیش آیا مگر محرم کی حرمت کے باب میں بہت سی روایات اس سے قبل موجود ہیں اور دین کی تکمیل بھی آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں کردی گئی تھی۔ دین کے کامل ہونے سے مراد شریعت کے تمام اصول اور جزئی احکام وہدایات ہیں اور ان احکام پر عمل پیرا ہونے کا وہ طریقہ اور نمونہ بھی جو رسول اللہ ﷺ نے تمام مسلمانوں کے سامنے پیش فرمایا، جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بعد مسلمانوں کو زندگی کے کسی بھی پہلو میں خواہ وہ معاشرتی پہلو ہو یا معاشی ہو یا سیاسی ہو، باہر سے کوئی بھی اصول اسلام میں درآمد کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اسلامی تعلیمات کے برعکس ہمارے معاشرہ میں محرم کے حوالہ سے بہت سے ابہام اور بدعات پائی جاتی ہیں، جیسے کہا جاتا ہے کہ عاشورہ کے روزہ سے 60 سال کے نماز، روزہ اور عبادت کا ثواب ملتا ہے، عاشورہ کے روزہ سے اللہ پاک 10 ہزار فرشتوں کی عبادت کا ثواب عطا فرماتا ہے، عاشورہ کے روزہ سے ہزار حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کا ثواب ملتا ہے، عاشورہ کا روزہ رکھنے سے 10 ہزار شہیدوں کا ثواب ملتا ہے، عاشورہ والے دن کسی مومن کی افطاری ساری امت محمدیہ کی افطاری کے مماثل ہے، یوم عاشورہ کے روز یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے ہر بال کے عوض جنت میں مراتب بلند ہوتے ہیں، عاشورہ کے روزہ سے عمر بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے اور یہ روزہ انبیاء کے روزہ کے برابر ہے، دسویں محرم کی شب بیداری ساتویں آسمانی مخلوق کے مماثل عبادت ہے، عاشورہ کے دن کسی کو ایک گھونٹ شربت پلانا ایسے ہے گویا تمام عمر اللہ کی کوئی نافرمانی نہ کی ہو، یوم عاشورہ کو اہل بیت کے مسکینوں کو کھانا کھلانے والا پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا اس کے علاوہ بھی ہمارے درمیان بہت سے بدعات پائی جاتی ہیں جن کے حوالہ جات بھی دیئے جاتے ہیں مگر امام ابن جوزی حضرت انس بن مالکؓ کے حوالہ سے موسیٰ الطویل کی ان روایات کو موضوع قرار دیتے ہیں اور علمائے اہل سنت اس بات پر پوری طرح متفق ہیں کہ ان روایات کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

شرعی لحاظ سے دیکھا جائے تو بخوبی علم ہوتا ہے کہ درج بالا روایات کا ذکر کرنا یا انہیں تحریر وتقریر میں لانا قطعی مناسب نہیں مگر بین السطور ان روایات کا ذکر کرنے کے پس پردہ بنیادی مقصد یہی ہے کہ ان موضوع روایات کو لائق اعتناء نہ سمجھا جائے کیوں کہ جب اللہ پاک نے خود قرآن پاک کی سورہ المائدہ میں فرمادیا کہ دین مکمل ہوگیا اور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد دین میں کسی بھی ہستی کے لئے کسی اضافہ کی کوئی گنجائش باقی رہی اور نہ ہی کوئی ضرورت ہے، ہمارے معاشرہ میں ایام محرم کے دوران بالخصوص عاشورہ کے روز جو پانی کی سبیلیں لگائی جاتی ہیں یا نذر ونیاز کا سلسلہ چلتا ہے وہ کسی بھی طرح مناسب نہیں کیوں کہ آپ ﷺ نے تو حجۃ الوداع کے موقع پر نویں اور دسویں کا روزہ رکھنے کا عزم و ارادہ ظاہر کیا جب کہ یوم عاشور کا روزہ تو آپ ﷺ ہجرت کے بعد مستقل رکھتے تھے اور رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد بھی یہ عمل ترک نہیں کیا بلکہ اسے اپنے وصال تک جاری رکھا، عاشورہ کے روزہ کے حوالہ سے تو آپ ﷺ نے بختی سے حکم دیا تھا۔ حدیث میں آتا ہے "محمد بن صیفیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کے دن ہمیں فرمایا کہ تم میں سے کسی نے آج کچھ کھایا ہم نے عرض کیا کہ بعض نے کھایا اور بعض نے نہیں کھایا، فرمایا جس نے کچھ کھایا اور جس نے کچھ نہ کھایا دونوں شام تک (کچھ نہ کھائیں اور روزہ) پورا کریں اور مدینہ کے اطراف میں گاؤں والوں کی طرف آدمی بھیجو کہ وہ بھی بقیہ دن کچھ نہ کھائیں" سنن ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1736، توجہ فرمایئے کہ آپ ﷺ نے یوم عاشور کو روزہ رکھنے کا حکم دیا اور جنہوں نے روزہ نہیں رکھا ان کو بھی اس دن کے احترام میں کھانے، پینے سے باز رہنے کا حکم دیا جب کہ ہم آپ ﷺ کے احکامات کی نفی کرتے ہوئے اس روز سبیلیں لگا کر ہر خاص وعام میں کھانے، پینے کی اشیاء تقسیم کرتے ہیں جو کہ کسی بھی طرح مناسب نہیں۔

بہرحال ماہ محرم میں جو آج کل نئی خرافات آئی ہوئی ہیں ان کا دین اسلام کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس مہینے کا احترام مسلمانوں کے ہاں ضروری ہے۔ حکومت وقت کو چاہیے کہ وہ اس بارے میں کوئی قانون وضع کرے تاکہ فرقہ وارانہ تعصب سے قوم کو نجات دلائی جائے۔

☆......☆......☆

محمد عبید الرحمٰن

☆ آپ ﷺ کے لعاب مبارک کی ایک اہم خصوصیت "برکت" تھی۔ جس چیز میں بھی آپ ﷺ کا لعاب مبارک مل جاتا وہ بہت تھوڑی ہونے کے باوجود ہزاروں لوگوں کو کافی ہوجاتی۔ واقعات بہت ہیں...... صرف ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"حدیبیہ والے دن ہم لوگ چودہ سو (کی تعداد میں) تھے۔ حدیبیہ ایک کنواں ہے، جس کا سارا پانی ہم نے نکال چھوڑا، یہاں تک کہ ہم نے اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ (جب آپ ﷺ کو اس صورتحال کا علم ہوا تو) آپ ﷺ کنویں کے کنارے پر تشریف فرما ہوئے، پھر پانی منگایا اور کلی فرما کر کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ کنواں پانی سے یوں بھر گیا کہ ہم سب لوگوں نے اس سے پانی پیا اور خوب سیر ہوکر پیا اور ہماری سواریوں نے بھی سیر ہوکر پانی پیا۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اس واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے:

"اگر ہم لوگ ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کافی ہوجاتا۔"

(صحیح بخاری/ کتاب المناقب/ باب علامات النبوۃ/۶/۵۸۱/ فتح الباری، ۷/۴۴۱)

☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے کہ ایک دیہاتی شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا:

"اے محمد (ﷺ)! آپ نے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا کیا اسے پورا نہیں کرتے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"خوش ہوجاؤ۔"

اس شخص نے کہا:

آپ نے مجھے بہت مرتبہ کہہ دیا "خوش ہو جاؤ" (خوش ہوجاؤ)...... (یعنی آپ صرف مجھے خوش ہونے کا کہتے رہتے ہیں اور میرا مدعا پورا نہیں فرماتے۔)

(اس کی بات سن کر) رسول اللہ ﷺ غصیلے انداز میں حضرت ابوموسیٰ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا:

"اس شخص نے خوشخبری کو رد کر دیا، تم دونوں قبول کرلو۔"

ان دونوں نے عرض کیا:

"ہم نے قبول کرلی اے اللہ کے رسول!"

پھر آپ ﷺ نے ایک پیالا منگوایا، جس میں پانی تھا۔ اس پیالے میں اپنے ہاتھ مبارک اور چہرۂ انور دھویا اور اس میں کلی فرمائی، پھر فرمایا:

"تم دونوں اس میں سے کچھ پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر اسے ڈال لو اور خوش ہو جاؤ۔"

ان دونوں حضرات نے پیالہ لے لیا اور وہی کچھ کیا جس کا رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا تھا۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پردے کے پیچھے سے ان دونوں کو آواز دی:

"جو کچھ تمہارے برتن میں ہے اس میں سے کچھ اپنی امی (یعنی خود حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا) کے لیے بھی بچادو۔"

چنانچہ انہوں نے ان کے لیے کچھ پانی بچادیا۔"

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الطائف، ۶/۴۶// صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب فضائل ابی موسیٰ و ابی عامر الاشعریین رضی اللہ عنہما، ۴/۱۹۴۳)

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں بھی حضور اقدس ﷺ اور آپ کے متبرکات بالخصوص زمزم شریف سے سچی محبت اور اس کی قدر نصیب فرمائیں، آمین۔

## (۱۱) آبِ زم "کھانے" کا قائم مقام پانی

آنحضرت ﷺ نے آب زمزم کے خصائص میں سے ایک خاصیت یہ بیان فرمائی ہے:

"اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ"

"یہ پانی "کھانے کا کھانا" ہے۔"

(مسلم/ کتاب فضائل الصحابہؓ/ باب من فضائل ابی ذر رضی اللہ عنہ)

یعنی یہ "کھانے" کی طرح بھوک مٹاتا ہے...... جسم کو تقویت دیتا ہے...... اور جسم کی غذائی ضرورت "کھانے" کی طرح پوری کرتا ہے...... اگر کوئی شخص ہر قسمی کھانا چھوڑ کر صرف "آب زمزم" پر اکتفاء کرنا چاہے تو یہ ممکن ہے...... صرف ممکن ہی نہیں...... بلکہ اگر یقین کامل ہو اور نیت صالح ہو تو آب زمزم انسان کی صحت اور قوت میں بہتری اور ترقی کا ذریعہ بن سکتا ہے...... اور یہ جسم کو ایسی غذائیت اور قوت دیتا ہے جو دوسرے کھانوں سے حاصل نہیں ہوتی...... کتنے ہی لوگ کئی کئی ہفتوں تک ہر قسمی کھانا چھوڑ کر "آب زمزم" ہی کو اپنا طعام اور کھانا بنائے رہے...... اللہ پاک نے ان کے جسموں کو مضبوط، صحت مند، طاقتور اور موٹا تازہ کر دیا، اور انہیں کسی اور کھانے کی ضرورت تک محسوس نہ ہوئی...... بس شرط یہ ہے کہ یقین مضبوط ہو، نیت خالص ہو اور اللہ تعالیٰ سے التجاء اور دعاء مسلسل ہو...... آیئے! اب آب زمزم کی اس خصوصیت کو سمجھنے کے لیے کچھ روایات و واقعات پڑھتے ہیں۔

۱...... حضرت حاجر علیہا السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا قصہ تفصیل سے گزر چکا ہے...... اس میں یہ بات بھی آئی تھی کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں تن تنہا چھوڑ کر جانے لگے تو انہیں کھجوروں کا ایک تھیلہ اور پانی کا ایک مشکیزہ دے گئے...... جب وہ کھجوریں اور پانی ختم ہو گیا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پیاسے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے زمزم کا چشمہ جاری کر دیا...... اب حضرت حاجر اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی گزر اوقات صرف اسی پانی پر تھی...... جب تک کہ قبیلہ جرہم وہاں آ کر آباد نہیں ہو گیا...... حضرت حاجر علیہا السلام زمزم پیتی رہیں...... اس سے ان کی پیاس کا بھی تدارک ہوتا رہا اور بھوک کا بھی...... صرف اتنا ہی نہیں، بلکہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دودھ بھی پلاتی رہیں...... اور زمزم کی برکت سے ان کا دودھ بھی بڑھ گیا۔ بخاری شریف کی روایت میں اس واقعہ کو یوں بیان فرمایا گیا ہے۔

"قال: فجعلت تشرب من الماء، ويدر لبنها على صبيها"

"حضرت حاجر علیہا السلام وہ پانی پیتی تھیں اور ان کا دودھ ان کے بچے پر بہہ پڑتا تھا۔"

(صحیح البخاری/ الانبیاء/ باب یزفون)

ایسے ہی امام قرطبی رحمہ اللہ اس آیت "رَبَّنَا اِنِّی اَسْکَنْتُ...... الآیۃ" (سورۃ ابراہیم/ آیت رقم ۳۷) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"أرسل الله الملک فبحث عن الماء، و أقامه مقام الغذاء"

اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو بھیجا، اس نے (زمین سے) پانی نکالا اور اللہ نے اس پانی کو "غذاء" کے قائم مقام بنادیا۔

(الجامع لاحکام القرآن)

۲...... حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بچپن میں پرورش کی، وہ حضور اکرم ﷺ کے بارے میں فرماتی ہیں:

"ما رأيت النبي ﷺ شكا (صغيراً و لا كبيراً) جوعا و لا عطشا، كان يغدو فشيرب من زمزم، فاعرض عليه الغذاء، فيقول: لا اريده، انا شبعان"

"میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کہ آپ ﷺ نے کبھی بھوک یا پیاس کا شکوہ اور شکایت کی ہو (نہ تھوڑی نہ زیادہ)، آپ ﷺ صبح کے وقت جا کر زمزم پی لیتے، میں کھانا پیش کرتی تو فرماتے:

"میں نے کھانا نہیں کھانا، میں بالکل سیر ہوں۔"

(طبقات ابن سعد ۱/ ۱۶۸ و فی سنده مجهول، وذكره العيني في عمدة القاري ۹/ ۲۷۷ وعزاه للمصنف الكبير في شرف المصطفىٰ ﷺ)

۳...... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ تیس دن اور تیس رات تک صرف زمزم پیتے رہے، اس کے علاوہ کوئی کھانا پینا آپ کو میسر نہ تھا...... اور صرف اسی خوراک سے آپ رضی اللہ عنہ اتنے موٹے تازے ہو گئے کہ پیٹ کی سلوٹیں نظر آنے لگیں...... امام مسلمؒ نے آپ رضی اللہ عنہ کا یہ پورا قصہ "صحیح مسلم" میں نقل کیا ہے، جس کا ایک ٹکڑا پیش خدمت ہے...... ملاحظہ فرمائیں۔

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، حجر اسود کا استلام فرمایا، پھر آپ نے اور آپ کے ساتھی نے طواف کیا، پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی...... جب نماز مکمل فرمالی تو میں پہلا وہ شخص تھا جس نے آپ ﷺ کو اسلامی طریقے کے مطابق سلام کیا، چنانچہ میں نے کہا:

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ"

آپ ﷺ نے (جواباً) فرمایا:

"وَعَلَیْکَ وَ رَحْمَةُ اللّٰہ"

پھر فرمایا:

"آپ کون ہیں؟"

میں نے عرض کیا:

"قبیلہ غفار کا ایک شخص ہوں۔"

فرمایا:

"کتنے عرصے سے یہاں ہو؟"

عرض کیا:

"تیس دن اور تیس راتوں سے۔"

فرمایا:

"کھانا کون کھلاتا ہے؟"

عرض کیا:

"میرے پاس کوئی کھانا نہیں ہے سوائے زمزم کے، اور میں (اس سے اتنا) موٹا ہو گیا ہوں کہ پیٹ کی سلوٹیں ٹوٹنے کو آ گئی ہیں اور میں اپنے اوپر بھوک کی کوئی کمزوری وغیرہ نہیں پاتا۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اِنَّهَا مُبَارَکَةٌ، اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ"

"بے شک یہ پانی بہت برکت والا ہے، بیشک یہ پانی غذا کا کام دیتا ہے۔"

(مفہوم حدیث/ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہؓ/ باب من فضائل ابی ذر رضی اللہ عنہ)

۴...... سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"زمانہ جاہلیت میں لوگ زمزم کے بارے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ عیال دار لوگ صبح کے وقت اپنے اہل و عیال کو لے آتے، پھر وہ سب زمزم پی لیا کرتے، بس یہی ان کا ناشتہ ہوتا تھا...... اور ہم زمزم کو بال بچوں کی پرورش میں مددگار اور معاون شمار کیا کرتے تھے۔"

(اخبار مکہ للازرقی، ۲/۵۱، ۵۲/ اخبار مکہ للفاکہی، ۲/۳۴)

(ملخص از: فضل ماء زمزم/ ص ۹۸ تا ۱۰۴)

☆......☆......☆

☆......☆......☆

## شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہر پیر)

### مدح النبی الکریم باسمائہ وصفاتہ

رسول شاہد داع الی اللہ
وہ پیغام رساں، احوال بتانے والا، اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا

حبیب جاء نا بدرا منیرا
محبوب، وہ ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں
کہ ان کا چہرہ چودھویں کے چاند جیسا چمکتا دمکتا تھا

فاخرجنا من الظلمات شتی
پس ہمیں کئی اندھیریوں سے نکالا

و ارشدنا الی نور مبینا
اور واضح روشنی کی طرف رہنمائی کی

ھوا لنور المنور قلب مومن
وہ ایسی روشنی ہے جو مومن کا دل ایمان

بایمان و اخلاق کریما
اور بہترین اخلاق سے روشن کر دینے والی ہے

رؤف رحمۃ للعالمین
نہائت شفیق، جہاں والوں کے لیے باعث رحمت،

کریم یکرم نفسا عمیما
کرم والا، انسانیت کی تعظیم کرتا ہے

نذیر للعصاۃِ من العواقب
گنہگاروں کو انجام کار سے ڈرانے والا

بشیر المومنین بھم رحیما
مومنین کو بشارت دینے والا، اُن پر مہربان ہے

حسین نام مرحمت فرمایا۔ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما دونوں بھائی حضور ﷺ کے بہت مشابہ تھے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا چہرہ حضور ﷺ کے چہرہ انور کے مشابہ تھا، اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا باقی جسم حضور ﷺ کے جسم اطہر کے مشابہ تھا۔

حضور اکرم ﷺ نے (حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے بارے میں) ارشاد فرمایا: "یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں آپ بھی ان دونوں سے محبت کیجئے اور ان سے بھی محبت کیجئے جو ان دونوں سے محبت کرے"۔

(ترمذی)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، اللہ اس سے محبت کرتے ہیں جو حسین سے محبت کرتا ہے حسین (میرے) نواسوں میں سے ہے"۔

(ترمذی)

رسول اللہ ﷺ ان جنتی سرداروں (حسنؓ وحسینؓ) سے راضی ہوکر دنیا سے پردہ فرما گئے، آپ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کا بے حد احترام کیا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رویہ بھی آپ کے ساتھ نہایت عزت واحترام والا تھا۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد کا فیضِ صحبت اٹھایا اور ان سے احادیث بھی روایت کیں۔ آپؓ تمام جنگوں میں اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک رہے۔ آپؓ خانوادۂ رسول ﷺ کے ایک نہایت باوقار شخصیت تھے۔

جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ہی یزید کے لئے بیعت لی جانے لگی تو آپؓ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے بیعت سے انکار کردیا۔ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما تو انتقال فرما گئے اور آخری وقت تک اس بات پر مظبوطی سے قائم رہے۔ ۶۰ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور یزید کے لئے بیعت لی جانے لگی، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن عمرؓ نے کچھ توقف اور مشورے کے بعد یزید کی بیعت کر لی، جبکہ حضرت حسینؓ اور حضرت ابن زبیرؓ یزید کی مخالفت پر ڈٹ گئے اور مدینہ چھوڑ کر مکہ چلے آئے اور وہیں اقامت اختیار کر لی۔ لوگوں نے جب حضرت امیر معاویہؓ کے انتقال اور یزید کی بیعت کے بارے میں سنا تو جوق در جوق حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے، وہ آپؓ کے گرد بیٹھ کر آپؓ کے ارشادات گرامی سنتے، حضرت ابن زبیرؓ نے کعبہ کے پاس ایک گوشہ کو اپنے لئے لازم کر لیا۔ وہیں ہر وقت نماز اور دعاء میں مشغول رہتے اور اس دوران لوگوں کی بھیڑ میں خاموشی کے ساتھ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے۔ ادھر کوفہ کے لوگوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو پے در پے خطوط بھیجنا شروع کردئے کہ آپؓ ہمارے پاس چلے آیئے، پھر بہت سے وفود بھیجے، ایک وفد کے ذریعے لوگوں کے ڈیڑھ سو خطوط پہنچے۔

پھر ایک خط بھیجا کہ جلدی سے ہمارے پاس چلے آیئے۔ اس خط میں لکھا تھا "اما بعد! بعد اس کے کہ باغات پک چکے، انہوں نے پھل دے دیئے، لوگوں کا ایک جم غفیر جمع ہوگیا، آپ چاہیں تو اپنے اس مسلح و تیار لشکر کی طرف چلے آئیں۔ والسلام"۔

یہ سب لوگ جو کوفہ سے آئے تھے، حضرت حسینؓ کے گرد جمع ہوکر انہیں ساتھ چلنے پر اصرار کرتے رہے اور یزید کے مقابلہ میں بیعت کا آپؓ کو زیادہ حقدار گردانتے رہے۔

یہ دیکھتے ہوئے آپ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت مسلم بن عقیلؓ کو کوفہ بھیجا تا کہ وہ تحقیق احوال کرآئیں اور ان لوگوں کے اتفاق و اتحاد کا جائزہ لے آئیں۔ اگر واقعی یہ ایک پکی اور حتمی بات ہے تو ایک قاصد بھیج دیں تا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اپنے اہل وعیال اور ساتھیوں کے ساتھ کوفہ چلے آئیں اور اپنے مخالفین پر ان لوگوں کی نصرت وحمایت میں فتح پائیں۔

جب حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کوفہ میں داخل ہوئے اور لوگوں کو آپؓ کے آنے کی خبر ہوئی تو ان لوگوں نے آکر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی خلافت پر بیعت کی اور اپنی جان و مال کے ساتھ آپؓ کی مدد کرنے کی قسم اٹھائی، تقریباً اٹھارہ ہزار کوفی آپؓ کی بیعت کے حلف کے لئے جمع ہو گئے۔ حضرت مسلمؓ نے حضرت حسینؓ کو خط میں کوفہ آنے کی دعوت لکھ بھیجی کہ چلے آیئے، یہاں آپؓ کی خلافت کی بیعت کے لئے حالات سازگار ہیں۔ چنانچہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ مکہ سے کوفہ کی طرف کوچ فرمانے کے لئے تیار ہوگئے۔

اس دوران کوفہ کے حالات میں شدید انقلاب برپا ہوئے، کوفیوں کے حضرت حسینؓ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی خبر اڑ گئی اور لوگوں نے یزید کو بھی یہ بتلا دیا۔ یزید نے ایک لشکر کوفہ روانہ کیا، نعمان بن بشیرؓ والی کوفہ کو معزول کر دیا، اور عبید اللہ بن زیاد کو کوفہ اور بصرہ دونوں کا امیر بنادیا اور اسے حکم دیا کہ "مسلم بن عقیلؓ کو قتل کر دو یا انہیں کوفہ سے باہر نکال دو"۔ اب جن لوگوں نے حضرت مسلم بن عقیلؓ کے ہاتھ پر حضرت حسینؓ کی امارت وخلافت کی بیعت کی تھی، انہوں نے مال و دولت اور اپنی جانیں بچانے کی لالچ میں حضرت مسلم بن عقیلؓ سے آنکھیں پھیر لیں، اور انہیں بالکل تنہا کر دیا، اور بیعت کو توڑ دیا۔ حضرت مسلم بن عقیلؓ اکیلے ہی واپس چل پڑے کہ اتنے میں رات کا اندھیرا چھا گیا، پھر ایک بڑھیا نے آپؓ کی مدد کی اور اپنے گھر میں چھپادیا۔ اور پھر اس بڑھیا کے بیٹے نے جان کے خوف سے حضرت مسلم بن عقیلؓ کی مخبری کردی، عبید اللہ بن زیاد کے سپاہیوں نے آپؓ کا محاصرہ کرلیا، کافی دیر تک آپؓ اکیلے ہی سینکڑوں سپاہیوں سے لڑتے رہے، آخر زخموں سے چور ہوکر بے حال ہوگئے، عبد الرحمٰن بن اشعث نے آپؓ کو پناہ دی، لیکن وہ آپ کی جان بچانے میں ناکام رہا، سپاہیوں نے گرفتار کر کے عبید اللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا، اس نے آپؓ کو قتل کروادیا۔ دوسری طرف حضرت حسین رضی اللہ عنہ حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ایک روز پہلے مکہ چھوڑ کر کوفہ کی طرف عازم سفر ہو چکے تھے۔

حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت سے قبل حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ایک خط میں ساری صورتحال لکھ بھیجی تھی کہ میں یہاں ان لوگوں کے ہاتھوں میں قیدی ہوں نہ معلوم کسی صبح یا شام مجھے قتل کر ڈالیں، آپ واپس لوٹ جایئے اور اہل کوفہ پر قطعاً اعتماد نہ کیجئے۔

حضرت حسینؓ مسلم بن عقیلؓ کی شہادت سے ایک روز قبل مکہ سے روانہ ہوئے، لوگوں کو جب آپؓ کے عزم سفر کے بابت معلوم ہوا تو انہیں آپؓ بڑا ترس آیا، آپؓ کے خیر خواہوں اور چاہنے والے سمجھدار لوگوں نے آپؓ کو کوفہ نہ جانے کا مشورہ دیا اور کہا کہ آپؓ مکہ ہی میں ٹھہرے رہیں۔ وہ لوگ آپؓ کو کوفہ میں اپنے والد ماجد اور بڑے بھائی کے ساتھ بیتنے والے واقعات وحوادث کو یاد دلاتے رہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے عرض کیا "اگر تو ان لوگوں نے اپنے امیر کے قتل، دشمن کو اپنے علاقے نکالنے، اور اپنے علاقوں پر اپنا قبضہ جمانے کے بعد آپ کو بلایا ہے تو آپ ان کے ہاں چلے جایئے، مجھے بتلایئے (کہ کیا واقعی وہاں یہی صورتحال ہے؟ اگر حالات و واقعات یوں نہیں) اور ان کا امیر زندہ ہے، وہ ان پر حکومت کر رہا ہے، اس کا ان پر غلبہ ہے، اس کے کارندے ان علاقوں میں آ جا رہے ہیں تو انہوں نے آپؓ کو فقط فتنہ اور خونریزی کے لئے ہی بلایا ہے۔ مجھے آپ پر اندیشہ ہے کہ یہ لوگ آپ کو اپنے ہاں سے نکال دیں گے، ان کے دل آپ کے بارے میں بدل جائیں گے۔ آپ کے بلانے والے ہی آپ کے سب سے سخت مخالف بن جائیں گے"۔

حضرت ابن عباسؓ نے ایک بار پھر آپؓ کو کوفہ جانے سے روکنے لگے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: "اے میرے چچا زاد بھائی! میں صبر سے کام لے رہا ہوں مگر مجھ سے صبر نہیں ہو رہا، مجھے آپ کے مبارک چہرے میں ہلاکت کے آثار سے ڈر لگ رہا ہے، یہ کوفہ والے دھوکہ باز لوگ ہیں۔ ان پر بے جا اعتماد نہ کیجئے، یہیں ٹھہرے رہیئے جب تک کہ یہ لوگ اپنے دشمنوں کو باہر نہ نکال پھینکیں (اس وقت تک وہاں نہ جائیں، ہاں) اس کے بعد آپ ان کے ہاں چلے جایئے گا ورنہ یمن چلے جایئے وہاں قلعے اور گھاٹیاں ہیں اور آپ کے والد ماجد کے چاہنے والے لوگ آباد ہیں۔ آپ لوگوں سے کنارہ کش ہو جایئے انہیں فقط خطوط لکھیے اور اپنے مبلغین وہاں بھیجئے اگر آپ ایسا کر گذریں گے تو مجھے امید ہے کہ آپ اپنی مراد پالیں گے"۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اے میرے چچا زاد بھائی! خدا کی قسم! مجھے یقین ہے کہ آپ ایک خداترس انسان ہیں لیکن میں نے کوچ کا پکا ارادہ کر لیا ہے"۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اگر آپ کے جانے کا فیصلہ اٹل ہے تو پھر اپنی اولاد اور خواتین کو ساتھ نہ لے جائیں۔ خدا کی قسم! مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح شہید نہ کر دیئے جائیں کہ اس وقت ان کی اولاد اور عورتیں ان کو قتل ہوتے دیکھ رہی تھیں"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مکہ میں تھے انہیں جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے عزم سفر کے بابت معلوم ہوا تو آپؓ کے پیچھے آئے اور تین دن کی مسافت کے فاصلے پر آپؓ کو جالیا اور پوچھا کہ: "آپ کہاں کے لئے عزم سفر رکھتے ہیں؟"۔ حضرت حسینؓ نے فرمایا: "کوفہ (جاتا ہوں، اور یہ دیکھیے) میرے ساتھ ان خطوط اور ان کے بیعت نامے ہیں"۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: "میں آپ کو ایک حدیث سناتا ہوں کہ حضرت جبرئیلؑ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور انہیں دنیا اور آخرت میں (سے ایک کو چن لینے کا) اختیار دیا، رسول اللہ ﷺ نے آخرت کو اختیار کیا اور دنیا کو نہ چاہا، آپ رسول اللہ ﷺ کے لخت جگر ہیں، خدا کی قسم! آپ میں سے کوئی بھی کبھی دنیا تک نہ پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے آپ لوگوں کو فقط اسی وجہ سے دور کیا ہے کہ اس میں آپ لوگوں کے لئے خیر ہے"۔ حضرت حسین رضی اللہ نے یہ سن کر واپس جانے سے انکار کیا تو حضرت ابن عمرؓ نے آپ کو روتے ہوئے گلے لگایا اور فرمایا: "میں آپ کو قتل ہونے سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں"۔

☆......☆......☆

## (۵) سچائی، دیانت داری کے ساتھ تجارت کرکے عرش کے سایہ میں جگہ پالو

"عن انس رضی الله عنه (ان النبی ﷺ قال: التاجر الصدوق تحت ظل العرش یوم القیامة"۔ (کنز العمال)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سچائی سے تجارت کرنے والا قیامت کے دن عرش کے سایہ میں جگہ پائیگا......

فائدہ: قیامت کے دن عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا...... سورج بالکل سر کے قریب ہونے کی وجہ سے پوری مخلوق پریشان ہوگی...... اور سایہ کیلئے تڑپے گی...... چند اللہ کے مقرب بندے عرش کے سایہ میں دھوپ کی تپش سے محفوظ ہونگے...... ان میں ایک سچائی کے ساتھ تجارت کرنے والا تاجر ہوگا......

موجودہ دور میں لوگوں کے مزاج میں دنیا اور مال غالب آنے کی وجہ سے سچائی سے تجارت دار مشکل ہے...... مال نکالنے کیلئے کچھ نہ کچھ جھوٹ، خلاف واقعہ بات بول ہی دیتا ہے...... مثلاً یہ کہہ دیتا ہے یہ مال کہیں اور نہیں ملے گا، ہم تم سے نفع نہیں لے رہے ہیں وغیرہ وغیرہ...... حالانکہ دوسری جگہ مال مل رہا ہے اور یہ کچھ نہ کچھ نفع لے رہا ہے...... پس سچا اور دیانت دار وہ ہے جو خلاف واقعہ نہ بولتا ہو...... نقلی کو اصلی کہہ کر یا نقلی، اصلی کو ملا کر یا دام میں دھوکا دے کر یا چیز میں دھوکا بالکل نہ دیتا ہو...... فرائض وواجبات شرع کا پابند ہو...... چاہے مال بکے یا نہ بکے...... نفع ہو یا نہ ہو...... معاملہ بالکل صاف...... اور سچائی کو ہاتھ سے نہ جانے دیتا ہو...... ایسی تجارت کرنے والا خدا کے مقرب بندوں کے ساتھ قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا...... پس اے تاجرو! سچائی اور دیانت داری کو ہاتھ سے مت جانے دو...... ورنہ قیامت کے دن عرش رحمٰن کے سایہ سے محروم ہوجاؤ گے......

## (۶) دیانت دار سچے تاجر حضرات انبیاء علیہم السلام اور شہداء رحمہم اللہ کے ساتھ

"عن ابی سعید قال: "قال رسول ﷺ التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشهداء"......

(ترمذی ۲۲۹، دارمی، مشکوٰۃ ۲۴۳)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سچائی، (دیانت داری) سے تجارت کرنے والے حضرات انبیاء علیہم السلام اور صدیقین، شہداء کرام کے ساتھ ہونگے"......

فائدہ: سبحان اللہ کتنا اونچا اور بلند مقام ہوگا...... اگر سچائی، دیانتداری، اور شریعت کے حکم کی رعایت کرتے ہوئے تجارت کرتے ہیں...... جن چیزوں سے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے منع کیا اس سے باز رہتے ہیں خواہ کتنا ہی دنیاوی گھاٹا کیوں نہ نظر آئے...... مثلاً مال کو صحیح مال بتادے، کوئی عیب ہو تو چھپائے نہیں، وزن اور ناپ وغیرہ صحیح بتائے...... اس میں غلط بیانی سے کام نہ لے، خلاف واقعہ مال کی تعریف کرکے گاہک کو نہ ابھارے، مال نقلی اور ڈپلی کیٹ ہو تو بتادے...... چھپا کے اصلی بتا کر نہ دے...... جب تک مال قبضہ میں نہ آئے اسے فروخت نہ کرے، ہاں آنے پر دینے کا وعدہ کرے...... اسی طرح باغ باغیچہ کا پھل آم وغیرہ ہو تو جب تک آم چھوٹا چھوٹا نکل نہ جائے اسے فروخت نہ کرے...... اسی طرح بینک سے سودی رقم لے کر کاروبار نہ کرے، اسی طرح جن چیزوں کا فروخت کرنا منع ہے مثلاً شراب، نشلی چیزوں کا کارو بار نہ کرے، چوری کا مال خرید کر نہ تجارت کرے، ممنوع امور ٹی وی، تصویر، اور شرکیہ اور بدعت سے متعلق چیزوں کا کاروبار نہ کرے...... سستی چیزوں کو مہنگی بیچنے کیلئے اسٹور کرکے نہ رکھے...... ایسے وقت میں کہ بازار میں اس کی لوگوں کو ضرورت ہورہی ہو...... جس کا بیان آرہا ہے...... اسی طرح نماز کے اوقات میں نماز اور جماعت کو چھوڑ کر سامان بیچنے میں نہ لگا رہتا ہو...... سامان کو بیچنے میں قسم نہ کھاتا ہو...... سامان وغیرہ کا حساب سے پوری پوری زکوۃ نکالتا ہو...... اس میں کوتاہی نہ کرتا ہو...... غرض کہ تجارت خدا ورسول کے حکم کے مطابق کرتا ہو اور حلال کمائی کے ذریعہ سے خدا کی نعمت حاصل کرتا ہو تو ایسا تاجر روز قیامت انبیاء علیہم السلام وشہداء کرام کے ساتھ ہوگا...... اس وجہ سے کہ جس طرح حضرات انبیاء علیہم السلام وشہداء کرام نے نفس کے خلاف دین کی خدمت کی اور اللہ کے حکم کو مانا اسی طرح ایسے تاجروں نے نفس کے خلاف، اللہ، رسول کی اطاعت کی اور دین پر عمل کیا، محض مال کا حاصل کرنا اور اس سے عیش کرنا مقصود نہ بنایا...... پس اے تاجرو! خدا اور رسول کی مرضی اور حکم کے مطابق تجارت کر لو، فرائض اور واجبات کی پابندی کرلو، حرام اور مکروہات سے بچ جاؤ، انبیاء علیہم السلام اور شہداء کرام کے ساتھ قیامت، اور جنت میں رہو گے......

## (۷) کون تاجر اچھا، کس کی کمائی پاکیزہ

"عن معاذ رضی الله تعالیٰ عنه اطیب الکسب کسب التجار الذین اذا حدثوا لم یکذبوا، واذا ائتمنوا لم یخونوا، واذا وعدوا لم یخلفوا، واذا اشتروا لم یذموا، واذا باعوا لم یطروا، واذا کان علیهم لم یمطلوا واذا کان لهم لم یعسروا"...... (کنز العمال)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بہترین کمائی ان تاجروں کی ہے (جن میں یہ باتیں نہ ہوں) جب بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں، جب ان کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت نہ کریں، جب وعدہ کریں تو خلاف ورزی نہ کریں، جب (دوسرے سے) سامان خریدیں تو اسکی مذمت اور کمی (بلاحقیقت) بیان نہ کریں اور جب (اپنا مال) فروخت کریں تو تعریف میں مبالغہ نہ کریں...... اور جب ان سے مطالبہ نکلے تو دینے میں ٹال مٹول نہ کریں...... اور ان کا حق دوسرے پر نکلے تو سختی نہ کریں......

فائدہ: دیکھئے کتنی جامع حدیث ہے، عموماً تاجر اور خرید وفروخت کرنے والوں میں جو نامناسب باتیں پائی جاتی ہیں...... اس کو بیان کیا ہے...... جس میں یہ باتیں نہیں پائی جائیں گی اس کی کمائی پاکیزہ ہوگی......

پس ایک مسلمان تاجر کو چاہئے کہ ان امور کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام رکھے چیز بیچنے کے لئے جھوٹ نہ بولے، امانت داری اور دیانت داری سے کام کرے، ملاوٹ نہ کرے...... وعدہ جو کرے اسے حتمی طور پر پورا کرے، خوش کرنے کیلئے زبانی وعدہ نہ کرے...... دوسروں سے سامان لیتے وقت اس کی مذمت نہ کرے تاکہ سامان کم قیمت میں مل جائے...... تاجروں کی عادت ہے اپنی چیز بیچیں گے تو تعریف اور خوبی بیان کریں گے اور جب دوسرے سے سامان لیں گے تو بلاوجہ اس میں کمی نکالیں گے اور اسکی حیثیت کم دکھائیں گے تا کہ کم قیمت میں سودا ہوجائے...... نفع زیادہ حاصل ہو...... پس ایسا نہ کرے اسی طرح دوسرے کا حق اور مطالبہ نکلے تو جلد ادا کرے تاخیر نہ کرے...... عموماً لوگ اپنا حق جلدی چاہتے ہیں اور دوسرے کا حق دینے میں ٹال مٹول کرتے ہیں......

## (۸) اکثر تاجر قیامت میں گناہ گار اٹھیں گے

عن اسماعیل بن عبید بن رفاعه بن رافع عن ابیه عن جده انه خرج مع رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الی المصلی بالمدینة فوجد الناس یتبایعون فقال یا معشر التجار، فاستجابوا له ورفعوا ابصارهم واعناقهم الی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فقال: ان التجار مبعوثون یوم القیامة فجاراً الا من اتقیٰ وبر وصدق"...... (ترمذی شریف)

حضرت اسماعیل بن عبید رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں عیدگاہ کی جانب نکلے...... تو لوگوں کو خرید وفروخت کرتے پایا...... آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اے تاجروں کی جماعت! تو وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جانب متوجہ ہوگئے اور اپنی نگاہوں کو اور اپنی گردنوں کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف اٹھالیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تاجر قیامت کے دن فاسق، فاجر، گناہ گار ہوکر اٹھیں گے...... ہاں مگر یہ کہ جس نے تقویٰ اختیار کیا...... نیکی کی اور سچائی سے کام لیا"......

فائدہ: اس حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جو فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ تاجروں کی جماعت قیامت میں فاسق فاجر گناہ گار ہوکر اٹھے گی اور ظاہر ہے کہ جب گناہ گار اٹھے گی تو غضب الٰہی میں گرفتار ہوگی......

گناہ گار اس وجہ سے ہونگے کہ تاجر لوگ مال کی آمد اور نفع میں شریعت کی اور اخلاقی رعایت کی پرواہ نہیں کرتے...... خراب عیب دار مال کو دھوکہ دیکر نکال دیتے ہیں...... کم سمجھ تجربہ کاروں کو ٹھگ لیتے ہیں...... نقلی کو اصلی بتادیتے ہیں، غیر مشہور کمپنی کے مال کو مشہور کمپنی کی طرف نسبت کردیتے ہیں...... پرانے مال کو نیا بتا کر نئی قیمت میں بیچ دیتے ہیں...... مہنگا بیچنے کیلئے مال کو روکے رہتے ہیں اور لوگ مجبور ہوکر زیادہ دام دے کر خریدتے ہیں، بہت زیادہ نفع لے کر بیچتے ہیں...... نقلی لیبل لگادیتے ہیں...... اسی طرح خرید وفروخت کی مصروفیت میں نماز اور جماعت کی پرواہ نہیں کرتے...... زکوۃ حساب لگا کر نہیں نکالتے...... حج کی استطاعت ہوجاتی ہے تو حج نہیں کرتے...... مال کی فراوانی کی وجہ سے مال گناہوں اور اسراف کی راہوں میں خرچ کرتے ہیں...... مال کی فراوانی سے کبر، فخر میں مبتلاء ہوجاتے ہیں...... مال کی فراوانی سے نیکی کے بجائے فواحش اور گناہوں میں مبتلاء ہوجاتے ہیں...... دیکھئے شادی بیاہ میں کس قدر رواہی تباہی خرچ کرتے ہیں...... پس اے تاجرو! تجارت میں خرید وفروخت میں خلاف شرع امور سے بچا کرو، محض مال اور نفع ہی کو مت دیکھو بلکہ دیکھو کہ خلاف شرع تو نہیں ہورہا ہے...... معاملات کے گناہوں سے بچتے رہو، نیکی بھلائی میں مال خرچ کرو...... گناہ میں مال نہ بہاؤ...... سچائی اور دیانت داری سے تجارت کرو، دنیا کی اچھائی کے ساتھ آخرت کی دولت مفت حاصل کرو......

☆......☆......☆

## بقیہ: کلمہ حق

عثمان بن علی بن ابی طالب ہیں۔ یہ بھی شہداء کربلا میں شامل ہیں۔ ان کی والدہ ام البنین بنت حزام الکلابیہ ہیں۔

پھر نام رکھنے کا یہ سلسلہ صرف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تک محدود نہیں بلکہ بعد میں بھی طرزِ عمل سیدنا حضرت حسن اور سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہما اور دیگر اہل بیت کا رہا ہے، جس سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہوتی ہے کہ یہ حضرات اپنے دل میں اکابر صحابہ کرام کیلئے انتہائی محبت ومودت اور اخلاص کے جذبات رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ کو شہداء کربلا کی فہرست میں ابو بکر بن حسنؓ بن علیؓ اور عمر بن حسنؓ بن علیؓ کے اسماء گرامی بھی نظر آئیں گے۔

پھر باہمی تعلقات کا یہ مبارک سلسلہ صرف نام رکھنے تک محدود نہیں بلکہ صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظام کے درمیان بے شمار رشتے داریوں تک پھیلا ہوا ہے۔ ان حضرات کی باہمی رشتے داریاں اور پھر نسل در نسل رشتے داریوں کے سلسلے یہ بات ثابت کرنے کیلئے کافی ہیں کہ یہ حضرات "رحماء بینهم" کی ایمانی صفت سے مالامال تھے۔

آپ نے اگر ان باہمی تعلقات محبت کی تفصیل پڑھنی ہوتو اردو زبان میں محقق کامل حضرت مولانا محمد نافعؒ کی کتاب "رحماء بینهم" ایک بے مثال کتاب ہے۔ اس کتاب کا عربی ترجمہ بھی اب بیروت سے شائع ہو چکا ہے۔ اسی طرح ایک عربی فاضل شیخ ابو معاذ احمد بن ابراہیم کی کتاب "الاسماء و المصاهرات بین اهل البیت والصحابة" بھی تحقیقی کاوش ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے محبوبوں کی محبت نصیب فرمائے، اُن کی شان میں ادنیٰ بے ادبی سے بھی ہماری حفاظت فرمائے اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

☆......☆......☆

# بھارت کشمیریوں کے عزم آزادی کو شکست نہیں دے سکتا، یاسین ملک

## بھارتی فورسز کے ظالمانہ حربے کشمیریوں کو تحریک آزادی کو منطقی انجام تک لے جانے سے نہیں روک سکتے، حریت رہنما

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں جموں وکشمیر لبریشن فرنٹ کے چیئرمین محمد یاسین ملک نے کہا ہے کہ بھارتی فورسز کے ظالمانہ حربے کشمیریوں کو تحریک آزادی کو اس کے منطقی انجام تک لے جانے سے نہیں روک سکتے ہیں۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق محمد یاسین ملک نے سرینگر سے جاری ایک بیان میں کہا کہ گزشتہ 3 ماہ کے دوران 100 سے زائد معصوم کشمیریوں کو شہید، 20,000 سے زائد مردوں، خواتین، بچوں اور طلباء کو زخمی، ایک ہزار سے زائد کی بینائی چھین لینے، کروڑوں روپے کی جائیدادیں تباہ اور 10,000 سے زائد افراد کو گرفتار کرنے کے باوجود کشمیر دشمن ذہنیت رکھنے والی بھارتی فورسز کی تسکین نہیں ہوئی اور اب انہوں نے میسولینی طرز پر فصلوں اور پھلوں کو نذر آتش کرنے کا ایک اور جنگی حربہ استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیریوں کے خلاف ان جرائم کا ارتکاب بھارت نواز کشمیری ایجنٹ بھارتی حکومت کی ہدایت پر کر رہے ہیں۔۔ انہوں نے کہا کہ ظلم و جبر اور دھونس و دباؤ سے عارضی طور پر قبرستان کی خاموشی تو قائم کی جاسکتی ہے لیکن ان سے کشمیریوں کی جرات، جذبے اور عزم کو شکست نہیں دی جاسکتی۔

## مدینہ منورہ میں کار حادثے میں ایک ہی خاندان کے 6 جاں بحق

### کار کو آگ لگنے سے رضا کاروں کے پہنچنے سے پہلے تمام افراد جاں بحق ہو چکے تھے

مدینہ (نیٹ نیوز) سعودی عرب کے شہر مدینہ منورہ میں کار کے حادثے میں سعودی خاندان کے 6 افراد جاں بحق ہوگئے۔ سعودی ذرائع ابلاغ کے مطابق انجمن ہلال احمر کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ شاہراہ ینبوع پر حادثہ کے بعد کار میں آگ لگ گئی تھی۔ رضا کاروں کے پہنچنے سے پہلے تمام افراد جاں بحق ہو چکے تھے۔ اعداد و شمار کے مطابق سعودیہ میں ہر سال قریباً 5 لاکھ 26 ہزار سڑک حادثات پیش آتے ہیں۔

## استنبول، پولیس سٹیشن کے قریب موٹر سائیکل بم دھماکہ، 10 افراد زخمی

استنبول (نیٹ نیوز) ترکی کے شہر استنبول میں پولیس سٹیشن کے قریب کھڑی موٹر سائیکل میں نصب بم پھٹنے سے 10 افراد زخمی ہوگئے۔ کسی گروپ نے ذمہ داری قبول نہیں کی۔ صوبائی گورنر واسپ ساہن نے بتایا انکوائری شروع کر دی گئی۔ نیوز چینل سی این این ترک ٹیلیویژن کے مطابق ایک زخمی کی حالت تشویشناک ہے۔ فائرنگ بھی کی گئی۔ پولیس نے علاقے کی ناکہ بندی کر دی۔

غزہ پر بمباری کرنے والا اسرائیلی طیارہ جو گر کر تباہ ہوا

### وسط افریقی جمہوریہ: جھڑپیں
### 11 افراد ہلاک' 14 لاپتہ

بنگوئی (نیٹ نیوز) وسط افریقی جمہوریت میں جھڑپوں اور پرتشدد واقعات میں 11 افراد مارے اور 14 لاپتہ ہوگئے۔ اقوام متحدہ کی امن فورسز صورتحال کو کنٹرول کرنے کے لیے حرکت میں آگئیں۔

### شام میں نصف درجن سے
### زائد ترک نواز باغی ہلاک

دمشق (نیٹ نیوز) ترکی اور شام کی سرحد کے قریب دہشت گرد تنظیم 'اسلامک اسٹیٹ' کے خلاف شروع کیے گئے عسکری آپریشن میں کم از کم نو ترک نواز باغیوں کی ہلاکت ہوئی ہے۔ اس لڑائی میں دیگر بتیس باغی زخمی بھی بتائے گئے ہیں۔ ترک فوج نے اس آپریشن اور ہلاکتوں کی تصدیق کی ہے۔ ترک فوج کے مطابق جنگی طیاروں نے گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں جہادیوں کے اٹھارہ مقامات کو نشانہ بنایا ہے۔ ان فضائی حملوں میں 'اسلامک اسٹیٹ' کے زیر استعمال پندرہ عمارتوں کو نقصان پہنچایا گیا۔

ہلمند میں مجاہدین کے حملے کے بعد فوجی چوکی سے آگ کے شعلے اور دھواں بلند ہو رہا ہے

## اتحادی بمباری سے حوثی باغیوں سمیت 7 ہلاک، جھڑپیں جاری

### کارروائیوں سے کئی اسلحہ ڈپو اور گاڑیاں تباہ ہوئیں، سرحد پار سعودی شہری شہید

صنعا (نیٹ نیوز) یمن میں جھڑپوں سے علی عبداللہ صالح اور حوثی باغیوں سمیت 7 افراد ہلاک ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق مارے جانے والوں میں 4 حوثی اور 3 علی عبداللہ صالح کے حامی شامل ہیں۔ عرب اتحادی طیاروں نے حوثیوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا، جس میں اسلحے کے کئی ڈپو اور گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔ دوسری جانب حوثیوں کی شیلنگ سے سرحد پار ایک سعودی شہری جاں بحق، جب کہ بچے اور خاتون سمیت 2 افراد زخمی ہوئے۔ صدر منصور ہادی کے وفاداروں اور حوثیوں کے درمیان کئی محاذوں پر جھڑپیں جاری ہیں۔ سعودی اتحاد کی جانب سے صدر ہادی کی حکومت کی مارچ 2015 سے حمایت کی جا رہی ہے، جب کہ ایران یمنی خانہ جنگی میں حوثیوں کو بھرپور مالی اور اسلحے سمیت دیگر امداد جاری رکھے ہوئے ہے۔

## نائیجریا: پناہ گزین کیمپ پر حملے میں 3 فوجیوں سمیت 22 ہلاک

### حملہ آور کیمپ میں داخل نہیں ہو سکے، پھینکے گئے کریکر سے ہلاکتیں ہوئیں، متعدد زخمی

ے (نیٹ نیوز) مغربی افریقی ملک نائیجر میں مالی کے پناہ گزین کیمپ پر ہونے والے نامعلوم دہشت گردوں کے حملے میں تین فوجیوں سمیت 22 اہلکار ہلاک ہو گئے ہیں۔ سرکاری ریڈیو سے خطاب کرتے ہوئے نائیجر کے وزیر اعظم بریگی رفینی نے کہا کہ نائیجر کے علاقے تسالت میں مالی کی خانہ جنگی سے ہجرت کرنے والے پناہ گزینوں کے کیمپ پر حملہ کیا گیا ہے۔ حملہ آور کیمپ میں داخل نہ ہو سکے اور ان کی جانب سے پھینکے گئے دھماکہ خیز مواد سے 22 اہلکار ہلاک اور متعدد پناہ گزین زخمی ہوگئے ہیں۔ مالی سے ہجرت کرنے والے 4 ہزار تارکین وطن پناہ گزین کیمپ میں موجود تھے۔ ہلاک ہونے والے فوجی ان کی حفاظت پر تعینات تھے۔

## روسی بمباروں کی یورپ پر پروازیں، نیٹو حرکت میں آ گئی

### اتحادی طیاروں نے ناروے، برطانیہ، فرانس و اسپین سے اڑانیں بھر کر روسی جہازوں کا پیچھا

پیرس (نیٹ نیوز) روسی بمباروں کی یورپ میں پروازوں پر نیٹو فضائیہ حرکت میں آ گئی۔ اطلاعات کے مطابق 4 نیٹو بمبار طیارے اس وقت فضاؤں میں پہنچ گئے، جب 2 روسی بلیک جیک جنگی جہاز ناروے سے شمالی اسپین کے درمیان محو پرواز دیکھے گئے۔ حرکت میں آنے والے بمبار ناروے، برطانیہ، فرانس اور اسپین سے اڑائے گئے، کیونکہ روسی جہاز ان تینوں ملکوں کی فضائی حدود سے چھو کر گزر رہے تھے۔ یہ واقعہ ایک ایسے وقت پیش آیا، جب روس اور مغربی ملکوں کے درمیان شدید کشیدگی پائی جاتی ہیں۔ یہ واقعہ 22 ستمبر کو پیش آیا، لیکن اس کی تفصیلات ابھی منظر عام پر آئی ہیں۔ فرانسیسی وزارت دفاع کے بیان میں فضائی نگرانی کے ایک مشن کا ذکر کیا گیا ہے، جس میں چاروں ملکوں کا کردار ہے۔ بیان کے مطابق سب سے پہلے ناروے نے روسی بلیک جیک بمباروں کو شمال کی طرف جاتے دیکھا اور اپنے 2 ایف 16 طیاروں کو اڑنے کا حکم دیا، جو ان کیساتھ ساتھ اسکاٹ لینڈ کے شمال تک پرواز کرتے رہے۔ اس کے بعد برطانوی فضائیہ نے ایک ٹائی فون طیارے کو اڑایا۔

بھارتی فضائیہ کا جیگوار طیارہ، راجھستان میں گر کر تباہ ہوا

# یمن پر سرکاری فوج کا کنٹرول مضبوط، 52 حوثی باغی ہلاک

## سرکاری فوج نے جبل ام حریم اور ارحب قبائل کے علاقوں پر کنٹرول حاصل کر لیا، متعدد محاذوں پر باغیوں کو بھاری جانی و مالی نقصان کا سامنا

صنعاء (نیٹ نیوز) یمن میں سرکاری فوج نے حوثی باغیوں کی جانب سے عدان الشامی گاؤں کے نزدیک بلند ٹیلوں پر قبضہ کرنے کی کوششوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ ادھر دارالحکومت صنعاء کے شمال مشرق میں نہم کے محاذ پر شدید جھڑپیں ہوئیں جس کے دوران سرکاری فوج نے جبل ام حریم اور ارحب قبائل کے علاقوں پر کنٹرول حاصل کر لیا۔ جھڑپوں میں 52 حوثی باغیوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق سرکاری فوج۔ یمن میں متعدد محاذوں پر باغیوں کو سرکاری فوج اور اتحادی افواج کے ہاتھوں بھاری جانی اور سازو سامان کا نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ دارالحکومت صنعاء کے شمال مشرق میں نہم کے محاذ پر شدید جھڑپیں ہوئیں جس کے دوران سرکاری فوج اور عوامی مزاحمت کار جبل ام حریم اور ارحب قبائل کے علاقوں پر کنٹرول حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

## شام، شادی کی تقریب میں دھماکے سے 31 افراد جاں بحق

### پچاس سے زائد زخمی، خودکش حملہ آور نے ہساکا میں شادی کی تقریب کو نشانہ بنایا

دمشق (نیٹ نیوز) شام کے شہر ہساکا میں شادی کی تقریب میں خودکش دھماکے میں اکتیس سے زائد افراد جاں بحق اور پچاس کے قریب زخمی ہوگئے۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کے مطابق گزشتہ روز خودکش حملہ آور نے شام کے علاقے ہساکا میں شادی کی تقریب کو نشانہ بنایا۔ دھماکے کے نتیجے میں کئی افراد زخمی بھی ہوئے جنہیں ہسپتال منتقل کر دیا گیا اور ان کو طبی امداد دی جا رہی ہے۔ ہسپتال ذرائع کے مطابق زخمیوں میں سے اکثر کی حالت نازک ہے اور اموات کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

عراق کے دارالحکومت بغداد میں بم دھماکے کے بعد پھیلنے والی تباہی

### امریکہ میں قتل کے مجرم کو زہریلا
### انجکشن لگا کر سزائے موت

ٹیکساس (نیٹ نیوز) امریکی ریاست ٹیکساس میں قتل کے مجرم کو زہریلا انجکشن لگا کر سزائے موت دیدی گئی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق حکام نے کہا ہے کہ 58 سالہ بریٹ فلر کی 13 برس قبل اپنے پڑوسی کو قتل کرنے کے حوالے سے تمام اپیلیں مسترد ہو گئیں تھیں جس کے بعد ان کو سزائے موت پر عملدرآمد کا حکم سنایا گیا۔ ٹیکساس ریاست میں رواں سال کے دوران اب تک 16 افراد کو زہریلا انجکشن لگا کر موت کی سزا دی گئی ہے۔

### انقرہ میں یکے بعد دیگرے دو بم دھماکے

انقرہ (نیٹ نیوز) ترکی کے دارالحکومت انقرہ میں یکے بعد دیگرے دو دھماکوں سے شہر لرز اٹھا تاہم اس کے نتیجے میں کسی قسم کے جانی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق انقرہ میں گھوڑوں کے اصطبل کے قریب خودکش بمباروں نے پولیس کی جانب سے روکے جانے پر خود کو دھماکے سے اڑا لیا تاہم اس دھماکے سے کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔ ترک گورنر کا کہنا ہے کہ خودکش حملہ آوروں کا تعلق کردستان ورکرز پارٹی سے ہے، جن میں ایک خاتون بھی شامل تھی۔

# لیبیا میں تارکین وطن کی کشتی ڈوبنے سے 28 افراد ہلاک

## حادثہ گنجائش سے زیادہ سوار ہونے پر پیش آیا، 22 افراد کی لاشیں نکال لی گئیں، ایک روز میں 18 سو افراد کو ڈوبنے سے بچایا

طرابلس (نیٹ نیوز) لیبیا میں پناہ گزینوں کی کشتی ڈوبنے سے 28 افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق تارکین وطن کی کشتی لیبیا کے ساحل کے قریب بحیرہ روم میں ڈوب گئی۔ کشتی میں ایک ہزار افراد سوار تھے۔ ہسپانوی این جی او کے اہلکاروں اور اٹلی کے کوسٹ گارڈز نے مل کر ریسکیو آپریشن کیا اور 22 افراد کی لاشیں نکال لیں۔ پناہ گزین لکڑی کی بنی کشتی کے تین حصوں میں سوار تھے۔ کشتی ڈوبنے پر لوگوں نے سمندر میں کودنا شروع کر دیا۔ حادثہ گنجائش سے زیادہ افراد کے سوار ہونے پر پیش آیا۔ اٹلی کے کوسٹ گارڈز نے لیبیا کے ساحلی علاقے سے ایک روز میں اٹھارہ سو پناہ گزینوں کو ڈوبنے سے بچایا ہے، لیبیا کے حکام کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ 11 مہاجرین کی نعشیں دارالحکومت طرابلس کے ساحل سمندر پر ملیں جبکہ دو مزید مہاجرین اس وقت ہلاک ہوئے جب ایک کشتی صبراتہ کے قریب سمندر میں الٹ گئی۔

## میانمار میں سرحدی چوکیوں پر حملہ، 9 اہلکار ہلاک، کئی زخمی

### حملہ آوروں کا تعلق ملک میں اقلیتی برادری روہنگیا مسلمانوں سے تھا، پولیس

میانمار (نیٹ نیوز) مونگ ڈو نامی علاقے میں بنگلہ دیش کی سرحد کے قریب پولیس کی سرحدی چوکیوں پر حملوں میں 9 پولیس اہلکار ہلاک ہوگئے ہیں۔ حکام کا خیال ہے کہ حملے کورڈینیشن کے ساتھ کیے گئے۔ پولیس کا موقف ہے کہ حملہ آوروں کا تعلق ملک میں اقلیتی برادری روہنگیا مسلمانوں سے تھا۔ راخین میں روہنگیا مسلمانوں اور بدھمت کے پیروکاروں کے درمیان کشیدگی کافی عرصے سے جاری ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ اتوار کو ہونے والے ان حملوں میں متعدد حملہ آوروں کو بھی ہلاک کیا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق فرار ہونے والے حملہ آوروں نے چوکیوں سے 50 بندوقیں اور ہزاروں گولیاں چوری کر لی ہیں جبکہ وہ صرف چھریوں اور غلیلوں سے لیس تھے۔ 2012 میں راخین ریاست میں نسلی فسادات کی وجہ سے سینکڑوں افراد ہلاک اور ایک لاکھ سے زیادہ افراد بے گھر ہو گئے تھے۔ میانمار کے دارالحکومت میں پولیس کے سربراہ جنرل ذاون نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ حملہ آوروں نے حملے کے دوران با آواز بلند کہا کہ وہ روہنگیا سے ہیں۔ راخین کی ریاستی حکومت کے اہم اہلکار ٹن ماننگ سوئے نے خبر رساں ادارے اے ایف پی کو بتایا کہ ان کے خیال میں اس حملے کی ذمہ دار 1980 اور 1990 کی دہائی میں سرگرم تنظیم روہنگیا سولیڈیریٹی آرگنائزیشن (آر ایس او) ہے۔

### ترکی میں دہشت گردی کا منصوبہ
### ناکام بنا دیا، 2 حملہ آور ہلاک

حملہ آوروں میں ایک خاتون بھی شامل تھی، دیار بقر میں خفیہ اطلاع ملنے پر فورسز نے کارروائی کی

انقرہ (نیٹ نیوز) ترک دارالحکومت انقرہ میں پولیس نے دہشت گردی کا بڑا منصوبہ ناکام بنا دیا اور ایک آپریشن کے دوران روکے جانے پر 2 خودکش حملہ آوروں نے خود کو دھماکے سے اڑا لیا۔ تفصیلات کے مطابق ترک پولیس نے دیار بقر سے ملنے والی خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے چھاپہ مارا اور اس دوران خاتون سمیت 2 حملہ آوروں کو گرفتاری پیش کرنے کیلئے کہا، لیکن دونوں دہشت گردوں نے خود کو دھماکے سے اڑا لیا اور دونوں موقع پر ہی ہلاک ہوگئے۔

# سعودی عرب کی یمن میں جنازے پر بمباری کی تردید، ہلاکتیں 140 ہوگئیں

## ریاض نے حملے کی تحقیقات کا اعلان کر دیا، صنعا میں حوثیوں سے لڑائی کے دوران یمنی میجر جنرل شدادی ماریب شہید

صنعا (نیٹ نیوز) عرب فوج کے اتحاد نے واضح کیا ہے کہ ہفتے کے روز صنعاء پر فضائی حملے میں اتحادی فوج کا کوئی کردار نہیں، سعودی اتحاد نے صنعاء میں ایک جنازے پر فضائی حملے کے الزام کو مسترد کرتے ہوئے تحقیقات کرنے کا اعلان کر دیا۔ سعودی اتحاد نے اپنے تحریری بیان میں کہا کہ وہ ماہرین کے ساتھ مل کر فوری طور پر اس واقعے کی تحقیقات کرے گا، اس سے قبل سعودی عرب نے حوثی باغیوں کے اس الزام کو مسترد کر دیا تھا کہ یمن میں حوثی وزیر داخلہ گلال الرویشان کے والد کی نماز جنازہ پر فضائی حملہ اس نے کیا ہے، حملے میں ہلاکتیں 140 ہو گئیں جبکہ حملے میں 525 افراد زخمی ہوئے گئے۔ ادھر میجر جنرل عبدالرب ال شدادی یمنی مشرقی صنعا میں حوثیوں سے لڑائی کے دوران شدید زخمی ہوگئے تھے، ہسپتال میں شدید زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گئے۔ عرب ٹی وی کے مطابق صنعا کے علاقے ماریب میں حوثیوں سے لڑائی کے دوران آرٹلری کے حملے سے سعودی حمایت یافتہ یمنی جنرل شدید زخمی ہو گئے تھے۔

## بیلجیئم میں 2 پولیس اہلکار چاقو مار کر زخمی کر دیئے گئے

لندن (نیٹ نیوز) بیلجیئم میں استغاثہ کا کہنا ہے کہ دارالحکومت برسلز میں ایک ممکنہ دہشت گرد حملے میں دو پولیس اہلکاروں کو چاقو مار کر زخمی کر دیا گیا ہے۔ بیلجیئن نشریاتی ادارے وی آر ٹی کے مطابق ایک پولیس اہلکار کو گردن اور دوسرے کو پیٹ میں چاقو مارے گئے، جب کہ ایک تیسرے پولیس والے کی ناک توڑ دی گئی تھی۔ حملہ آور کی ٹانگ میں گولی مار کر اسے گرفتار کر لیا گیا۔ حکام نے کہا ہے کہ 43 سالہ حملہ آور کا نام ہشام ڈی ہے اور وہ بیلجیئم کا شہری ہے۔ بیلجیئن میڈیا کے مطابق پولیس کے پاس ہشام کا ریکارڈ موجود تھا اور خیال ہے کہ اس کا تعلق ایسے جہادیوں سے تھا جو لڑنے کے لیے شام گئے ہوئے ہیں۔ ہشام 2009ء تک پولیس میں ملازم رہے ہیں۔ وفاقی استغاثہ کے ترجمان ایرک فان ڈر سپٹ نے کہا: ہمارے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ موجود ہے کہ یہ دہشت گرد حملہ تھا۔

### میانمار میں 66 سالہ پرانا
### آمرانہ قانون منسوخ

ینگون (نیٹ نیوز) میانمار میں حکام نے ماضی میں آمروں کی جانب سے مخالفین کو خاموش کرانے کے لئے استعمال ہونے والا ایک انتہائی سخت قانون منسوخ کر دیا ہے۔ ایمرجنسی پرا ایکٹ 1950ء میں برطانیہ سے میانمار کی آزادی کے بعد لاگو کیا گیا تھا۔ اس قانون کے تحت حکام شہریوں کو بغیر کسی الزام یا فرد جرم عائد کئے حراست میں رکھ سکتے تھے۔

☆5 اکتوبر قابض فوج کے باٹڈی پورہ، سرینگر میں گھروں پر چھاپے، خواتین اور بچوں پر تشدد، بڈگام میں جھڑپیں، 18 کشمیری گرفتار ☆6 اکتوبر قابض فوج کی مظاہرین پر پیلٹ گن کی شدید فائرنگ، 12 سالہ طالبعلم شہید، متعدد افراد زخمی ہوگئے ☆7 اکتوبر 12 سالہ جنید کی پاکستانی پرچم میں تدفین، شہادت کیخلاف ہزاروں کے مظاہرے، آنسو گیس، پیلٹ کا وحشیانہ استعمال، متعدد گرفتار ☆8 اکتوبر بھارتی تشدد سے درجنوں کشمیری زخمی، 70 گھر تباہ کر دیئے، کرفیو کے تین ماہ مکمل، علاقے میں شدید غذائی قلت پیدا ہوگئی ☆9 اکتوبر ہندواڑہ میں بھارتی فوج نے کیمپ پر حملے کا ڈرامہ رچا کر مزید 3 بے گناہ نوجوانوں کو مجاہد قرار دیکر شہید۔

☆5 اکتوبر بیت المقدس میں القدس یونیورسٹی پر صیہونی فوج کا دھاوا، تشدد، 55 طلباء زخمی ☆6 اکتوبر عبرانی سال نو کے آغاز پر مسجد اقصیٰ پر یہودی شرپسندوں کی چڑھائی، نمازیوں پر تشدد، کئی زخمی ہوگئے ☆7 اکتوبر محصور فلسطینیوں کیلئے امداد لے جانے والے بحری جہاز پر اسرائیل کا حملہ، غاصب یہودیوں نے 2006 سے غزہ کی معاشی ناکہ بندہ کر رکھی ہے ☆8 اکتوبر قابض فوج نے غزہ کی پٹی کے وسطی علاقے البریج کیمپ کے قریب فلسطینی مظاہرین پر براہ راست گولیاں چلائیں، متعدد زخمی ☆9 اکتوبر اسرائیلی فوجی کیمپ سے بھاری مقدار میں اسلحہ چوری، عبرانی ٹی کا انکشاف ☆10 اکتوبر اسرائیلی فوج کے غزہ کی پٹی پر فضائی حملے، متعدد مکانات تباہ۔

☆5 اکتوبر حلب میں 10 دنوں میں روسی اور بشار الاسد کی فورسز کی بمباری سے 100 سے زائد بچے شہید ہوئے ☆6 اکتوبر لیبیا میں تارکین وطن کی کشتی ڈوبنے سے 28 شامی تارکین وطن ڈوب گئے، حادثہ زیادہ افراد سوار کرنے کے باعث ہوا ☆7 اکتوبر شام میں جھڑپیں جاری، 3 فوجیوں سمیت 32 افراد ہلاک، متعدد زخمی ☆8 اکتوبر عراق میں امریکی اتحادی طیاروں کی غلط بمباری سے 25 ملیشیا ارکان ہلاک ہوگئے ☆9 اکتوبر بشار الاسد فورسز کے حلب پر حملے تیز، لوگوں کو نقل مکانی کی ہدایت ☆10 اکتوبر عراق میں 3 بم دھماکوں میں 10 افراد ہلاک اور 40 سے زائد زخمی ہوگئے، متعدد کی حالت تشویشناک۔

☆5 اکتوبر قندوز میں شدید لڑائی جاری، ہزاروں افراد کی نقل مکانی، طالبان کا قبضہ برقرار، حملوں میں 53 ٹینک و فوجی گاڑیاں تباہ ☆6 اکتوبر ننگر ہار میں جھڑپ کے دوران امریکی فوجی جہنم واصل، ڈرون حملے کیخلاف جلال آباد میں مظاہرے ☆7 اکتوبر ہلمند کے ضلع خان نشین پر طالبان کا کنٹرول، 53 فوجی مارے گئے، غلان میں فوجی ہیلی کاپٹر تباہ ☆8 اکتوبر فراہ میں حملے پسپا، 3 افسروں سمیت 8 کمانڈوز ہلاک، بھاری مقدار میں اسلحہ غنیمت ☆9 اکتوبر قندوز کا قبضہ چھڑانے میں امریکی اور کٹھ پتلی افغان فورسز ناکام، پوزیشنیں چھوڑ کر فرار، سڑکوں پر فوجیوں کی لاشوں کے ڈھیر لگ گئے ☆10 اکتوبر ترینکوٹ، فوجیوں پر حملہ، 2 مراکز فتح، 3 ہلاک۔

بقیہ ... 1

فورسز نے طاقت کا وحشیانہ استعمال کیا۔ فورسز اور ... میں بھارتی فوج کے مظالم کے خلاف مشتعل نوجوان کرفیو کی پرواہ کئے بغیر گھروں سے باہر نکل آئے 2 فوجی گاڑیوں کو نذر آتش کر دیا وادی میں انٹرنیٹ اور موبائل ...

بقیہ ... 8

ٹیکنالوجی کو بھی استعمال کیا جائے گا۔ بی بی سی کے مطابق ...

بقیہ ... 13

عائد کی جاتی رہی ہیں۔ حالیہ واقعہ ممبئی کے کرلا علاقہ ...

توڑ پھوڑ اور مکینوں کی مار پیٹ اب روز کا معمول بن کر رہ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جانوروں تک کو بھی نہیں بخشا جا رہا، جانوروں کیلئے مخصوص گھاس کو بھی آگ لگا کر راکھ ...

# تحفۃ القلم

قلم پشاور — WEEKLY QALAM-E-PESHAWAR


## افادات اکابر

### اسلامی سوشلزم کا نعرہ

اگر کوئی دین وایمان سے کورا انسان یہ محسوس کرتا ہے کہ موجودہ دور بدل گیا ہے، اس لئے ہمیں نئے نظام کی ضرورت ہے تو ایسا شخص کا فرانہ ظلمی میں مبتلا ہے اور اس کا ایمان اللہ اور اس کے رسول برحق پر سچ نہیں ہے کیونکہ یہ قانون قوانین اللہ ومنیر کا بنایا ہوا ہے جو قیامت تک آنے والی نسلوں، ان کے امراض وعوارض، ان کی حاجات وضروریات ومرغوبات ومیلانات کو جانتے والا اور ان تمام کے لئے مکمل شفا اور کامیاب سبب پر مبنی ہے، اس کی قدرت کامل ہے، اس نے اپنے اس ابدی قانون میں اپنے علم اور قدرت دونوں کو سمو دیا ہے۔ اب نہ کوئی قانون آنے والا ہے نہ کوئی نبی مبعوث ہونے والا ہے۔ اب ہماری ہدایت کے لئے یہی مکمل ضابطہ کافی وشافی ہے۔

اب اس وقت آپ کے سامنے کام کی ترتیب یہ ہے:

(الف) جہاد بالبیان: یعنی زبان سے جہاد، علماء میں پہلے کریں، آپ ان کی معاونت کریں اور اپنے ماحول وگردوپیش میں اسلام کے لئے مسلسل کام کرتے رہیں۔

(ب) جہاد بالقلم: یعنی قلم کی قدرت وصلاحیت رکھتے ہیں وہ ان فتنوں کے خلاف لکھیں، اخبارات ورسائل، مضامین ومؤلفین رسائل وکتابوں میں۔

(ج) جہاد بالید: جبکہ ضرورت کے وقت اپنے دست بازو کی قوت کو کام میں لائیں اور ان فتنوں کی بیخ کنی کر کے ہی دم لیں۔

(بصائر وعبر، ص ۶۰، ۶۱)

## تعارفِ جہاد

### یہودیوں کے راستے پر چلنے والے

یہ کون لوگ ہیں جنہیں وضع قطع گوارا نہیں جو حضور اکرم ﷺ جیسے محسن اور حسن کے پیکر کے اپنائی، جنہیں وہ لباس پسند نہیں جو شریعۃ بکھاتا ہے، جنہیں وہ تعلیم پسند نہیں جس سے اللہ کی فرمانبرداری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے راستے معلوم ہوتے ہوں، جنہیں وہ قوانین پسند نہیں جو قرآن مجید نے بیان فرمائے ..... جنہیں وہ معیشت پسند نہیں جو اسلام نے مسلمانوں کو سکھائی ..... جنہیں وہ تہذیب پسند نہیں جو مدینہ منورہ میں اپنی عظمت کا ڈنکا بجا چکی ہے؟ یہ سب کون ہیں؟ ان کی سوچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی ہے یا خدانخواستہ یہ بھی یہودیوں کے راستے پر چل پڑے ہیں؟ (یہودی چالیس بیماریاں، ص ۴۷)

### سرکاری فتاویٰ سے گناہ

ہائے افسوس! کوئی ایسا کرتا نہیں جو مسلمانوں کے سروں پر ترقی کے نام سے تھوپا جارہا ہو اور کوئی ایسی برائی نہیں جسے سرکاری فتاویٰ سے عام نہ کیا جارہا ہو کس کس مصیبت کا ماتم کریں کیا جائے اب تو ذہن اور دماغ ہی بدل چکے ہیں۔ (یہودی چالیس بیماریاں، ص ۴۷)

## تابندہ ستارے

53

# سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ

ابو حفصہ

مصر پر صلیبیوں کی ہولناک یلغار

آمدوری شاہ پر وشلم کے ضعف اور انتری کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر آیا تھا اور اس کو یقین ہو گیا تھا کہ اس وسیع ومریض رخ نیز ملک کو فتح کر لینا چنداں مشکل نہیں ہے تاہم اپنی سرحدوں پر نورالدین محمود کی بے پناہ قوت کی موجودگی میں وہ مصر پر چڑھائی کرنے میں متامل تھا، انہی ایام میں اس کی شادی میتیول شاہ قسطنطنیہ کی بھتیجی سے ہوگئی۔ میتیول نے اس کو مصر پر قبضہ کرنے کی تحریک دی اور انجیل پر ہاتھ رکھ کر حلف اٹھایا کہ وہ اس مہم میں فوج اور سامان حرب سے آمدوری کی حسب دل خواہ مدد کرے گا۔ آمدوری نے نورالدین کے خطرے کا عذر کیا تو میتیول نے اس کو سمجھایا کہ نورالدین آج کل فرات کے شمالی علاقوں میں ہے اور اس کا لشکر سارے شام میں بکھرا پڑا ہے۔ وہ جب تک مصر پر اپنا تسلط قائم کر چکے ہوگے۔

میتیول کی ترغیب کارگر ثابت ہوئی اور آمدوری نے ۵۶۴ھ مطابق ۱۱۶۸ء میں ایک زبردست فوج کے ساتھ مصر پر یلغار کر دی۔

بلبیس کے مسلمانوں کا قتل عام

صلیبی لشکر کی زد میں سب سے پہلے بلبیس کا بدقسمت شہر آیا۔ اس نے یکم صفر ۵۶۴ھ کو بلبیس کا محاصرہ کر لیا۔ ۵ صفر کو مصری فوج شیرکوہ کی رہنمائی میں داخل ہو کر سقوط پر مقدر کی ستم رانیوں کی بلا تاز کر دی اور شہر کے تمام مسلمانوں کو بڑی بے دردی سے قتل کر ڈالا۔ ان میں پردہ نشین خواتین، کمسن بچے اور سن رسیدہ بوڑھے بھی شامل تھے۔ صلیبی درندے مسلسل تین دن تک مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلتے رہے، یہاں تک کہ سارا شہر نعشوں سے پٹ گیا اور کوئی کسی پر رونے والا بھی باقی نہ رہا۔ اس کے ساتھ ہی صلیبیوں نے مال وقیمت سے خوب ہاتھ رنگے اور شیطان کے کسی کم میں ایک تنکا تک نہ چھوڑا۔

قاہرہ کا محاصرہ اور قسطنطائی کی تباہی

بلبیس سے مسلمانوں کے قتل عام کی خبر قاہرہ پہنچی تو شاور اور قاہرہ کے باشندے سمجھ گئے کہ اگر صلیبی قاہرہ پر قابض ہو گئے تو ان کا انجام بھی اہل بلبیس سے مختلف نہیں ہوگا چنانچہ انہوں نے شہر کے دروازے بند کر لیے اور پوری طاقت سے مدافعت کے لیے تیار ہو گئے۔ قاہرہ کے قرامطی شیرقسطنطائی کے دفاعی انتظامات مضبوط تھے اور صلیبی اس پر سہولت سے قبضہ کر سکتے تھے۔ اس خطرے کا ادراک کرنے کے لیے شاور نے ۹ صفر ۵۶۲ھ کو قسطنطائی کو اپنے گھر پر مدعو کیا اور اس کے ساتھ ہی شاور کے دو آدمی بھی وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے قسطنطائی کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد شاور نے قاہرہ کا محاصرہ کر لیا۔ اس نے اگلے دن صلیبیوں نے قاہرہ کا العاضد اور اہل قاہرہ کے صبر کا یہ نہ لبریز ہوتا گیا۔ پھر قسطنطائی کی آنکھ بھی ان کے دل ودماغ کو بھی رہی تھی۔ اس عظیم الشان شیر کی خوبصورت عمارات اور اتحاد مساجد ۵۶۳ھ تک برابر بھتی رہیں، کبھی پانچ، پنج الاول ۵۶۴ھ کو یہ آگ بجھی، اس وقت سارا شہر خس ودخاشاک کا ڈھیر بن چکا تھا۔ خلیفہ العاضد نے محسوس کیا تھا کہ ساری مہمیں شاوری کی لائی ہوئی ہیں۔ اس نے شاور سے در پردہ سلطان نورالدین کو ایک درد ناک عرضداشت لکھ بھیجی جس کے ساتھ اپنی ڈیجات کے بال اور خون آلودہ پاجامے بھی سیاہ (ماتمی) کپڑوں میں لپیٹ کر بھیجے۔ عرضداشت میں خلیفہ نے صلیبیوں کے مظالم تفصیل کے ساتھ لکھے اور سلطان سے التجا کی کہ وہ مظلوم مصریوں کی مدد کو جلد پہنچے ورنہ مصر میں اسلامی اقتدار ریاست نیل کی موجوں کا لقمہ بن جائے گا اور مصر کے پانچ پیر بھی بربظلم اور ٹیکسوں کی خونریزی کی تاریخ دہرائی جائے گی۔

ادھر شاور نے حیلہ اور تدبیر سے صلیبیوں کو قاہرہ سے ٹالنے کی کوشش کی۔ اس نے ان کو ایک لاکھ مصری دینار دینے کی پیشکش کی اور ساتھ ہی یہ الفاظ میں دھمکی دی کہ وہ قاہرہ کو ان کے حوالے کرنے کے بجائے نورالدین کو بلا بھیجنا پسند کرے گا۔ امموری بھی اب قاہرہ کے طویل محاصرہ سے تنگ آچکا تھا اس نے شاور کی پیشکش قبول کر لی اور مصر کو چھوڑنے کی تیاری کرنے لگا۔

مصر کی تسخیر کی اہم

العاضد کی عرضداشت نے سلطان نورالدین کو بڑا متاثر کیا اور اس نے بلا توقف شیرکوہ کو حکم سے طلب بلا بھیجا۔ شیرکوہ مصری امراء کی تحریریں ملنے پر پہلے ہی حمص سے حلب کی طرف چل پڑا تھا۔ جب وہ حلب پہنچا تو سلطان نے اس کو حکم دیا کہ ضروری تیاری کے بعد بلا تاخیر اسلامیان مصر کی مدد کے لیے روانہ ہو جائے۔

اس مرتبہ سلطان نے اس مہم کے لیے پہلے سے چار گنا لشکر روانہ کیا اور سامان حرب کا انتظام کیا۔ شیرکوہ نے اپنے ساتھ لے جانے کے لیے دو ہزار سوار سلطان نورالدین کی فوج خاصہ سے منتخب کیے اور چھ ہزار آزمودہ کار ترکمانی جنگجوؤں کے علاوہ اپنے لشکر میں شامل کیے۔ یہ لشکر جب حلب سے چلنے لگا تو سلطان نے دو لاکھ دینار شیرکوہ کو دلوائے اور ان میں دینار دوسرے تمام مجاہدین کو بطور انعام عطا کیے اور خود رسالہ الباسک سے صرف ان کو رخصت کرنے کیا بلکہ اپنے خاص امراء میں سے عزیز الدین جردیک، شرف الدین برغش، میں الدولہ یارقی، قطب الدین تمنی، سیف الدین علی بن احمد مکاری، صلاح الدین یوسف اور شہاب الدین محمود حازمی وغیرہ کو بھی شیرکوہ کے ہمراہ کر دیا۔

(جاری ہے)

☆.....☆

## عہد زریں

## ابن سبا یہودی اور اس کی فتنہ انگیزی

تعریف محسن بن عثمان

جب اسلام کو بے پناہ قوت وشوکت حاصل ہو گئی تب یہود وتصاری، مشرکین وجود اور ایرانی مجوسی آتش پرستوں نے اسلام کے خلاف بغض وحسد اور کینہ وعداوت بھڑکا دیا گیا اور یہ لوگ اسلام کے راستے میں رکاوٹیں ڈالنے میں لگ گئے۔

اس سلسلے میں سب سے پہلی یہودی اور رسمی کے عظیم فتنہ کا ذکر ہے، وہ ابن سبا یہودی جس کا نام عبداللہ بن سبا ہے، اس نے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے کے لئے گہرا فتنہ کھڑا کیا جس میں جہت کیا اور کہن سے لے کر مدینہ منورہ تک گھوم پھر کر اپنے باطل عقائد کی ترویج کرنے لگا، اس نے مسلمانوں میں عقیدہ رجعت اور عقیدہ وصایت کی تلبیغ کی جسے آگے چل کر روافض نے اپنے مذہب کا شعار بنایا۔

زیر نظر تحقیق میں ایک خاکہ پیش کیا گیا ہے جس سے ابن سبا یہودی کے عزائم سامنے آرہا ہے۔ جبکہ پہلی تصویر میں ہمیں کے دار الحکومت صنعا کا ایک منظر بھی دکھائی دے رہا ہے۔

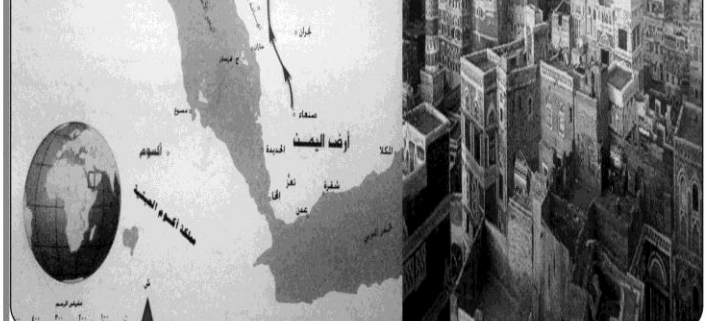


۲۳) ایک مرتبہ ۵۸ھ میں شاہ صاحب مولانا عبد الکریم صاحب خطیب شاہ پور صدر کے مکان پر تشریف لے گئے۔ انہوں نے اپنے معجزات کے حوالہ سے ان کا نام مسعود الرحمن تھا اور عرض کیا کہ یہ جناب کا مرید حاضر ہوا ہے۔ شاہ صاحب نے جب یہ کلام سنا پوچھا تو خطیب صاحب نے مزاحاً فرمایا **مسعود الرحمن وللدفی شهور رمضان فی ملک پاکستان** ۔ یہ سن کر شاہ صاحب نے فرمایا: ابھی نام کچھ تا ہے سورۂ رحمٰن ساری ہی ساتھ لگا لو تو بہتر ہے۔ (پیام اسلام، ص ۱۰۴ امیر شریعت نمبر)

۲۵) ایک مرتبہ اسلامیہ کالج کے طلباء شاہ جی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: شاہ جی کالج میں داڑھی رکھ کر جانا مشکل ہے۔

حضرت امیر شریعت نے برجستہ جواب دیا:

ہاں بھائی! کالج اسلامیہ ہے اور خالصہ (سکھ کالج) میں (داڑھی رکھ کر جاتا) آسان ہے۔ (چنان سالنامہ بس ۱۹۷۳ء)

۲۷) ایک مرتبہ شاہ صاحب مولانا ظفر علی خان صاحب مرحوم کی صدارت میں تقریر فرما رہے تھے اخبار "زمیندار" کی تنظیمی پر چندے کی فراہمی کا ذکر آگیا اس دوران ایک شخص نے دور سے کہا: یہ چندہ کھا جاتے ہیں۔

اس پر شاہ جی نے فرمایا:

بھائی چندہ ہی کھاتے ہیں سود تو نہیں کھاتے۔ پھر فرمایا: ان تنظیموں کو چندہ دینا یہ لوگ قربانی کے بکرے ہی کھائیں گے تو ٹیبل بنائیں گے پھاٹک پر تختیاں لگیں گی۔

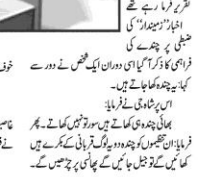


آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ: "میں نے حلیلہ سے منع کرنے کا ارادہ کر لیا تھا، اس میں صحابہ کی اجتہادی پر محمول ہے، آپ ﷺ نے اس لیے منع نہیں فرمایا کہ آپ ﷺ جانتے تھے کہ حیلہ ترک کرنے سے خاوند کس نقصان سے دوچار ہو سکتا ہے اور اسے اپنی خواہش کو کس طرح جھٹلنا پڑے گا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: "میں نے حلیلہ سے منع کرنے کا ارادہ کر لیا تھا، اس میں صحابہ کی اجتہادی پر محمول ہے، آپ ﷺ نے اس لیے منع نہیں فرمایا کہ آپ ﷺ جانتے تھے کہ حیلہ ترک کرنے سے خاوند کس نقصان سے دوچار ہو سکتا ہے اور اسے اپنی خواہش کو کس طرح جھٹلنا پڑے گا۔

عورت کے لیے حیلہ بنا کرنے کے لیے دو باتیں جائز ہیں جبکہ دوسرے ضرر کا خطرہ نہ ہو، صاحبِ ہدی روایت میں امام احمد نے اس کی صراحت کی ہے بلکہ بعض شوافع کہتے ہیں کہ عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے۔ اس لیے اس سے قطعی طور لازم آتا ہے اور اگر وہ دشوار ہی ہو تو شوہر کی اجازت پر موقوف ہوگا۔

نظر لگ جانا حق ہے اور اس کا علاج:

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: "حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے گھر میں ایک بچی کو دیکھا کہ اس کے چہرے پر کچھ داغ سا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو دم کروا دو، اسے نظر لگی ہوئی ہے۔" (بخاری ومسلم)

(جاری ہے)

☆.....☆

## خواتین اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

### لڑکیوں پر ایک ستم:

بعض علاقوں میں مار دھاڑ، قتل و غارت کے واقعات بہت ہوتے رہتے ہیں۔ کسی آدمی کو چند آدمیوں نے مل کر قتل کر دیا۔ جب گرفتار ہوئے اور مقدمہ چلا تو معلوم ہوا کہ پرانی عداوت تھی۔ مقتول کے ورثاء کو کسی نہ کسی قدر رقم دے کر راضی ہو گئے۔ قاتل کے ورثاء نے کہا کہ اس قدر رقم تو ہمارے پاس نہیں ہے، ہاں ہماری ایک لڑکی ہے اس کو لے لو۔ مقتول کے ورثاء نے کہا کہ ہمیں لڑکی کا کیا کرنا ہے؟ (چنان سالنامہ ص ۱۷)

۳۰) حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک موقعہ پر مگر میں بشریت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

بھائی لوگو! آپ کے کپڑوں کی بھی نسل ہوا اور بیٹروں کی بھی، لیکن ایک ہم سیدی ایسے ہیں کہ جن کی نسل نہیں۔ حضور ﷺ کو تم بار بار سنتے ہیں تو ذرا کچھ ہم کس کی اولاد ہو؟ (چنان سالنامہ ص ۱۷)

۳۱) ایک مرتبہ حضرت شاہ صاحبؒ موری دروازہ کے باہر تقریر فرما رہے تھے اس دوران کسی بے وقوف نے پر تکیہ کندن شاہ کے چرسی اور سلطہ پر "نقیر" "ملی مدد" کا نعرہ لگا کر جلسہ درہم برہم کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ شاہ جی نے اسی وقت کروٹ بدل کر فرمایا:

اوچسپا! یہ غلاظت پی کر بھرے باپ علیؓ کا نعرہ کیوں لگاتے ہو؟ کیا تمہارے باپ دادا انہیں تھے؟ (چنان ص ۱۸)

۳۲) ایک مرتبہ ایک وکیل صاحب نے رمضان کے دنوں میں حضرت شاہ صاحبؒ سے مذاق کرتے ہوئے کہا: حضرات علماء تعبیر وتاویل میں بڑے طولیٰ رکھتے ہیں کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمائیے کہ آدمی کھانا پیئے اور روزہ بھی نہ ٹوٹے۔ شاہ جیؒ نے فرمایا: بیل کے ناک اور کلم لے کر لکھیے:

ایسا مرد چاہیے جو ان وکیل صاحب کو منع صادق قدح صحابہؓ (صحابہ کی برائی) کرنے والوں کا خوف خوف نہ ہو۔

اتنے میں کسی شخص نے دور کوئے سے آواز دے کر کہا: شاہ جی! خدا کا خوف کرو، سود ہو گا خلاف کے خاصیوں کی (معاذ اللہ) مدح کرتے ہو۔ اس پر شاہ جیؒ نے فرمایا:

میں علی کا بیٹا ہوں اور صدیق اکبرؓ وعثمانؓ کی مدح

### لڑکی کی مصلحت:

لڑکی کی مصلحت سے ان کا نکاح کر دینا بھی جائز ہے۔ مگر خود مختار ہونے کی بنا پر لڑکی کے ولی کو چاہیے کہ اب بالغ یا بالغ لڑکے اور لڑکی کا نکاح کر کے ان کو مصیبت میں پھنسا دینا کسی طرح جائز نہیں ہے۔ بالغ لڑکا اور لڑکی شرعاً خود مختار ہوتے ہیں۔ ولی کے لیے جائز نہیں ہے کہ ان کو کسی جگہ نکاح کرنے پر مجبور کرے۔ ہاں بالغ لڑکا لڑکی اگر ولی کو وکیل بنا دے کہ فلاں جگہ میرا نکاح کر دو تو ولی وکیل ہو کر ایجاب وقبول کر سکتا ہے اور اگر متفق نکاح کا وکیل بنایا ہو کوئی جگہ مقرر نہ کی ہو تو ان کی مصلحت اور اخیر خواہی پر نظر رکھنا لازم ہے۔

اور پہلی صورت میں بھی ولی ان کی خیر خواہی ملحوظ رکھے۔ اگر لڑکا لڑکی کسی ایسی جگہ نکاح کے لیے وکیل بنائے جہاں ان کا نکاح خلاف مصلحت ہو تو ان کو سمجھائیں اور دوسری اچھی جگہ رشتہ ٹالنے کی کوشش کریں۔ لیکن اگر انہوں نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا (جس میں شرعی جواز کی گنجائش ہو) تو نکاح جبر حال ہو جائے گا۔ سب مسائل خوب اچھی طرح سمجھ لیں۔

### تقویٰ کے بعد سب سے زیادہ بہتر چیز نیک عورت ہے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن بندے نے تقویٰ کی نعمت کے بعد کوئی ایسی بھلائی حاصل نہیں کی جو اس کے حق میں نیک بیوی سے بڑھ کر ہو (پھر نیک بیوی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ) اگر شوہر اسے حکم کرے (جو خلاف شرع نہ ہو) تو اس کا کہا مانے اور شوہر اس کی طرف دیکھے تو شوہر کو خوش کر دے اور اگر شوہر کسی کام کے بارے میں قسم کھا بیٹھے (کہ ایسا کرو گی (اور وہ کام شرعاً جائز ہو) تو اس کی قسم پوری کر دے اور اگر وہ کہیں جا چاہے تو اس کے پیچھے گھر میں رہ جائے تو اپنی جان اور اس کے مال کے بارے میں اس کی خیر خواہی کرے۔ (ابن ماجہ)

اس حدیث میں ارشاد فرمایا ہے کہ تقویٰ کی نعمت بہت بڑی نعمت ہے، اگر کسی کو یہ نعمت میسر ہو جائے تو وہ بہت مبارک ہے کیونکہ اصل وبنیادی تقویٰ ہی کا نام ہے اور جیسا اس کی یہ کہ تقویٰ فرائض وواجبات کے ادا کرنے اور حرام ومشتبہ کاموں سے بچ کر رہنے کا نام ہے، اس مضمون کی وجہ سے بندہ خدائے پاک کا محبوب بن جاتا ہے۔

تقویٰ کے علاوہ اور بھی بہت سی خوبیاں ہیں جن کا دین کو تقویٰ کی نعمت سے کم سمجھ کر انسان کی زندگی کے لئے وہ بھی بہت ضروری اور اصول میں، ان نعمتوں میں سب سے بڑھ کر کیا ہے؟ حضور عالم ﷺ نے فرمایا کہ تقویٰ کے بعد سب سے بڑی نعمت نیک بیوی ہے پھر نیک بیوی کی صفات بتا گئیں۔

### نیک عورت کی صفات:

اول: یہ کہ شوہر کی فرمانبردار ہو، شوہر جو فرمائش کرے اسے پوری کرے اور نافرمانی کرے اس کا دل نہ دکھائے بشرطیکہ شوہر نے خلاف شرع کسی کام کا حکم نہ کیا ہو، خلاف شرع کاموں میں کسی کی بھی فرمانبرداری نہیں کیونکہ خالق ومالک جل مجدہٗ کی نافرمانی ہوتی ہے جو اعظم الکبائر ہے۔

☆.....☆

(۳۵) شاہ جیؒ کی سوانح عمری جو شورش کاشمیری مدیر "چٹان" نے تحریر کی ہے اس کا پہلا ایڈیشن ہو کر جب شاہ صاحبؒ کے پاس پہنچا تو اس میں کئی جگہ شاہ جی کی تصویر کو دیکھ کر کسی شخص نے اعتراض نما سوال کیا۔

شاہ جی نے ایک دم کتاب کی تصویر پھاڑ کر اس کے حوالہ کر دی اور فرمایا: ان کو جا کر دو، مرد بنو، مرد بنو، مرد بنو کیا چاہتا ہوں، اور سامنے والے کی تاریخ سے میرے بارے میں کیا چاہتے ہیں پھر مجھ سے پوچھو کہ اسلامی حکومت کا سوال تو مجھے تم سے اتفاق ہے مگر یہ بھولو کہ اسلامی حکومتوں میں کچھ لوگ جیل میں رہا کرتے ہیں اور کچھ لوگ تخت پر، دیکھو گوالیار کے قلعہ میں اور کچھ دہلی کے قلعہ میں۔ (چنان سالنامہ ص ۱۸)

☆.....☆

## التحریر بزم

مرتبہ: ابو یحییٰ بیت حفظہ وروضہ القلم

الہام: مکتوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خط

غلام بنانا جائز ہے ہیں اور اللہ اللہ کی عظمت کو کم کرنے کے درپے ہیں تو وہاں اتحاد بین اضیار مسلمانوں کو آزادی کی زندگی اور کفر سے نفرت سکھا رہا ہے اور لا الہ الا اللہ کی عظمت کو مسلمانوں کے دلوں میں بٹھا رہا ہے بڑی شدت سے انتظار رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ اور القلم اخبار کو جاری وساری رکھے۔

والسلام

(محمد ابوبکر، کراچی)

## الادب و الادیب

ساقی! مجھ نہ آج حساب وکتاب میں
سارے جہاں کا درد ملا دے شراب میں

دفتر کھلا ہوا ہے فرشتوں کے سامنے
تنگ ہو رہی ہے قبر سوال وجواب میں

کل بھی ہماری عزت وتوقیر کچھ نہ تھی
ہم آج بھی ذلیل ہیں عزت کے باب میں

فرصت کہاں، کہ جائے ادھر سے کہیں نظر
حیران غلط، رقبے ہیں، اکثر ثقاب میں

ہاں انتظار نے مجھے سونے نہیں دیا
مشغول وہ رہا وہاں جنگ ورباب میں

جب تک ہے روح جسم کے زنداں کی قید میں
رہنا پڑے گا مجھ کو جہاں خراب میں

گرتا نہیں وہ ٹوٹ کے بیٹھی عمر تیری پہ
ہاتھوں میں جس کے اہل کو پاؤں کتاب میں

دشمن سے مرحبا کبھی کھاتا نہیں ہے خوف
پڑتا نہیں شگاف کبھی آفتاب میں

(محمد وہاب آفریدی شہید)

# ایک ہی علاج

پاکستان کی خارجہ پالیسی مکمل ناکام ہو چکی ہے۔ یہ ملک ہر طرف سے خطرات میں گھر چکا ہے۔ انڈیا، ایران اور افغانستان کا ٹرائیکا اسے گھیرے میں لے چکا ہے۔ ہر طرح کی جنگ اس کے خلاف بھڑکائی جا چکی ہے۔ اندرونی طور پر علیحدگی پسند قوتوں کو مضبوط کر کے اسے غیر مستحکم کیا جا رہا ہے جبکہ افغان بارڈر کے ساتھ متصل علاقے اگر طالبان کے زیر قبضہ نہ ہوتے تو افغانستان کی حکومت اب تک یہاں تباہی و بربادی کی وہ داستانیں رقم کر چکی ہوتی جن کا تصور بھی رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔ ایران مشرق وسطی کی طرح پاکستان کو بھی اپنی لابی کے ذریعے ہر نقصان پہنچا رہا ہے لیکن ہماری حکومت اور ادارے زبان سے اس کا نام نہیں لے سکتے۔ پاکستان کی تمام سرحدیں غیر محفوظ ہیں۔ ایسے میں آپ کی حکومت اس صورتحال سے نمٹنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟......

جی ہم نے نام بدل کر کام کرنے والی تنظیموں کے خلاف شدید کریک ڈاؤن کا اعلان کر دیا ہے۔ انہیں بالکل کام نہیں کرنے دیا جائے گا۔ ان کے فنڈز کے ذرائع مسدود کئے جائیں گے اور ان سے متعلق تمام افراد کو پابند سلاسل کر دیا جائے گا......

پاکستان کی معیشت تباہ حال ہے۔ ہماری معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت زراعت کو حاصل ہے مگر زراعت کی تباہ حالی کا اندازہ لگانا بھی اب ممکن نہیں رہا۔ تمام اعداد و شمار صرف بربادی در بربادی کی کہانی سنا رہے ہیں۔ کپاس جو ہماری سب سے مہنگی برآمدات میں شمار ہوتی تھی اب ناپید ہو چکی ہے۔ زرعی رقبہ مسلسل گھٹ رہا ہے۔ کسان زراعت ترک کر کے زمینیں فروخت کر رہے ہیں جس سے خوارک اور اجناس کے بحران کا خطرہ سروں پر منڈلا رہا ہے۔ زراعت کی تباہی کے سبب لائیو سٹاک میں خطرناک حد تک کمی آ چکی ہے۔ یوں بیک وقت کئی معاشی سیکٹر ڈوب رہے ہیں۔ صنعت کا حال اس سے بھی گیا گذرا ہے۔ اہم ترین برآمدات صنعت چمڑے کی صنعت تھی وہ مکمل تباہ ہو چکی۔ بجلی اور گیس کے بحران تھمنے کی بجائے روز افزوں ہیں اور اس حوالے سے اب تک کے تمام دعوے جھوٹے ثابت ہوئے ہیں۔ شاٹ فال ہر دن اونچا ہو رہا ہے، ذخائر مسلسل گھٹ رہے ہیں، بجلی بنانے کے تمام نئے پراجیکٹ فیل نکلے اور ان میں سوائے میگا کرپشن سکینڈلز کے اب تک کوئی اور پروڈکٹس نہیں ہوئی۔ سروے رپورٹس ملک میں بدترین معاشی بحران کی نشاندہی کر رہی ہیں جبکہ قرض کی شرح روز بروز اونچی ہو رہی ہے۔ اس صورتحال سے نمٹنے کے لئے حکومت کو ہنگامی بنیادوں پر کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت اس بارے میں کیا کر رہی ہے؟......

جی بالکل آپ نے جن حالات و خطرات کی نشاندہی کی ان کا بغور جائزہ و مشاہدہ کرنے کے بعد حکومت نے ہنگامی طور پر اعلان کیا ہے کہ کالعدم تنظیموں اور نام بدل کر کام کرنے والی جماعتوں کے خلاف سخت کریک ڈاؤن کیا جائے گا۔ فورتھ شیڈول کے قانون کو مزید سخت کیا جائے گا اور اسے موثر بنانے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر سخت فیصلے کئے گئے ہیں۔

جناب ملک میں کرپشن آخری حدیں پار کر چکی ہے۔ ہر سیکٹر بری طرح اس کی زد میں ہے۔ اداروں میں میگا سکینڈلز ہیں جن کی مالیت اربوں ڈالر میں ہے اور اب تو نچلی سطح پر بدعنوانی ہمارے معاشرے کا شعار بن چکی ہے۔ ہم بدعنوان قوموں کی رینکنگ میں ہر سال چند درجے اور چڑھ جاتے ہیں۔ ہر شعبہ برباد ہو چکا ہے۔ ایک معمولی کاروباری سے لے کر کمپنی تک سب کرپشن میں لت پت ہیں۔ حرام بیچا جا رہا ہے۔ حرام کھلایا جا رہا ہے۔ ہر شخص کہیں سے لٹ رہا ہے اور کہیں لوٹ رہا ہے۔ عدالتی نظام برباد ہو چکا ہے۔ جیل میں ایک بے گناہ شخص مر گیا۔ ۱۹ سال بعد اس کی میت کو بے گناہی کی سند دی جا رہی ہے۔ ناانصافی نے جرائم کو بڑھاوا دیا ہے۔ کریمنل ریٹ آسمانوں کو چھو رہا ہے۔ ظلم اپنی ساری حدیں پار کرتا جا رہا ہے۔ معاشرے کو ہر سطح پر کرپشن سے پاک کرنے اور خرابیاں دور کرنے کے لئے حکومت کو اپنی ذمہ داری نبھانا ہوگی۔ حکومت اس سلسلے میں کیا کر رہی ہے؟......

جی آپ نے جس صورتحال کی منظر کشی کی ہم اسے اس سے بھی زیادہ خطرناک حالت میں دیکھ رہے ہیں۔ اس لئے ہم نے فوری طور پر فیصلہ کیا ہے کہ کالعدم تنظیموں اور نام بدل کر کام کرنے والی جماعتوں کے خلاف سخت کریک ڈاؤن کیا جائے گا۔ فورتھ شیڈول کے قانون کو مزید سخت کیا جائے گا اور اسے موثر بنانے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر سخت فیصلے کئے گئے ہیں۔

اچھا سر یہ بتایئے گا کہ وہ پانامہ لیکس والے ایشو پر حکومت کی بہت جگ ہنسائی ہوئی، آف شور کمپنیز سامنے آنے پر بھی کافی سبکی ہوئی، عمران خان مسلسل مطالبہ کر رہے ہیں کہ حکومت مستعفی ہو یا جواب سامنے لائے، اس حوالے سے حکومت اپنی پوزیشن کلیئر کرے گی؟......

جی حکومت نے اپنی پوزیشن کلیئر کرنے کے لئے ہی فیصلہ کیا کہ کالعدم تنظیموں کو نام بدل کر کام ہرگز نہیں کرنے دیا جائے اور ان کی فنڈنگ کے تمام ذرائع بند کر دیئے جائیں گے۔

ہندوستان سرحدوں پر جارحیت کر رہا ہے۔ مسلسل گولہ باری جاری ہے، جنگ کی دھمکیاں بھی دی جا رہی ہیں جبکہ لانگ ٹرم پلاننگ کے طور وہ امریکہ سے اپنے دفاعی تعلقات بڑھا رہا ہے۔ اسلحہ کی بہت بڑی بڑی ڈیلز اس نے کنفرم کی ہیں اور جنگی بجٹ میں کئی گنا اضافہ عمل میں لایا ہے۔ پاکستان کے تئیں اس کے جارحانہ رویے میں مزید سختی آئی ہے اور اس کے وزراء نے کھلے عام پاکستان میں دہشت گردی کرانے کا عندیہ دیا ہے۔ ان اقدامات کے جواب میں حکومت کیا قدم اٹھا رہی ہے؟......

دیکھئے ہندوستان کے ان تمام اقدامات پر ہماری گہری نظر ہے اور ہم نے ان کے مقابل فوری طور پر فیصلہ کیا ہے کہ کالعدم تنظیموں اور نام بدل کر کام کرنے والی جماعتوں کے خلاف سخت کریک ڈاؤن کیا جائے گا۔ فورتھ شیڈول کے قانون کو مزید سخت کیا جائے گا اور اسے موثر بنانے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر سخت فیصلے کئے گئے ہیں۔

کشمیر کی صورتحال آپ کے سامنے ہے۔ تین ماہ سے زائد عرصہ گزر گیا کرفیو جاری ہے۔ سینکڑوں لوگ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ جو زندہ ہیں کربناک صورتحال سے دوچار ہیں۔ پیلٹ گنوں کی تباہ کاریاں جاری ہیں۔ پرسوں ایک بارہ سالہ بچہ شہید کر دیا گیا پھر اس کے جنازے پر چار لوگ مزید شہید ہوئے۔ کشمیری دب نہیں رہے نہ ہندوستان کی دھونس دھمکی سے متاثر ہو رہے ہیں اور نہ لالچ سے۔ ایسے میں یقیناً ان کی توقعات پاکستان سے بھی وابستہ ہوں گی۔ کیا یہ ایک مناسب وقت نہیں کہ پاکستان اس تحریک کے حوالے سے گومگو اور نفاق کی کیفیت سے نکل آئے اور اقدامی پالیسی اپنا کر اس موقع پر کشمیر کی آزادی کے لئے اپنا حقیقی کردار ادا کرے؟؟...... حکومت اس سلسلے میں کیا کر رہی ہے؟......

جی آپ نے درست کہا۔ کشمیر کی صورتحال پر ہماری گہری نظر ہے اور ہم بغور ہر لحہ جائزہ لے رہے ہیں۔ ہم نے کشمیریوں کے ساتھ یکجہتی کے طور پر فیصلہ کیا ہے کہ کشمیر کا نام لینے والی جیش محمد، اس کے امیر مولانا محمد مسعود ازہر اور دیگر تمام ایسی جماعتوں اور افراد کے خلاف کڑے اقدامات کریں۔ سخت کریک ڈاؤن کریں۔ ان کی گرفتاریاں عمل میں لائیں۔ کشمیر کے نام پر کسی کو کام کی اجازت نہ دیں۔ ایسی تمام جماعتوں پر شکنجہ سخت کریں۔ ان کے فنڈنگ کے ذرائع مسدود اور ان کی سرگرمیاں محدود کریں۔

بتایئے ہم کشمیریوں کے لئے مزید کیا کر سکتے ہیں؟؟؟......

☆......☆......☆

## شیڈول برائے علمی و تربیتی دورات

### بہاولپور دورات

| دورہ | ۱ | ۲ |
|---|---|---|
| دورہ تفسیر / دورہ اساسیہ | 08 اکتوبر | 22 اکتوبر |
| دورہ تربیہ | 14 اکتوبر | 28 اکتوبر |

بمقام: جامع مسجد عثمانؓ و علیؓ، ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

### کراچی

دورہ تربیہ ۱: 21 اکتوبر تا 27 اکتوبر

بمقام: جامع مسجد رشیدیہ، بلیر نیکی، کراچی

0336-3353813

### پشاور

دورہ تربیہ ۱: 07 اکتوبر تا 13 اکتوبر

بمقام: مدرسہ سنان بن سلمہؓ، گاؤں جوگیان، گھڑی اسلم سٹاپ، علاقہ ترناب فارم، پشاور

0315-9324524

# جہاد اور دہشت گردی کا فرق

"خدا گنجے کو ناخن نہ دے" کا محاورہ تو بہت سنا...اور یہ بھی کہ "سروں گنجی تے کنگھیاں دے، دو جوڑے"...یعنی (سر سے گنجی اور کنگھیوں کے دو جوڑے) ان دونوں محاوروں کی سمجھ مجھے اتوار کے دن ایک "گنجے" کا "کالم" پڑھ کر آئی، بھارتی پٹاری کے اس گنجے دانش چور نے جس طرح سے جہاد کشمیر کا مذاق اڑانے کی کوشش کی... اسے پڑھ کر اندازہ ہوا کہ موصوف دہلی کے "موذی" کا دیا ہوا راتب حلال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

محاورہ تو "خدا گنجے کو ناخن نہ دے" تھا، کیوں؟ شائد اس لئے کہ گنجا ان ناخنوں سے سب پہلے اپنا گنج ہی زخمی کرتا ہے... جہادی تو مقبوضہ کشمیر میں ہیں...تو کیا مقبوضہ کشمیر میں جہادیوں کے خلاف کوئی کارروائی ہونے جا رہی ہے؟

کچھ بھاڑے کے ٹٹو... لشکر طیبہ اور جیش محمد ﷺ کو پاکستان کیلئے ضرر رساں لکھ رہے ہیں...حالانکہ یہ دونوں جہادی تنظیمیں مقبوضہ کشمیر کی ہیں... یہ کہنا کہ بھارت کو راضی کرنا ہے تو مولانا محمد مسعود ازہر کا کچھ کرنا پڑے گا... کیونکہ کشمیر میں کچھ بھی ہوتا ہے وہ جیش محمد ﷺ کا نام لیتا ہے...

یہ بھی لکھا جا رہا ہے کہ "اب جہاد کے دن گنے جا چکے...اب ایسی تنظیموں کے ساتھ ہلکے سے تعلق کی بھی پاکستان کو بھاری قیمت چکانا پڑے گی"... یہ باتیں لکھنے والا چونکہ "پینے" "پلانے" کا عادی ہے... نشہ تیز ہو تو قلم بہک کر "واہی، تباہی" اگلنا شروع کر دیتا ہے، ورنہ یہ بات باشعور ہر مسلم جانتا ہے کہ جہاد اللہ کا حکم ہے، رسول اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ کا نام ہے... "جہاد" کے دن گننے والے بھاڑے کے ٹٹو خود دھرتی کا بوجھ بن کر راندۂ درگاہ ہو جائیں گے... تجزیہ نگاری اور کالم نگاری کرتے ہوئے... ہمیں انصاف کا دامن کسی قیمت پر نہیں چھوڑنا چاہئے، جہاد اور دہشت گردی کے فرق کو ملحوظ خاطر رکھنا ہر قیمت پر لازمی ہے...

"جہاد" عبادت خداوندی کا نام ہے جب کہ دہشت گردی وہ ہے کہ جو اسرائیل فلسطین میں کر رہا ہے اور امریکہ نے افغانستان اور عراق میں کی، پھر بھارتی فوج مقبوضہ کشمیر میں جو کر رہی ہے وہ دہشت گردی اور خباثت ہے... جہاد جیسی عبادت کو دہشت گردی قرار دینا... بذات خود فکری اور نظریاتی دہشت گردی کے مترادف ہے...

دنیا جانتی ہے کہ بھارت میں کبھی کوئی پٹاخہ بھی پھوٹا تو وہاں کے حکمرانوں اور میڈیا نے ہمیشہ آئی ایس آئی کا نام لیا...اب کوئی سیکولر دانش چور اٹھے اور یہ کہنا شروع کر دے کہ اگر بھارت سے تعلقات بہتر کرنے ہیں تو پھر پاکستان کو آئی ایس آئی کا باب بند کرنا پڑے گا...تو ہر عقلمند شخص یہ بات کہنے والے کو صرف جاہل ہی نہیں بلکہ بھارتی دلال قرار دینے میں ایک منٹ بھی نہیں لگائے گا...

بھارت کی پاکستان سے دشمنی نہ تو کوئی نئی خبر ہے اور نہ ہی نئی بات... بلکہ پاکستان کی آزادی کے ساتھ ہی بھارت دشمنی ہمیں جہیز میں ملی تھی، 1965ء کی جنگ ہو یا 1971ء میں مکتی باہنی کے ذریعے پاکستان کا ایک حصہ کاٹ کر اسے بنگلہ دیش بنانا... یہ بھارت کی پاکستان سے دشمنی نہیں تو کیا محبت تھی؟ پاکستان جیسے اسلامی نظریاتی ملک میں کیسے کیسے جاہل دانشوروں کا روپ دھا کر اس ملک اور قوم کا وقت ضائع کر رہے ہیں یہ سوچ کر انسان کو پسینہ آ جاتا ہے...

کیا 1965ء اور 1971ء کی پاک بھارت جنگیں بھی مولانا محمد مسعود ازہر کی وجہ سے لڑی گئی تھیں؟ کیا کارگل کی چوٹیوں پر لڑے جانے والا معرکے کی ذمہ داری بھی مولانا محمد مسعود ازہر پر ہی عائد ہوتی ہے؟ کراچی میں گزشتہ 30 سالوں سے بھارتی خفیہ ایجنسی "را" ایم کیو ایم کے کارکنوں کو فنڈز اور ٹریننگ دیکر قاتل، لٹیرے اور ٹارگٹ کلرز بنا رہی تھی... کیا اس کی ذمہ داری بھی مولانا محمد مسعود ازہر پر عائد ہوتی ہے؟

بلوچستان کو پاکستان سے جدا کرنے کا بھارتی منصوبہ...وہاں جاری "را" کی دہشت گردی...کیا بھارت یہ سارا کچھ بھی مولانا محمد مسعود ازہر کی وجہ سے کروا رہا ہے...

بھارتی پٹاری کے ان دانش چوروں کو شرم کرنی چاہئے، غیرت کو ہاتھ مارنا چاہئے کہ جو بھارتی اور امریکی پروپیگنڈے اور ان کی ہاں میں ہاں ملا کر اپنے ہی پاکستانیوں پر چڑھ دوڑتے ہیں... بھارت کی پاکستان سے دشمنی 69 سالوں پر محیط ہے جبکہ بے چارے مولانا ازہر ابھی عمر عزیز کی تقریباً 46 بہاریں ہی دیکھ پائے ہیں..

46 سال کے مولانا ازہر نے کیا اپنی پیدائش سے تقریباً 43 برس پہلے ہی بھارت کو پاکستان سے ناراض کرنے کی ٹھان لی تھی؟ لگتا ہے کہ بھارتی پٹاری کے دانش چور بھول گئے...ورنہ انہیں چاہئے تھا کہ وہ نہرو، راجیو گاندھی اور اندرا گاندھی کے قتل کا الزام بھی مولانا مسعود ازہر کے سر تھوپ کر مزید پیسے کھرے کر لیتے...اب بھی کچھ نہیں بگڑا...ایک اور کالم اسطرح کا بھی سہی!

حق بات کہنے اور لکھنے سے نہ پہلے کبھی ڈرے اور نہ ان شاء اللہ اب ڈریں گے...کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری موت اور ہمارے رزق کا مالک ہمارا اللہ ہے...

☆......☆......☆

## سنان و سیف کا منظر کہاں سجا ہے ابھی!

جہاں میں درسِ شجاعت کی اِبتداء ہے ابھی
سنان و سیف کا منظر کہاں سجا ہے ابھی!

تری حیات کا قبلہ نما درست نہیں
کہ اپنے محور اصلی سے تو جدا ہے ابھی

وہی بتوں کی پرستش، وہی وہ طوقِ رسوم
ترا یہ ذوقِ غلامی کہاں گیا ہے ابھی!

تو مطمئن ہے ستمگر سے کس لئے ناداں
وہ سلسلہ جو ستم کا تھا کب رُکا ہے ابھی!

عدوّ کی چال نئی ہے، اسے کرم نہ سمجھ
اگرچہ شورِ سلاسل ذرا تھما ہے ابھی

یہ حُبّ زر کے تعفن کا زہر ہے دل میں
کہ جاں لٹانے کا کب تم میں حوصلہ ہے ابھی!

شمعِ شوقِ شہادت کو پھر سے روشن کر
کہ رزم گاہِ عزیمت کا در کھلا ہے ابھی

رہِ جہاد ترستی ہے تیری جرأت کو
وقار و غلبہ، مسلماں کو کب ملا ہے ابھی!

گذرنا وادیٔ عشق و جنوں سے ہے انور!
بہارِ دین و وطن زیرِ اِبتلاء ہے ابھی!

پروفیسر انور جمیل

# حادثۂ کربلا کے بعد...

نقش جمال ...... مدثر جمال تونسوی
naqshejamal@gmail.com

اللہ تعالیٰ نے حضرات اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اپنے محبوب نبی سیدنا محمد ﷺ کی نسبت سے بہت اونچا اور ممتاز مقام عطاء کیا ہے، اور بلاشبہ یہ وہ اعزاز ہے جو اپنی محنت اور جدوجہد سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطاء سے حاصل ہوتا ہے بقول شاعر:

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یعنی یہ سعادت اپنے زور بازو سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ تب حاصل ہوتی ہے جب بخشش و کرم کا مالک اللہ تعالیٰ عطاء کرتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی یہ سنت بھی جاری ہے کہ جو بھی جس قدر اس کا محبوب ہوتا ہے اسی قدر اس کے اخلاص اور وفا کو ظاہر کرنے کے لیے اس پر آزمائشیں ڈالی جاتی ہیں، چنانچہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اور حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کی مبارک زندگیوں کے ایسے حالات و واقعات تاریخ و تذکرے کی کتابیں بھری ہوئی ہیں۔ اسی طرح حضرات اہل بیت علیہم الرضوان اور ان کے ممتاز و نمایاں افراد پر بھی ایسے مشکل اور سخت حالات آئے اور وہ ان میں ثابت قدم رہے جس کی بدولت ان کے مقام و مرتبے کی عظمت مزید دوگنی ہوگئی اور ان کا مقام پہلے سے بڑھ کر نمایاں ہو گیا۔

حادثہ کربلا بلاشبہ ایک دردناک اور روح فرسا واقعہ ہے مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرات اہل بیت کی تاریخ دعوت و عزیمت یہیں پر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اسلامی تاریخ کے ہر دور میں خانوادہ نبوت کے روشن کردار علماء، فقہاء، صوفیاء اور مجاہدین نے تاریخ میں انمٹ نقوش ثبت کیے۔ حضرت علیؓ، حضرت حسن اور حضرت حسین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے بعد آنے والے بھی اپنے انہی اسلاف کرام کے طریقہ پر گامزن ہوئے۔

آج کی اس تحریر میں حضرات اہل بیت کی تاریخ کے اسی روشن پہلو کے کچھ حصے دیکھتے ہیں کہ حادثہ کربلا کے بعد حضرات اہل بیت کے افراد اور ان کے کردار کو وہ نقشہ ہرگز نہیں تھا جو ان کی طرف منسوب کچھ فرقوں نے بنا رکھا ہے۔

مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ اپنی کتاب "المرتضیٰ" میں لکھتے ہیں کہ "پاکیزہ خصائل، پاک نفسی اور عالی ظرفی، وہی عبادت میں انہماک اور آخرت طلبی، اصلاح نفس کی فکر اور دنیا سے بے رغبتی، سچی ربانیت وحقانیت اور خودداری اور کردار کی بلندی ان حضرات میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ ان کا طرز عمل اور پاکبازی اور ان کی سیرتیں اور اخلاق اپنی جگہ پر اعلیٰ دینی مثال و نمونہ اور ایک اخلاقی دبستان ہے جس سے ہر نسل کے افراد شرافت و اخلاق، مروت اور سیر چشمی بدخواہوں کے ساتھ حسن سلوک اور "با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا" کا درس لیتے رہے اور لیتے رہیں گے۔

تاریخ کے اس بحر زخار سے چند نمونے پیش کئے جا رہے ہیں:

"حضرت سعید بن المسیب" کہتے ہیں کہ علی بن حسین (زین العابدین) سے زیادہ [illegible] والا انسان میں نے نہیں دیکھا۔" امام زہری کہتے ہیں کہ ہم نے کسی قریشی کو ان سے بہتر نہیں دیکھا۔ [illegible] کا یہ حال تھا کہ جب حضرت علی بن حسینؓ کا ذکر آتا تو رو پڑتے اور فرماتے کہ "تمام عبادت کرنے والوں کی زینت ان سے تھی"......

حضرت علی بن حسینؓ جن کا لقب زین العابدین پڑ گیا تھا راتوں کو اپنی پیٹھ پر روٹیوں کی بوری لے کر نکلتے اور ضرورتمندوں اور مستحقین کے گھر پہنچاتے۔

جریر کا بیان ہے کہ جب حضرت علی بن حسینؓ کی وفات ہوئی تو ان کی پیٹھ پر وہ نشان دیکھے گئے جو ان بوریوں کے اٹھانے سے پڑ گئے تھے جن میں روٹیاں بھر کر وہ راتوں کو نکلتے اور ضرورتمندوں کو تقسیم کرتے تھے۔

شیبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب حضرت علی بن حسینؓ کی وفات ہوئی تو لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہ مدینہ منورہ کے سو گھروں کی پرورش کرتے تھے۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ اہل مدینہ میں سے بہت سے لوگ اس طرح گزارا کرتے کہ ان کو معلوم نہ ہوتا کہ ان کا خرچ کہاں سے آتا ہے؟ جب حضرت علی بن حسینؓ کی وفات ہوئی تو ان کو پتہ چلا کہ یہ راتوں کو روٹیاں پہنچانے والے زین العابدین حضرت علی بن حسینؓ ہیں۔

وہ رات اور دن میں ایک ہزار رکعت پڑھا کرتے تھے اور جب تیز ہوا چلتی تو (اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کی وجہ سے) بے ہوش ہو کر گر پڑتے تھے۔

عبد الغفار بن قاسم کی روایت ہے کہ ایک بار حضرت علی بن حسینؓ مسجد سے نکل رہے تھے کہ ایک آدمی نے ان کو گالی دی، حضرت کے ساتھی اور غلام غصے میں اس پر دوڑ پڑے۔ حضرت علی بن حسینؓ نے فرمایا کہ ٹھہرو، اس کو کچھ نہ کہو، پھر خود ہی اس شخص کی طرف بڑھے اور فرمایا کہ ہماری زیادہ تر باتیں اور حالات تم سے پوشیدہ ہیں۔ تم یہ بتاؤ کہ تمہاری کوئی ضرورت ہے جو میں پوری کر سکوں؟ وہ آدمی نادم و پشیمان ہوا، آپ نے اپنا لبادہ اسے دے دیا اور ایک ہزار درہم عطا فرمائے۔ اس واقعے کے بعد جب اس شخص کی نظر آپ پر پڑتی تو پکار اٹھتا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اولاد رسول ﷺ ہیں۔

ایک بار حضرت علی بن حسینؓ کے ہاں کچھ مہمان آئے۔ آپ نے اپنے خادم سے کھانا جلد لانے کا تقاضا کیا۔ وہ عجلت میں چڑھا۔ وہ تیزی سے تنور میں بھنے ہوئے گوشت کی سیخ لے کر آ رہا تھا کہ حضرت علی بن حسینؓ کے ایک بچے پر سیخ گر گئی اور وہ فوراً وفات پا گیا۔ حضرت علی بن حسینؓ نے باز پرس کرنے کی بجائے غلام سے کہا جاؤ آج سے تم آزاد ہو۔ تجھ سے جان بوجھ کر یہ کام نہیں ہوا اور بچہ کی تجہیز و تکفین میں لگ گئے......

حضرت حسینؓ کی نسل صرف حضرت زین العابدینؒ ہی سے جاری رہی۔ حضرت کے صاحبزادہ محمد الباقر اور ان کے فرزند جعفر (الصادق) اور ان کے فرزند موسیٰ بن جعفر (جن کا لقب موسیٰ الکاظم تھا) اور ان کے صاحبزادہ حضرت علی الرضا سب کے سب اپنے آباء و اجداد کے نقش قدم پر بردباری، سخاوت، صداقت اور پاکبازی و خودداری میں مثالی شخصیتوں کے مالک تھے۔ عمرو بن المقدم لکھتے ہیں کہ ابو جعفر محمد الباقر پر جب نظر پڑتی تو [illegible]

امام مالکؒ ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں جعفر بن محمدؒ کے پاس جایا کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ متبسم رہا کرتے تھے لیکن جب آنحضرت ﷺ کا نام نامی لیا جاتا تو رنگ پیلا یا ہرا پڑ جاتا۔ میں مدت دراز تک ان کے پاس آتا جاتا رہا۔ میں ہمیشہ ان کو تین کاموں میں سے ایک میں مشغول پاتا۔ یا تو نوافل ادا کر رہے ہوتے یا روزہ سے ہوتے یا تلاوت کلام پاک میں مشغول ہوتے۔ کبھی میں نے ان کو بلا وضو آپ ﷺ سے روایت کرتے نہیں سنا۔ بے مطلب کسی بات میں دخل نہ دیتے اور وہ بلاشبہ خدا ترس عابد و زاہد بزرگوں میں سے تھے۔

حضرت موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علیؓ (موسیٰ الکاظم) اس درجہ کے فیاض، عالی ظرف اور کریم النفس شخص تھے کہ اگر ان کو کسی شخص کے متعلق معلوم ہوتا کہ وہ ان کی برائی کرتا ہے تو اس کے پاس کچھ رقم بھیج دیتے۔ وہ چار سو، تین سو اور دو سو دینار کی تھیلیاں اپنے پاس تیار رکھتے اور اہل مدینہ پر تقسیم فرماتے تھے۔ ان کے صاحبزادہ حضرت علی رضا (ابن موسیٰ الکاظم) کو خلیفہ مامون الرشید عباسی نے اپنا ولی عہد بنایا تھا۔ ان کی ولادت ۱۵۳ھ کے کسی ماہ کی ہے اور ان کی وفات ماہ صفر کے آخری روز ۲۰۳ھ میں ہوئی۔ ان کی نماز جنازہ خلیفہ مامون الرشید نے خود پڑھائی اور اپنے والد خلیفہ ہارون الرشید کی قبر کے پاس (قدیم طور حال مشہد) میں دفن کیا۔

سبط اکبر حضرت حسنؓ کی آل کا بھی یہی حال تھا۔ مشہور مؤرخ ابن عساکر نے اپنی مشہور کتاب "تاریخ دمشق الکبیر" میں حضرت حسن مثنیٰ کے حالات لکھے ہیں اور ان کے ایسے اوصاف بیان کئے ہیں جو ان کی سیادت کے شایان شان ہیں۔

حضرت عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہما) (جن کو عبداللہ المحض کہا جاتا ہے) تابعین اہل مدینہ اور محدثین میں سے تھے۔ واقدی لکھتے ہیں کہ عبداللہ کثیر العبادات بزرگ تھے اور لوگ ان کی بڑی عزت و تکریم کرتے تھے۔ ظاہری طور پر بھی بڑی وجیہ اور بارعب شخصیت تھے، قوت گویائی میں بھی ان کو وافر حصہ ملا تھا۔ مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے علماء میں سے کسی کی اتنی عزت و تکریم نہیں دیکھی جس قدر لوگ حضرت عبداللہ المحضؒ کی کیا کرتے تھے۔ ربیعہؒ نے ایک بار ان کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھا تو فوراً زبان سے نکلا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ طرز گفتگو انبیاء کی اولاد ہی کا ہو سکتا ہے۔ مکہ مکرمہ میں ایک بار کچھ لوگ بیٹھے تھے۔ ان میں مشہور عالم اور محدث ایوب بھی تھے۔ پیچھے سے کسی آنے والے نے ان کو سلام کیا وہ اپنے پورے جسم کے ساتھ مڑے اور آہستہ سے جواب دیا پھر وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اس اہتمام و تعظیم کو دیکھ کر ان سے پوچھا گیا یہ کون ہیں؟ کہا فرزند رسول عبداللہ بن حسن ہیں۔ آپ سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہیں۔ جن میں سفیان ثوریؒ اور امام مالک بھی ہیں۔ سن وفات غالباً ۱۴۵ھ ہے۔

ان کے صاحبزادہ محمد نے حکومت وقت (عباسیوں) کے خلاف علم جہاد بلند کیا تھا۔ بہت ہی بلند ہمت اور صاحب عزیمت بزرگ تھے۔ ان کا بڑا رعب و دبدبہ تھا۔ شجاعت میں یکتا، کثیر الصیام اور کثیر النوافل بزرگ تھے۔ نہایت قوی اور توانا تھا۔ ان کا لقب المہدی اور نفس الزکیہ تھا۔ ان میں بنی ہاشم اور اہل بیت نبوت کی تمام خصوصیات نظر آتی تھیں۔ مروت، لوگوں کا لحاظ و خیال، ان کو اپنی وجہ سے کسی اذیت اور خطرے میں نہ پڑنے دینا ان کا خاص وصف تھا۔ جب خلیفہ منصور کی فوج سے مدینہ منورہ میں مقابلہ ہوا اور ان کو اپنی شہادت کا یقین ہو گیا تو انہوں نے گھر جا کر وہ رجسٹر جلا دیا جن میں ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کے نام لکھے [illegible]

☆......☆......☆

## گوشہ مکتوب خادم

**مکتوب خادم (6.10.2016)**

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ "شرک" سے اور تمام کبیرہ، صغیرہ گناہوں سے ہماری حفاظت فرمائے (خطرناک ترین) سب سے خطرناک چیز "شرک" ہے اور شرک کی ابتداء ہوتی ہے "ریاکاری" سے اور شرک انسان کے اندر آتا ہے خودغرضی اور مفاد پرستی سے.. میری ہر حاجت پوری ہو، ہر خواہش پوری ہو، ہر کوئی میرے قبضے میں ہو.. استغفر اللہ، استغفر اللہ.. (اہم دعاء) ریاکاری اور شرک سے حفاظت کی دعاء صبح شام تین بار کبھی نہ بھولیں. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ.. یہ دعاء ترجمہ سمجھ کر مانگا کریں (ایک محرومی) قرآن مجید بڑی نعمت ہے، ایسی نعمت کہ جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ مگر قرآن مجید کا بھول جانا محرومی ہے اور گناہ ہے.. کوئی پوری دنیا کا بادشاہ ہو، پھر اس سے سب کچھ چھن جائے اور وہ بھیک مانگنے پر مجبور ہو تو.. کتنی بڑی محرومی ہوگی؟.. قرآن مجید بھول جانا اس سے بھی زیادہ بڑی اور سخت محرومی ہے (دعوت) تین ماہ میں اپنے حفظ کو واپس حاصل کرنے کی ترتیب لیکر مدرسہ سیدنا اویس قرنیؒ قائم ہوا.. سینکڑوں افراد مستفید ہوئے.. اب یہ مدرسہ "جامع مسجد عثمان و علی" میں آ گیا ہے.. تمام بھولے ہوئے حفاظ کو قلبی دعوت ہے کہ جلد تشریف لائیں.. آج مغرب سے جمعہ شریف اور مقابلہ حسن مرحبا..!

والسلام

**مکتوب خادم (7.10.2016)**

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ الباقی.. جماعت کے مخلص بزرگ محترم حافظ طاہر صاحب کی اہلیہ.. انتقال فرما گئی ہیں.. وہ جماعت کے کئی ذمہ دار احباب کی [illegible] اور صالحہ خاتون اور جماعت کے لشکر کو دعاؤں [illegible].. کل بروز ہفتہ دن [illegible] بجے ان کی نماز جنازہ ہے.. قریب والے شرکت کریں اور دور والے خوب ایصال ثواب کریں..

(جنازہ بمقام روحانی قادری مسجد، نزد بابر چوک، فیصل آباد)

والسلام

**مکتوب خادم (8.10.2016)**

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ نے "والدین" کو ایمان والوں کے لئے عظیم نعمت بنایا ہے.. والدین کے بعض حقوق ان کی زندگی میں ہیں اور بعض ان کی وفات کے بعد.. جس کی [illegible] دونوں طرح کے حقوق ادا کرنے کی سعادت [illegible].. خوش نصیب ہیں وہ والدین جو اولاد کو دین اور جہاد پر لگاتے ہیں اور اپنی آخرت [illegible].. ایسے ہی ایک خوش نصیب والد آج انتقال فرما گئے.. ہمارے عزیز ساتھی اور صوبائی منتظم بھائی زبیر فاروقی کے والد محترم.. قریب والے نماز جنازہ کی سعادت پائیں، دور والے ایصال ثواب کا حق ادا کریں.. جنازہ عشاء نماز کے بعد مکی مسجد، مظہر فرید کالونی، صادق آباد میں ہوگا..

والسلام

**مکتوب خادم (10.10.2016)**

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ ہم سب کو "محرم الحرام" اور "آیۃ الکرسی" کی برکات نصیب فرمائیں.. عاشوراء یعنی دس محرم کا روزہ نفل روزوں میں بڑی شان رکھتا ہے.. آج کا مکتوب صرف یاددھانی کے لئے ہے کہ کل "نو محرم" ہے، کیا خیال ہے کل اور پرسوں کا روزہ حاصل کر لیا جائے اور اپنی زندگی کو قیمتی بنایا جائے..

والسلام

خادم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ